آزمائشی اشاعت

مذہبی تعلیمات

آٹھویں جماعت کے لیے

(نئے نصاب کے مطابق)

سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ

ناشر

نیو نوبل بکس۔ کراچی

جملہ حقوق بحق سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو محفوظ ہیں

یہ کتاب سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو نے تیار کروائی جسے صوبائی کمیٹی برائے جائزہ کتب ڈائریکٹوریٹ آف کریکیولم، اسسمنٹ اینڈ ریسرچ سندھ جام شورو، کی تصحیح کے بعد صوبائی محکمۂ تعلیم وخواندگی، حکومتِ سندھ نے بمراسلہ نمبر: SO(C)SELD/STBB-18/2021 مورخہ 06 اپریل 2021 صوبہ سندھ کے سرکاری اسکولوں کے لیے بطور واحد مذہبی تعلیمات کی درسی کتاب منظور کیا۔

نگرانِ اعلیٰ: آغا سہیل احمد (چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ)

نگراں: عبدالباقی ادریس السندی

مصنفین: پونجراج کیسرانی
نیاز احمد راجپر
پروفیسر عبدالوحید اندھڑ

مترجم: پروفیسر ڈاکٹر محمودالحسن چنڑ

ایڈیٹرز: پروفیسر محمد ناظم علی خان ماتلوی
ندیم ریاض ڈیوڈ

صوبائی جائزہ کامیٹی

☆ انجینئر اے۔ ایل جگرو ☆ ڈاکٹر چمن منشا
☆ عبدالباقی ادریس السندی ☆ جیون منشاروپانی
☆ چیتن داس مینگواڑ ☆ نکھٹ سنگھ سوڈھو
☆ پروفیسر محمد وسیم مغل

طبع کنندہ: حمید پرنٹنگ پریس، کراچی

فہرست

عنوان	صفحہ
باب اول: مذاہب کا تعارف	۱
۱۔ معاشرتی بھلائی میں مذہب کا کردار	۲
۲۔ اخلاقی بہتری میں مذہب کا کردار	۷
۳۔ کنفیوشس ازم اور تاؤازم کا تعارف و ترقی	۱۲
۴۔ کنفیوشس ازم اور تاؤازم کی مقدس کتاب اور تعلیمات	۱۹
باب دوم: معاشرتی اور اخلاقی اقدار	۲۵
۱۔ حُبُ الوطنی	۲۶
۲۔ شہری کے فرائض اور ذمے داریاں	۳۱
۳۔ قانون کا احترام	۳۵
۴۔ ۱۹۷۳ء والا آئین اور بنیادی انسانی حقوق	۴۰
۵۔ معاشرتی زندگی میں وقت کی پابندی اور اس کی اہمیت	۴۴

عنوان	صفحہ
باب سوم: معاشرتی آداب	۴۸
۱۔ میل جول کے آداب	۴۹
۲۔ میل جول کے طریقے	۵۳
۳۔ بڑوں کا احترام	۵۸
۴۔ بیمار کی مزاج پُرسی	۶۲
باب چہارم: شخصیات	۶۶
۱۔ میراں بائی	۶۷
۲۔ مقدس اگسٹین	۷۲
۳۔ ابن مسکویہ	۷۷
۴۔ ابراہام لنکن	۸۱
باب پنجم: مذہبی تیوہار	۸۷
۱۔ دیوالی	۸۸
۲۔ جنم اشٹمی	۹۳
۳۔ بیساکھی	۹۸

باب اول

مذاہب کا تعارف

تدریسی معیارات

یہ باب پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- سمجھ سکیں کہ ایک اچھے انسان ہونے کے ناتے لازم ہے کہ وہ معاشرتی بھلائی کے لیے بے غرض ہو کر کوشش کریں۔
- اہم مذاہب میں سے کنفیوشس ازم اور تاؤازم کی ترقی کی وضاحت کر سکیں۔
- کنفیوشس ازم اور تاؤازم کے مذہبی کتابوں کے متعلق بتا سکیں۔
- کنفیوشس ازم اور تاؤازم کی دھرمی تعلیمات کے متعلق وضاحت کر سکیں۔

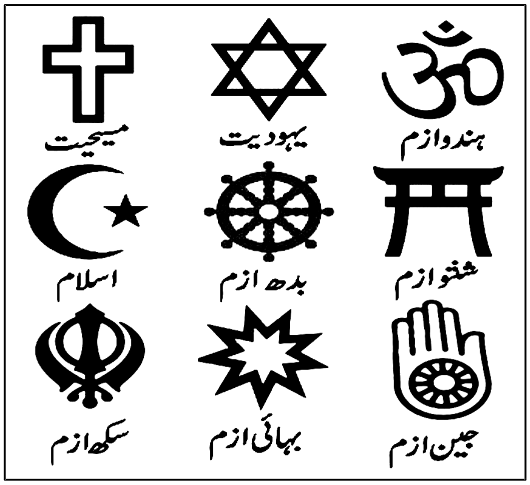

مذاہب یا دھرم اخلاقی تعلیم کا سرچشمہ ہوتے ہیں مذاہب اور مذہبی پیشواؤں کا بنیادی مقصد انسانوں کو مالکِ حقیقی سے جوڑنا اور ان کا اخلاقی کردار بلند کرنا ہے۔ اس اخلاقی تعلیم کا دائرہ انسان کے اندرونی کیفیات، ظاہری کردار، معاشرتی تعلقات کو روحانی ترقی والی راہ تک پھیلا ہوتا ہے۔

مذہبی پیشوا انسانوں کو اس اخلاقی تعلیمات پر چلنے کے لیے آمادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیوں کہ اخلاقیات کی تعلیم کو حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے انسان ذاتی، معاشرتی اور روحانی اعتبار سے کامل ہو جاتا ہے۔

اس باب میں مذہب کے ذریعے "معاشرتی بھلائی"، "اخلاقی کردار کی بہتری" اور "کنفیوشس ازم اور تاؤازم" سے متعلق معلومات پر مشتمل اسباق شامل کیے گئے ہیں۔

معاشرتی بھلائی میں مذہب کا کردار

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- معاشرتی بھلائی کی وصف بیان کر سکیں۔
- دنیا کے مذاہب کے مختلف النّوع ہونے کے باوجود ان کے پیچھے اتحاد والے جذبے کو تلاش کر سکیں۔
- عوام کی معاشرتی بہبود کے لیے مذاہب کے کردار کا جائزہ پیش کر سکیں۔
- عوامی بہبود کے لیے ہونے والی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لے سکیں۔
- سمجھ سکیں کہ معاشرے کے معذور لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنے اور انھیں ترغیب دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

انسانی فطرت ہے کہ وہ معاشرے سے الگ نہیں رہ سکتا۔ اس لیے دنیا کی تمام مذاہب اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انسان جس معاشرے میں رہتاہے، اس کی بھلائی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ بائبل مقدس، قرآن مجید، پران، وید، اَوِستا، گروگرنتھ صاحب اور دوسری تمام مقدس کتابوں میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ یتیموں، بیماروں، ضرورتمندوں، بیواؤں اور پردیسیوں اور مسافروں کی ضروریات پوری کی جائیں۔ بائبل مقدس میں لکھاہے:

"ہم میں سے ہر ایک اپنے پڑوسی کو اس کی بہتری کے لیے خوش کرے تاکہ وہ ترقی کر سکیں۔" (رومنس ۱۵:۲)

مذہب جیسا کہ معاشرے کی ترقی میں فرد کا کردار دیکھنا چاہتا ہے، اس لیے ہر مذہب نے اس کے لیے ایک نظام ترتیب دیا ہے۔ اسلام میں زکوات کی ادائی کی جاتی ہے، بودھ مت میں دان کا تصور ہے، سکھ مت میں دس وندھ یعنی دس فیصد، میسیحیت میں دہ یکی یا عُشر (دسواں حصہ) کا نظام اور ہندومت میں دشما بھاگ وِرت موجود ہے، جس کا مطلب یہ عہد کرنا ہے کہ انسان اپنی کمائی میں سے دس فیصد غریبوں کے لیے دان کرے۔ مذہب انسان کو تلقین کرتا ہے کہ مالکِ حقیقی جب اسے اپنی نعمتوں سے نواز کر، اسے وسیلہ عطا فرمائے تو وہ معاشرے کے غریبوں اور مسکینوں کو فراموش نہ کرے، بلکہ ایثار سے کام لے کر اپنی کمائی کا کچھ حصہ مالکِ حقیقی کی مخلوق کے لیے بھی وقف کرے۔ ہم سب کو چاہیے کہ اپنی اپنی مذہبی تعلیمات کے مطابق

انسانیت کی ترقی اور بھلائی کے لیے اپنی کمائی میں سے دوسروں کے لیے حصہ ضرور نکالیں۔ اس سے نہ صرف مالکِ حقیقی خوش ہو گا بلکہ ہم اپنی دل میں ایک قسم کا اطمینان اور حقیقی خوشی بھی محسوس کریں گے۔

یہ ضروری نہیں کہ معاشرے کی ترقی کے لیے اپنا کردار صرف پیسوں کے ذریعے ادا کریں۔ آپ اپنی ارد گرد نظر گھمائیں گے تو آپ کو بہت ہی اقسام کے ضرورتمند نظر میں آئیں گے۔ کوئی ایسا بچہ ہو گا، جس کی تمنا ہو گی کہ وہ تعلیم حاصل کر سکے، مگر اس کے گھریلو حالات اسے اس کی اجازت نہیں دیتے ہوں گے۔ شام کو کچھ وقت نکال کر آپ ایسے بچوں کو پڑھا سکتے ہیں۔ بیماروں کے آرام کا خیال رکھ سکتے ہیں۔ جو لوگ ذہنی مریض ہیں، ان کی خدمت کا طریقہ یہ ہے کہ ان پر طعنہ زنی نہ کی جائے یا ان کو کوئی تکلیف نہ دی جائے، بلکہ انھیں کسی اچھے ڈاکٹر کے پاس علاج کے لیے رہنمائی کی جائے۔ یاد رکھیں کہ زندگی کا ایک اہم مقصد دوسروں کے لیے جینا بھی ہے۔

مذہب صرف معاشرتی تعمیر اور ترقی کی بات نہیں کرتا بلکہ اس سے پہلے فرد کی اپنے کردار کو بہتر کرنے پر زور دیتا ہے۔ انسانی تاریخ کے ابتدائی دور کی بات کی جائے تو انسان جنگلوں میں رہتا تھا۔ قبائلی طریقے کی زندگی بسر کرتا تھا۔ زندگی گزارنے کے لیے اسے کئی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا، مثلاً: سخت سردی یا گرمی میں اپنی حفاظت کرنا، خوراک حاصل کرنے کے لیے مصنوعی اوزار مثلاً: تیر کمانوں یا بھالوں سے دوڑ کر شکار کرنا، اس قسم کی حالات میں وسائل کم اور مشکل سے ہاتھ آتے ہیں۔

ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں دشمنی بھی جنم لیتی ہیں۔ تھوڑی تھوڑی بات پر تلخ کلامی ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے پر تلواریں اٹھ جاتی تھیں۔ لوگ ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے تھے اور وہ جنگیں نسل در نسل چلتی رہتی تھیں۔ ''جس کی لاٹھی، اس کی بھینس'' والا قانون تھا۔ اس وقت لوگوں میں صلح اور امن قائم کرنے کا فیصلہ مالکِ حقیقی کے بھیجے ہوئے انبیائے کرام ہی نے سرانجام دیا۔ اگر آج بھی مذہب کی تعلیم نیز نیکی کی ہدایت اور آخرت کا خوف معاشرے سے نکل جائے تو معاشرہ جنگل جیسا ہو جائے۔ حقیقت میں معاشرہ لوگوں سے بنتا ہے۔ اس لیے دنیا کا ہر مذہب سب سے پہلے انفرادی طور پر ہر فرد کو نیکی کی تلقین کرتا ہے، کیوں کہ اگر ہر فرد سیدھی راہ پر چلنے لگے تو خود ہی ایک مثالی معاشرہ قائم ہو جائے گا۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

انسانی ترقی میں مذہب کا بڑا اہم کردار رہا ہے۔ کسی مذہبی مفکر کے کہنے کے مطابق زمین پر امن وامان اور انتظام قائم رکھنے کے لیے مذہب ضروری ہے۔ ابراہیمی مذہب میں جو احکامات دیے گئے ہیں، وہ انسانی معاشرے کی تعلیم اور لوگوں کی رہن سہن سے متعلق ہیں۔ دنیا کے مذاہب نے معاشرے کی ترقی کے لیے انسانوں کو ایثار کا سبق دیا ہے۔ دنیا کی تمام مقدس کتابیں، ضرورتمندوں اور درویشوں کا خیال رکھنے کے لیے زکوٰۃ، دہ یکی، دان، دشما بھاگ ورت وغیرہ ادا کرنے پر زور دیتے ہیں۔

ہم سب کی یہ ذمے داری ہے کہ معاشرے کی ترقی کے لیے مذہبی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے بھرپور انداز سے اپنا کردار ادا کریں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. انسانی ترقی کے لیے مذہب کی اہمیت وافادیت بیان کریں۔
2. معاشرتی بھلائی کے لیے مذاہب کون سی باتوں کی تلقین کرتے ہیں؟
3. معاشرتی بھلائی کے لیے ہمیں اپنا کردار کس انداز سے ادا کر سکتے ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں۔
4. پچھلے دور کا انسان کون سا اندازِ زندگی بسر کرتا تھا؟
5. عام بھلائی والے رجحان سے لوگوں پر کیا اثر پڑتا ہے؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. زکوٰۃ کی ادائی کی جاتی ہے:

(الف) مسیحیت میں　　(ب) سناتن دھرم میں

(ج) اسلام میں　　(د) سکھ دھرم میں

2. "دان" کا تصور ہے:

(الف) بودھ دھرم میں　　(ب) سکھ دھرم میں

(ج) مسیحیت میں　　(د) اسلام میں

3. گرو گرنتھ صاحب جی کو مانتے ہیں:

(الف) سکھ مت والے　　(ب) جین ازم والے

(ج) مسیحیت والے　　(د) بودھ ازم والے

4. اپنی کمائی میں سے دوسروں کو حصہ دینے سے خوش ہوتا ہے:

(الف) غریب　　(ب) معاشرہ

(ج) مالکِ حقیقی　　(د) یہ سب

5. تاریخ کے ابتدائی دور میں انسان رہتا تھا:

(الف) پہاڑوں میں (ب) جنگل میں

(ج) صحرا میں (د) گھر میں

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. انسانی فطرت ہے کہ وہ ______ سے الگ نہیں رہ سکتا۔
2. معاشرے میں بیواؤں، مسکینوں اور یتیموں کی مدد کے لیے مذہب اسلام میں ______ کا حکم دیا گیا ہے۔
3. معاشرے کی بھلائی کے لیے ایثار کا سبق ______ نے دیا۔
4. مسیحیت میں اپنی کمائی میں سے کچھ حصہ غریبوں کے لیے مقرر کرنے کو ______ کہا جاتا ہے۔
5. ہندو مت میں اپنی کمائی کا دس فیصد دینے کو ______ کہا جاتا ہے۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. مذہب انسان کو معاشرے کی اہمیت اور رہنے کے طور طریقے سکھاتا ہے۔	☐	☐
2. انسان کو معاشرے کی بھلائی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔	☐	☐
3. پچھلے دور میں جنگیں نسل در نسل نہیں چلتی تھیں۔	☐	☐
4. انسانیت کی بھلائی اور بہتری کے لیے اپنی کمائی میں سے دوسروں کے لیے حصہ نکالنا چاہیے۔	☐	☐
5. معاشرتی ترقی کے لیے فرد اپنا کردار پیسوں کے ذریعے ہی ادا کر سکتا ہے۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ وطالبات معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کے لیے بھلائی کے کاموں کی فہرست تیار کریں اور ان کے متعلق کلاس میں مباحثہ منعقد کر کے نتائج اخذ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام	بھلائی کے کاموں کی فہرست مرتب کرنے میں طلبہ وطالبات کی رہنمائی کی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اعتبار سے	لحاظ سے	دشمابھاگ ورت	دسویں حصے کی تقسیم
مشتمل	شامل کیے گئے	طعنہ زنی	ٹوکنا
نظر گھمانا	دیکھنا، معلوم کرنا	جس کی لاٹھی اس کی بھینس	جو طاقت والا ہے اسی کا قانون چلے گا

اخلاقی بہتری میں مذہب کا کردار

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- اخلاقی بہتری کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- وضاحت کر سکیں کہ مذاہب اخلاقی بہتری میں کیا کردار ادا کرتے ہیں۔
- ہر مذہب میں موجود "عام اچھے رویوں" کے متعلق بحث کر سکیں۔
- مثالوں سے بتا سکیں کہ کون سے طریقوں کے ذریعے سے دوسرے مذاہب کے لیے برداشت، اجتماعیت اور احترام والا جذبہ اجاگر کیا جا سکتا ہے۔

جب کوئی شخص اپنی مذہبی تعلیم کی بنیاد پر ہر ایک کام میں دنیا کے ساتھ اپنے پچھلے جہان والی زندگی پر نظر کر کے بہتر سے بہتر ہونے کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس کا ہر قول و فعل بہتری کے جانب بڑھتا ہے اور وہ خود کو نیکی پر مطمئن اور بدی پر پریشان محسوس کرتا ہے۔ ان کیفیات کو نام "اخلاقی بہتری" ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کے لیے آخر مذہب کیوں ضروری ہے؟ اس کا جواب کسی مفکر نے اس طرح دیا ہے:

"انسانی معاشرے اور اس پوری دنیا میں امن و امان اور انتظام قائم رکھنے کی چابی مذہب ہی ہے۔"

تھوڑا غور کریں، دنیا میں جب کوئی بھی قانون نہیں تھا اس وقت مذہب نے ہی انسان کو معاشرے کی اہمیت اور اس میں رہنے کے طور طریقے سکھائے، مثلاً: ابراہیمی مذاہب میں سے یہ پہلی شریعت ہے، موسوی شریعت کو دیکھیں حضرت موسیٰ کو ملے ہوئے دس احکامات میں سے پہلے پانچ احکام انسان کو مالکِ حقیقی اور اپنے خاندان سے اچھا تعلق رکھنے کی تعلیم دیتے ہیں اور آخری پانچ احکام معاشرے میں رہنے کے آداب سے تعلق رکھتے ہیں۔ "منوسمرتی" میں دیے ہوئے دھرم کے دس لکشنوں (علامات) پر عمل کرنا بھی اخلاقی بہتری کے کردار کی نشاندہی کرتا ہے۔

لوگوں کو اپنے اندر روحانی خوبیاں پیدا کرنا اور ان کو معاشرے کی بھلائی کے لیے ایثار کرنے کا درس مذہب نے ہی سکھایا ہے، اگر انسان دوسروں کے لیے ایثار کا جذبہ نہیں رکھے گا، ضرورتمندوں پر رحم نہیں کرے گا، انصاف نہیں کرے گا، دوسروں کی بھلائی کے لیے نہیں سوچے گا تو معاشرہ کبھی بھی ترقی نہیں کرے گا، بلکہ ایک ہی جگہ پر کھڑا رہے گا۔

مذہب میں انسان کے اعمال کا دارومدار اس کے ارادے پر رکھا ہے۔ اچھے ارادے سے اچھا ثمر اور اجر کی امید ہوتی ہے۔ اسی طرح عقیدہ بھی انسانی کردار اور اعمال کی پختگی کا سبب ہوتا ہے۔ جس طرح ہر مذہب سمجھاتا ہے کہ دوسرے کا ناحق

مال ہڑپ کرنا، اس کی بے عزتی کرنا اور اس کی جان لینا ناجائز اور برے کام ہیں۔ اب جس فرد کا ان تعلیمات پر مضبوط عقیدہ ہوگا وہ ان کاموں کے قریب نہیں جائے گا۔ بلکہ ایسا رویہ اپنائے گا جس سے دوسرے لوگ بھی راضی ہوں ۔ ایسے بہتر رویے کو ہر مذہب اپنانے کی ہدایت کرتا ہے۔ مثلاً: معاف کرنا، نرمی و درگزر سے کام لینا، اچھا بولنا، اڑوس پڑوس اور دوستوں کے کام آنا، ضرورتمندوں اور بے بسوں کی مدد کرنا، قول، فعل اور کردار میں حق اور انصاف کو اختیار کرنا وغیرہ۔

ہر مذہب میں کچھ ایسی باتیں ہیں جو انسان کے کردار کو بہتر کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور تمام مذاہب میں موجود عقائد نیز اعمال میں ایک جیسی باتوں پر عمل کرنے سے معاشرے میں برداشت، اجتماعیت اور دوسرے مذاہب کے لیے احترام والا جذبہ اجاگر کیا جاسکتا ہے۔

اسی لیے انسان اپنے دل میں مالکِ حقیقی کا خوف رکھے اور اس کے بتائے گئے احکامات پر عمل کرے۔ دنیا کے تمام مذاہب کی تعلیم بھی بالکل یہ ہی ہے کہ وہ لوگوں کو اچھا انسان ہونے کی تلقین کرتے ہیں۔ ہندومت میں ''کرما'' کا فلسفہ موجود ہے، جو سکھاتا ہے کہ اگر انسان اچھا عمل کرے گا تو مکتی حاصل کرے گا اور اگر برے کام کرے گا تو اسے اعمال کے حساب سے دوسرا جنم دیا جائے گا اور ''شریمد بھگودگیتا'' میں کام، کرودھ، اور لوبھ کو واضح طور پر نرگ کا دروازہ کہا گیا ہے سکھ مت کی تعلیم ہے کہ سات چیزیں ایسی ہیں جو انسان کو کامیابی حاصل کرنے سے روکتی ہیں: (۱) اہنکار یعنی تکبر (۲) کام یعنی فضول خواہشات (۳) کرودھ یعنی غصہ (۴) لوبھ یعنی لالچ (۵) موہ یعنی دنیا کا پیار (۶) من مکھ یعنی خود کی تعریف کروانا (۷) مایا یعنی مال کی محبت۔

ایسی طرح مسیحیت میں بھی برے کاموں سے منع کیا گیا ہے۔ بائبل مقدس میں لکھا ہے: ''اب جسم کے کام تو ظاہر ہے، مثلاً: حرام کاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بت پرستی، جادوگری، دشمنی کرنا، جھگڑا کرنا، حسد، غصہ، نااتفاقی، جدائی کرنا، بدعتیں، کینا، نشے بازی، ناچ گانا اور اس جیسے دوسرے''

دوسرے مذاہب کے لیے بہتر رویوں کے طریقے: دوسرے مذاہب کے لیے برداشت، اجتماعیت اور احترام پیدا کرنے کے لیے درج ذیل دیے گئے کچھ اہم اصول یاد رکھنے چاہیے:

1. تمام انسان مالکِ حقیقی کی مخلوق ہیں۔ مالکِ حقیقی کو اپنی مخلوق سے بہت پیار ہے۔ ہمیں بھی ہر انسان کی قدر کرنی چاہیے۔
2. آپ عقیدے کے اعتبار سے کسی کو کم نہ سمجھیں۔
3. مالکِ حقیقی نے آپ کو اپنی جن برکات سے نوازا ہے آپ ان برکات میں دوسرے غریبوں اور ضرورتمندوں کو شریک کریں۔

4. کسی بھی موضوع پر گفتگو کے دوران ممکن ہے کہ لوگ آپ سے اتفاق نہ کریں۔ اس لیے دوسروں کی بات توجہ اور دھیرج سے سنیں اور ان کی رائے کا احترام کریں۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

مذہب میں انسانی کردار کی بہتری کی بڑی اہمیت ہے۔ نیکی کی تلقین، برائی کا خاتمہ اور آخرت کا خوف رکھنے جیسے انیک خوبیاں معاشرے کو برا بننے سے روکتی ہیں۔ معاشرہ لوگوں سے بنتا ہے، اس لیے مثالی معاشرہ تب ہی قائم ہو سکتا ہے، جب ہر فرد سیدھے راستے پر چلے۔ اچھا انسان بننے کے لیے عقیدہ اور اعمال دونوں ضروری ہیں۔ دنیا کے تمام مذاہب نے انسان کو دل میں مالکِ حقیقی کا خوف رکھنے اور اس کے احکامات کو ماننے کی تلقین کی ہے۔ انسانوں کے لیے دوسروں کی عزت کرنا بھی لازم قرار دیا گیا ہے۔ خواہ وہ عقیدہ، معاشرہ، مرتبہ اور سوچ کے اعتبار سے آپ سے مختلف ہوں، ہر حال میں آپ کو اپنے قول و فعل سے دوسروں کی عزت کرنی چاہیے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. اچھا انسان بننے کے لیے مذہب نے کون کون سی باتوں کی تلقین کی ہے؟
2. دوسروں کی عزت کرنا کیوں ضروری ہے؟
3. دوسروں کی عزت کرنے سے کیا فائدہ ہو گا؟
4. سکھ مذہب کے مطابق ناکامی کی طرف لے جانے والی چیزیں کون کون سی ہیں؟
5. ہر مذہب کون کون سی اچھی باتوں کی تلقین کرتا ہے؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. پوری دنیا میں امن و امان قائم رکھنے کی چابی ہے:

(الف) تعلیم — (ب) سائنس

(ج) اچھے رویے — (د) مذہب

2. نرگ کا دروازہ کہا جاتا ہے:

(الف) کام (ب) کرودھ

(ج) لوبھ (د) ان تمام کو

3. مکتی حاصل ہوتی ہے:

(الف) اچھے اعمال کرنے سے (ب) خراب اعمال کرنے سے

(ج) لالچ کرنے سے (د) چوری کرنے سے

4. ہر مذہب تعلیم دیتا ہے:

(الف) برداشت کی (ب) اجتماعیت کی

(ج) احترام کی (د) ان تمام کی

5. انسانی کردار مضبوط ہوتا ہے:

(الف) ارادے سے (ب) اعمال کی پختگی سے

(ج) عقیدے سے (د) معاف کرنے سے

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. عقیدے کا ____________ سے گہرا تعلق ہے۔
2. ہم نظریاتی اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کے ____________ ہو سکتے ہیں۔
3. اچھے کام کی جزا اور برے کام کی سزا کے لیے ہندو مت میں ____________ کا فلسفہ موجود ہے۔
4. مذہب میں انسانی کردار کی بہتری کی بڑی ____________ ہے۔
5. ہر حال میں آپ کو اپنے قول و فعل سے دوسروں کی ____________ کرنی چاہیے۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا ہماری اخلاقی ذمے داری ہے۔		
2. اگر دوسری ثقافتیں ہم سے مختلف ہوں تو ان سے اختلاف کرنا ضروری ہے۔		
3. دوسروں کی عزت کروگے تو آپ کی بھی عزت ہوگی۔		
4. سکھ مت کی تعلیم کے مطابق مکتی حاصل کرنے کے لیے ۲۰ چیزیں ضروری ہیں۔		

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات کو چاہیے کہ اہم مذاہب میں سے منتخب ہدایات جمع کر کے "ہر مذہب کا اخلاقی بہتری میں کردار" کے عنوان سے مضمون تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ و طالبات کو اخلاق کی بہتری کی اہمیت سے آگاہ کر کے مذہب میں اس کے کردار سے واقف کیا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
دھیرج	دھیان، توجہ	مکتی	نجات، بخشش
انیک	بہت سی	تلقین	نصیحت

کنفیوشس ازم اور تاؤازم کا تعارف وترقی

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- لفظ "کنفیوشس ازم" اور "تاؤازم" کی وضاحت کر سکیں۔
- کنفیوشس ازم اور تاؤازم کی بنیاد، ترقی اور بڑھنے کے متعلق بتاسکیں۔
- کنفیوشس ازم اور تاؤازم کے خاص اصولوں کو بیان کر سکیں۔
- کنفیوشس ازم اور تاؤازم کی خاص علامات اور تصورات کے بارے میں بتاسکیں۔

کنفیوشس ازم: کنفیوشس ازم کوئی الہامی مذہب نہیں ہے بلکہ چین کے عظیم فلسفی "کونگ زی" کے فکر اور فلسفے پر مشتمل ایک جماعت تھی جو ترقی کر کے ایک دھرم کا روپ اختیار کر چکی ہے۔ لفظ کنفیوشس لاطینی زبان سے بنا ہے، جس کا اصل کُنگ فوتز (Kung-fu-tez) ہے۔ اس کی معنی بادشاہ استاد (Master King) ہے۔ کنگ فوتز میں سے کنفیوشس ہوا، جس میں "ازم" لفظ شامل کر کے "کنفیوشس ازم" کیا گیا ہے۔ جو انگریزی لفظ ہے اس کا مطلب ہے کونگ زی فلسفے کا عقیدہ یا نظام۔ قدیم چین میں "شی" علما کا ایک طبقہ تھا۔ جو اپنے وقت کے علم اور انتظامی باتوں میں ماہر مانا جاتا تھا۔ حکومتی معاملات میں ان کے مشوروں کی بڑی اہمیت ہوتی تھی۔ کنفیوشس کا تعلق بھی اسی "شی" طبقے سے تھا۔

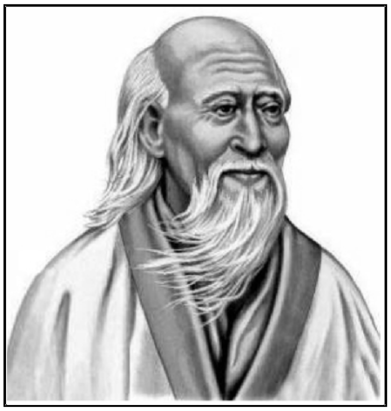

تاؤازم: تاؤازم بھی کنفیوشس ازم کی طرح چین کا ایک نظریہ ہے جس کا بانی تاؤ "چو" نامی ریاست میں پیدا ہوا، اس کا دوسرا نام "ار" اور خاندانی نام "لی" تھا، اسی طرح ان کا پورا نام "ارلی" ہوا۔ "تاؤ" قدیم چینی زبان کا لفظ ہے جس کی معنی ہے "راستہ"۔ کنفیوشس کی طرح اس کا بھی "شی" طبقے سے تعلق تھا اور وہ ایک بڑا عالم اور فلسفی تھا اور ان کے دور کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض مؤرخوں کا کہنا ہے کہ اس کا زمانہ بھی تقریباً وہی تھا جو کنفیوشس

ازم کے بانی کا زمانہ تھا۔ مگر کچھ مورخوں کی نظر میں تاؤ تمام مخلوق کا بنیادی سرچشمہ اور طاقت یا بل ہے۔ وجود رکھنے والی ہر چیز اپنی نشو ونما کے لیے اس کی محتاج ہے۔ وو۔ ویئی (wu-wei) عدمِ عمل (Non-action) والے اپنے تصور یا قیاس کی وجہ سے، متفکر اور مستغرق کیفیت کو بکھیرتا ہے، جس میں دنیوی سرگرمیوں کی انتہائی درجے کا پرہیز ہو۔ وہ کیفیت کنفیوشس ازم سے کافی مختلف ہے۔

بنیاد اور ترقی: کنفیوشس ازم کی ابتدا چین میں پیدا ہونے والے ایک فلسفی کنفیوشس سے ہوئی۔ وہ ۵۵۱ق۔م میں چین کی لو (LU) ریاست میں پیدا ہوا، یہ ریاست موجودہ صوبہ جزیرہ نما "شین ڈونگ" کے قریب واقع ہے۔ اس کا اصل نام کونگ کیو (Kong Qiu) تھا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لفظ "کنفیوشس" یورپی مسیحیوں کی ایجاد ہے۔ جو ۱۸۶۰ میں چین میں داخل ہوئے۔ وہ یہ لفظ غیر مسیحی چینیوں کے لیے استعمال کرتے تھے۔ اس نظام کا اثر چین، جاپان، کوریا اور مشرق بعید کے ممالک میں زیادہ ہے۔

اس نظام کے بانی کنفیوشس (۴۷۰ق۔م تا ۵۵۱ق۔م) کے متعلق ہمیں زیادہ معلومات ان مخطوطات میں ملتی ہے، جو ۲۲۱ سے ۴۰۳ق۔م سے تعلق رکھنے والے "وارنگ" ریاست سے متعلق لکھی ہیں۔ اس زمانے میں چینی قوم سیاسی اعتبار سے متحد نہیں تھی۔ بلکہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں ایک دوسرے کے خلاف جنگ کرتی رہتی تھیں۔ قبائلی ذمے داران کو جب جنگ میں شکست ملی اور "وارنگ" سلطنت کے راجاؤں پر بھی زوال آیا، تب شی طبقے کے علما کے اوپر راجاؤں کی سرپرستی نہیں رہی۔ نتیجے میں غریبی اور خانہ بدوشی ان کا مقدر بنی۔ تب بھی ان کی عظیم علمی روایات کی وجہ سے کچھ راجاؤں نے ان کی قدر کی۔ وہ ان کے علم سے فائدہ لینا چاہتے تھے کہ کسی طرح گزشتہ دور کا ختم شدہ اتحاد بحال کیا جائے۔

اسی دور میں کنفیوشس کا والد "شیو لیان" جو اپنے ضلعے کا حاکم تھا۔ اس سیاسی بحران سے نکلنے کی کوششیں کرتا رہا۔ لیکن وہ فوت ہو گیا تو اس کے بڑھاپے میں پیدا ہونے والے اکیلے بیٹے کنفیوشس نے اپنے والد کا مشن جاری رکھنے کا پکا ارادہ کیا۔ کنفیوشس ابتدا میں ملازمت سے وابستہ رہا۔ اس دوران وہ اپنی ذمے داریوں کے علاوہ کتابوں کا مطالعے کو بھی وقت دیا کرتا تھا۔ جس سے اس کے ذہن اور سوچ کو کشادگی ملی اور وہ زندگی کے فلسفے کے متعلق سوچنے لگا۔ بالآخر ملازمت چھوڑ کر درس و تدریس اور تعلیم کے شعبے سے وابستہ ہو گیا۔ اس کے فلسفے کی شہرت ہوئی اور ہزاروں طلبہ اس کے پاس پڑھنے لگے۔ جنھوں نے اس کی تعلیمات کو مزید پھیلایا۔ ساتھ ہی ساتھ اس کی عملی خدمات کے بدلے میں انھیں حکومتی عہدہ دیا گیا۔ مگر کچھ ہی وقت میں انھیں جلاوطنی کا سامنا کرنا پڑا۔ تیرہ برس جلاوطن رہنے کے بعد وہ پھر سے اپنے فکر اور فلسفے کو پھیلانے میں مصروف ہو گیا اور قوم کو تاریخی مواد، عوامی افسانے، معاشرتی رسومات، شعر و شاعری اور اخلاقیات سے متعلق تعلیم دیتا رہا۔ اسی طرح یہ فکر اور نظام صدیوں تک چین اور مشرق بعید کے ممالک میں پھیلتا رہا ہے۔

خاص اصول:

کنفیوشس ازم: کنفیوشس ازم کے اصول سیاست، سماج، گھریلو زندگی اور کائنات کے متعلق سوچنے اور ان کو سمجھنے کے لیے بہتر رہنمائی کرتے ہیں۔ سیاست کے متعلق اس کا خیال ہے کہ یہ اگر عوام کے خیال کے مطابق ہوگی تو وہ بھی حکومت کے قانون کو اچھی طرح اپنائیں گے۔ حکمرانوں کو اپنے عمل کے ذریعے عوام کے لیے مثال قائم کرنا چاہیے۔ انھیں لوگوں کی بھلائی کا مینار ہونا چاہیے اور ان کے ساتھ ایسا سلوک نہ کریں جیسا وہ خود سے ہونا پسند نہیں کرتے۔ معاشرتی زندگی کو پانچ اقسام کے رابطوں کے ذریعے مضبوط اور بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ (۱) حاکم اور عوام کا رابطہ۔ (۲) باپ اور اولاد کا رابطہ۔ (۳) چھوٹے اور بڑے بھائی کا رابطہ۔ (۴) بیوی اور شوہر کا رابطہ۔ (۵) دوست کا دوست سے رابطہ۔

کائنات کے متعلق وہ کہتا تھا، کائنات مالکِ حقیقی کے ایک نظام کے تحت وجود میں آئی ہے اور ایک مقررہ وقت تک قائم رہے گی۔ اس لیے انسان کو کائنات کے نظام میں غور و فکر کرنا چاہیے اور اپنے مالک کو یاد رکھنا چاہیے۔

تاؤازم: تاؤازم اطمینان اور سکون کو زندگی کا مقصد قرار دیتا ہے۔ اس لیے اس کا زور ہے کہ زندگی کیسے گزاری جائے۔ اس کا ایمان ہے کہ زندگی میں اگر آپ کو اطمینان مل گیا تو آپ کی زندگی آسان ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق کی ابتدا ایک ہی طریقے سے ہوئی ہے۔

تاؤازم کا موقف ہے کہ انسان کو ''تاؤ'' کے بر خلاف عمل نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیے اور اس سے ایک جیسا سلوک پیدا کرنا چاہیے۔ تاؤ کو کسی بھی صورت میں مات نہیں دی جاسکتی۔ اس سے موافقت رکھنے میں ہی بھلائی ہے۔ مضبوط ترین پہاڑوں کا مثال لیا جائے تو وہ بھی وقت کے آگے بے بس بن جاتے ہیں۔

خاص علامات:

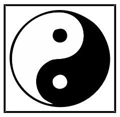

کنفیوشس کی علامت اس کے نظریات اور عقائد کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ علامت چینی زبان کے چار الفاظ کا مرکب ہے: کنفیوشس، پانی، ماہر شخص اور خیر خواہی۔

تاؤازم کی ایک علامت تاؤ یا راستہ یا راہ کو ظاہر کرتی ہے جو وفادار دوست کی راہ ہے اور انسان کے کامیابی کی راہ ہے۔

بنیادی تصور:

کنفیوشس ازم: کنفیوشس ازم کی بنیاد اخلاقیات اور ایسی حکمرانی سے وابستہ ہے جس میں عوامی فلاح و بہبود کے علاوہ بہترین حکومت کا تصور بھی شامل تھا۔ اس کے علاوہ بھی کنفیوشس کے فکری تصورات میں درج ذیل باتیں شامل ہیں:

ین: منفی، سیاہ اور مؤنث کردار رکھنے والا۔ جس کی لفظی معنی چاند ہے۔

یانگ: یانگ کی معنی سورج ہے۔ جو مثبت، روشن اور مذکر کردار کی علامت ہے۔ اسی طرح کائنات کی چیزیں ایک دوسرے کی ضد میں گردگھومتی ہیں۔

ین اور یانگ: یہ دو اصول کنفیوشس ازم کے بنیادی اصول ہیں، جن میں ہر ایک لفظ خاص صفات کا حامل ہے اور پوری کائنات میں اس کا اثر رہتا ہے، وہ ایک دوسرے کے مخالف اور ضد والا اثر رکھنے والے ہیں اور ہر ایک واحد اور جمع کے طور استعمال ہوسکتے ہیں۔

تاؤازم: تاؤازم کی بنیاد نیز عوامی فلاح بہبود اور حکومت کا تصور ہیں۔ جن میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہیں:

تاؤ: تاؤ کی لفظی معنی راستہ یا راہ ہے۔ اس کے علاوہ اصول، زندگی کا قانون اور فطرت بھی تاؤ کے مفہوم میں شامل ہیں، ان میں سے وہ حقیقی راہ مراد ہے جو وفاداری کی راہ ہو۔ اس کے اصولوں اور فطری ضروریات کے مطابق عمل کرکے لوگ ابدی کامیابی حاصل کرسکے۔

جین: جین کا مطلب "محبت" یا "انسانوں کے لیے شفقت بھرا رویہ رکھنا" ہے۔

لی: روایات ورسومات، اخلاق اور آداب کی درستی کا نام ہے۔ انسانوں کے لیے یہ دونوں (جین اور لی) خصوصیات بلند فطرت، بلند فکر اور اعلیٰ مقصد کے حصول میں کارآمد ثابت ہوتی ہیں۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

کنفیوشس ازم کوئی الہامی مذہب نہیں ہے بلکہ یہ چین کے عظیم فلسفی "کونگ زی" کے فکر اور فلسفے پر مشتمل ایک جماعت تھی جو ترقی کرکے ایک دھرم کا روپ اختیار کرچکی ہے۔ "تاؤ" قدیم چینی زبان کا لفظ ہے جس کی معنی ہے "راستہ"۔ کنفیوشس کی طرح اس کا بھی "شی" طبقے سے تعلق تھا اور وہ ایک بڑا عالم اور فلسفی تھا۔ تاؤازم کے نظر میں تاؤ تمام مخلوق کا بنیادی سرچشمہ اور طاقت یا بل ہے۔ کنفیوشس ازم کے اصول سیاست، سماج، گھریلو زندگی اور کائنات کے متعلق سوچنے اور ان کو سمجھنے کے لیے بہتر رہنمائی کرتے ہیں۔ تاؤازم اطمینان اور سکون کی زندگی کا مقصد قرار دیتا ہے۔ اس لیے اس کا زور ہے کہ زندگی کیسے گزاری جائے۔ کنفیوشس کی علامت اس کے نظریات اور عقائد کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ علامت چینی زبان کے چار الفاظ کا مرکب ہے: کنفیوشس، پانی، ماہر شخص اور خیر خواہی۔ تاؤازم کی ایک علامت تاؤ یا راستہ یا راہ کو ظاہر کرتی ہے جو وفادار دوست کی راہ ہے اور انسان کے کامیابی کی راہ ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. کنفیوشس ازم اور تاؤ ازم کی وضاحت کریں۔
2. کنفیوشس ازم اور تاؤ ازم کی بنیاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
3. کنفیوشس ازم اور تاؤ ازم کے خاص اصول کون سے ہیں؟
4. کنفیوشس ازم اور تاؤ ازم کی خاص علامات کون کون سی ہیں؟
5. کنفیوشس اور تاؤ کون تھے؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. کنفیوشس کا اصلی لفظ ہے:

(الف) ماسٹر کنگ (ب) کنگ فوتز

(ج) تاؤ ازم (د) کونگ زی

2. "جین" کا مطلب ہے:

(الف) سلطنت (ب) فطرت

(ج) فلسفہ (د) محبت

3. کنفیوشس کے اصول سوچنے سمجھنے کے لیے بہتر رہنمائی کرتے ہیں:

(الف) سیاست کو (ب) معاشرے کو

(ج) گھریلو زندگی کو (د) ان سب کو

4. " انسان کو تاؤ کے خلاف عمل نہیں کرنا چاہیے" یہ معلومات ملتی ہے:

(الف) تاؤ ازم سے (ب) کنفیوشس ازم سے

(ج) ین اور یانگ سے (د) ان سب سے

5. کنفیوشس کی علامت مرکب ہے:

(الف) چار الفاظ کا (ب) سات الفاظ کا

(ج) تین الفاظ کا (د) پانچ الفاظ کا

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. لفظ کنفیوشس ____________ زبان سے بنا ہے۔
2. چینی فلسفی تاؤ کا دوسرا نام ____________ تھا۔
3. کنفیوشس ملازمت کے بعد ____________ کے شعبے سے وابستہ ہو گیا۔
4. انسان کو ____________ کے خلاف نہیں چلنا چاہیے۔
5. تاؤ کی معنی ____________ یا ____________ ہے۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. "لی" اخلاق اور آداب کی درستی کا نام ہے۔	☐	☐
2. "جین" کا مطلب "دشمنی" ہے۔	☐	☐
3. "تاؤازم" کی بنیاد عوامی فلاح و بہبود پر ہے۔	☐	☐
4. "ین" مذکر اور روشن کردار رکھتا ہے۔	☐	☐
5. "یانگ" کی معنی سورج ہے۔	☐	☐

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات چین میں پھیلنے والے قدیم مذاہب اور فلسفیوں کے متعلق انٹرنیٹ سے معلومات جمع کر کے مندرجہ ذیل باتوں کے نوٹس تیار کریں:

ا۔ چین میں موجود مذاہب ۲۔ چین کے فلسفی اور ان کے افکار۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ و طالبات کو کنفیوشس ازم اور تاؤازم کی اصطلاحات اور خاص الفاظ کا مطلب انٹرنیٹ کی مدد سے سمجھائیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
نشوونما	ترقی، بڑھوتری	مخطوطات	ہاتھ کے لکھے ہوئے
کیفیت	حالت	زوال	کمی، اُتار

کنفیوشس ازم اور تاؤازم کی مقدس کتاب اور تعلیمات

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- کنفیوشس ازم اور تاؤازم کی مقدس کتابوں کے نام بتاسکیں۔
- کنفیوشس ازم اور تاؤازم کی مقدس کتابوں کی بنیادی تعلیمات بیان کرسکیں۔
- مذہبی ہم آہنگی میں کنفیوشس ازم اور تاؤازم کے کردار کی مثال بیان کرسکیں۔

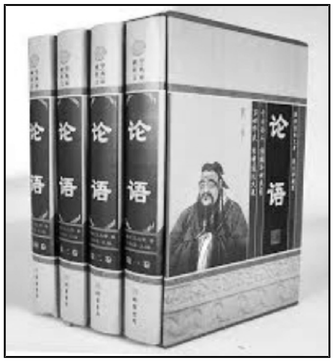

کنفیوشس ازم: کنفیوشس ازم کے بانی کونگ زی نے اپنے پیچھے کوئی بھی کتاب نہیں چھوڑی۔ ان کی طرف منسوب کتاب ان کی وفات کے بعد ان کے طلبہ نے ان تعلیم کی روشنی میں ترتیب دیے۔ کنفیوشس ازم کی مقدس کتابوں کے نام اس طرح ہیں:

لُن یُو/ اینالیکٹس (Lunyu/ Analects): کنفیوشس ازم کی یہ سب سے زیادہ مشہور کتاب ہے، حالانکہ یہ کنفیوشس کے صحیفوں میں کافی بعد شامل کی گئی ہے۔ یہ بزرگ استاد کونگ زی کی طرف سے طلبہ اور اپنے ہم عصر لوگوں کو دیے ہوئے جوابات پر مشتمل ہے۔ اس میں وہ روایات بھی شامل ہیں، جو ان کے طلبہ کو دوسرے ذریعوں سے حاصل ہوئیں۔

پانچ کلاسک/ کلاسیکی ادب (Wujing): ووجنگ یا پانچ کلاسک اصل میں چھوٹے چھوٹے پانچ صحیفوں کا مجموعہ ہے، جس میں ترتیب وار یی-yi، شی-shi، شُو-shu، لی-li، اور چُن قِن-chunqiun شامل ہیں۔ جن کے موضوعات کائنات کی تبدیلی، شاعری، مذہبی رسومات، سالوں سال بہار اور پت جھڑ کا بیان وغیرہ شامل ہیں۔

چار کتاب/ چار دفتر (Shishu): ہاؤچنگ اور یی چنگ نامی دو بھائیوں نے لی جی، لن یو، مینگ زی اور زونگ یونگ نامی چار کتابوں کو ملا کر ایک کتاب بنائی، جس کو چینی زبان میں "سی شو" یعنی چار کتابوں کا مجموعہ کہتے ہیں جو ان کی تعلیمات کی بنیاد ہیں اور ان کو پھیلانے میں ان کتابوں کی تعلیم کا بڑا کردار ہے۔ ان میں مناجات اور رسومات کا بیان ہے۔

لُن یو: جس کو اینالیکٹس بھی کہتے ہیں جو کنفیوشس کی تحریروں پر مشتمل ہے۔

چنگ ینگ: یہ کنفیوشس کے فلسفے کی تشریح پر مشتمل ہے، جو ان کے پوتے "کید" کے طرف منسوب ہے۔

تاشیو: "عظیم تعلیم" نامی یہ کتاب بھی ایک وضاحتی کتاب ہے۔

مینگ زو: جس کو "اعتدال کا نظریہ" بھی کہتے ہیں، جس میں کنفیوشس اور اس کے پیروکاروں کے اقوال جمع ہیں۔

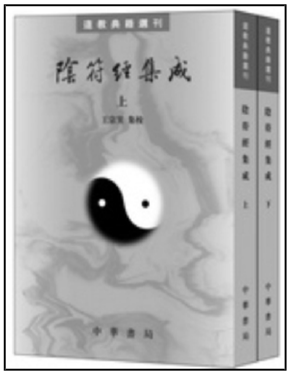

تاؤازم: تاؤازم کی دو کتابیں مشہور ہیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:

لاؤتزی ر تاؤتی چنگ: ایک کتاب اس مذہب کے بانی لاؤتزو کے طرف منسوب ہے۔ جس کو "لاؤتزی" یا "تاؤتی چنگ" کہا جاتا ہے۔ چینی تاریخ میں یہ کتاب بہت مشہور ہوئی، جو اس کو "تاؤتی چنگ" یعنی "سیدھی راہ" نام سے جانا گیا تھا۔ ان کی شہرت چین سے بڑھ کر ہر طرف پھیل گئی۔ کہا جاتا ہے کہ بائبل کے بعد دنیا کے سب سے زیادہ زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ ہوا تھا۔

چوانگ تزو: تاؤازم کی دوسری مشہور کتاب "چوانگ تزو" ہے۔ اگرچہ یہ کتاب "تاؤتی چنگ" کے بعد شایع ہوئی، مگر اس کی تالیف کا کام پہلے شروع ہو چکا تھا۔ یہ کئی لوگوں کی اقوال زرین کا مجموعہ ہے۔

کنفیوشس ازم اور تاؤازم کی تعلیمات:

کنفیوشس ازم: کنفیوشس ازم میں آنے والے جہان کے بدلے اس دنیا پر ہی سارا زور دینے کا سبب ان کے ایمان کا ایک منفرد نقطہ ہے۔ ان کا اس بات پر یقین اور ایمان ہے کہ انسان بنیادی طور پر اچھا ہے۔ اس کو سکھایا جا سکتا ہے۔ ذاتی یا اجتماعی کوشش سے اس کی شخصیت میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ خاص طور پر انسان کی ذاتی کوشش اور نیت کو بڑی اہمیت والا سمجھا جاتا ہے۔

کنفیوشس ازم انسانی ناتوں اور رشتے داروں کے ادب اور احترام پر زیادہ زور دیتا ہے۔ ان کے پاس بادشاہ اور رعیت، باپ اور بیٹے، استاد اور طالب، چھوٹے اور بڑے بھائی۔ اسی طرح دوست کا دوست سے تعلق رکھنے کے متعلق تعلیم موجود ہے۔ یہ ادب اور احترام نہ صرف زندگی میں بلکہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

ان کے پاس تعلیم دی جاتی ہے کہ ایسا برتاؤ، جو آپ خود نہیں چاہتے کہ آپ کے ساتھ ہو، تو آپ بھی دوسروں سے ایسا برتاؤ اختیار نہ کریں۔ قدیم چین میں لوگ اپنے بڑوں کی روحوں کو پوجتے تھے۔ کنفیوشس نے اس کی اجازت دی کہ جس سے معاشرے میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے۔

کنفیوشس ازم کے مقدس کتابوں کی تعلیمات میں سے منتخب درجِ ذیل ہیں:

- یقیناً حکمران اخلاق کی مثال ہوا جیسی اور ریت کے اخلاق کی مثال گھاس کی مانند ہے۔ جس طرح ہوا چلتی ہے گاس بھی ایسی طرح لہلاتی ہے۔

- اگر کوئی شخص انسانوں کی خدمت کرے اور روحانی اشیا کی بھی عزت کرے تو یہی عقلمندی ہے۔
- غور اور فکر کے سوائے علم کی محنت بے کار ہے اور علم کے سوائے غور فکر خطرناک ہے۔
- محتاط شخص سے کبھی بڑی غلطی نہیں ہوتی۔
- والدین کی اچھائیاں اور برائیاں اولاد پر اثر ڈالتی ہیں۔
- دل کی بہتری کردار کی بہتری کا سبب ہے۔

تاؤازم: تاؤازم کا موقف ہے کہ انسان کو "تاؤ" کی برخلاف عمل نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیے اور ان سے یکسانیت پیدا کرنی چاہیے۔ تاؤ کو کسی بھی صورت میں مات نہیں دی جاسکتی۔ اس سے موافقت رکھنے میں ہی بھلائی ہے۔ مضبوط ترین پہاڑوں کی مثال لی جائے کہ وہ بھی وقت کے آگے بے بس ہو جاتے ہیں۔

تاؤازم سکھاتا ہے کہ ہر شخص اپنے ذاتی فائدے کے بجائے یہ دیکھے کہ معاشرے کو کس چیز سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ہر شخص نیکی کی جستجو اور ایثار کا مظاہرہ کرے۔ تاؤازم تلقین کرتا ہے کہ حد سے زیادہ خواہشات نہ رکھیں اور ایسی امیدیں نہ رکھیں، جو پوری نہ ہوسکیں۔

انسان کے لیے سادگی اور فطرت کو اپنانا قابلِ ترجیح قرار دیا گیا ہے اور تشدد سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ تاؤازم کی کتابوں کی تعلیمات میں سے کچھ مشہور تعلیمات یہ ہیں کہ:

- انسانوں جیسی فطرت نہ بنائیں، بلکہ کوشش کریں کہ آپ کے اندر مالکِ حقیقی جیسی فطرت پیدا ہو۔
- دنیا ایک روحانی کشتی ہے۔ آپ اس کو کچھ نہیں کرسکتے۔ نہ ہی اسے باندھ کر اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ اگر اس میں تبدیلی کرنے کی کوشش کروگے تو یہ ٹوٹ جائے گی اور اگر اس کو روک کر رکھوگے تو اس سے فائدہ نہیں لے سکوگے۔ مطلب کہ دنیا کو جاری ساری رہنا چاہیے۔
- زندگی انسان کا ایمان ہے، زندگی میں اگر آپ کو اطمینان مل جائے تو آپ کی زندگی آسان ہے۔ پوری مخلوق کی ابتدا ایک ہی طریقے سے ہوئی ہے۔

کنفیوشس ازم ایک ایسے نظام کا نام ہے جو معاشرے اور فرد کی کردار سازی پر زور دیتا ہے۔ جب کہ تاؤازم اطمینان اور سکون کو زندگی کا مقصد قرار دیتا ہے۔ یہ دونوں نظام کوئی خالص مذہب نہیں ہے۔ اس لیے اس نظام کے ماننے والا ایک مسلمان، مسیحی، سکھ یا بودھ بھی ہوسکتا ہے۔ معاشرے میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے انھی نظاموں کا بہتر کردار رہا ہے۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

کنفیوشس ازم اور تاؤازم کی ابتدا چین میں سے ہوئی، ان کے بانیوں کا تعلق ''شی'' علما کے طبقے سے تھا۔ ان مذہب میں مرنے کے بعد والی زندگی کے متعلق کوئی بھی فلسفہ موجود نہیں، کیوں کہ ان کے خیال کے مطابق ہم زندگی کے متعلق ہی مکمل علم نہیں رکھتے۔ ان کے خیال میں کوئی بھی انسان دوسروں سے افضل نہیں، بلکہ سب انسان کامل ہیں۔ کنفیوشس ازم کے مقدس کتابیں ''اینالیکٹس''، ''کلاسکی ادب'' اور ''چار دفتر (سی شو)'' ہیں۔ ان کی بنیادی عقائد میں رسم ورواج، ادب، اچھے اخلاق، خاندان، اولاد اور والدین کی آپس میں محبت، سچائی، ایمانداری اور ریاست سے وفاداری شامل ہیں۔ تاؤازم سکھاتا ہے کہ ہر شخص اپنی ذاتی فائدے کے بجائے یہ دیکھے کہ معاشرے کو کس چیز سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. کنفیوشس ازم کی بنیادی تعلیمات کیا ہیں؟
2. کنفیوشس ازم کی طرف منسوب کتابوں کا تعارف تحریر کریں۔
3. کنفیوشس کی زندگی کا تعارف بیان کریں۔
4. تاؤازم کی کتابیں کون کون سی ہیں؟
5. تاؤازم کی اہم تعلیمات کیا ہیں؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر ''✓'' کا نشان لگائیں۔

1. محتاط شخص سے کبھی بھی نہیں ہوتی:

(الف) اچھائی (ب) برائی

(ج) غلطی (د) فرمانبرداری

2. کنفیوشس ازم میں ایمان کا ایک منفرد نقطہ ہے:

(الف) آنے والا جہان (ب) اس دنیا والا جہان

(ج) پچھلا جہان (د) قبر والا جہان

3. کنفیوشس ازم کے بانی کونگ زی کی تحریر شدہ کتابیں ہیں:

(الف) ۲ (ب) ۳

(ج) ۴ (د) ایک بھی نہیں

4. پانچ کلاسک اصل میں چھوٹے چھوٹے صحیفوں کا مجموعہ ہے:

(الف) پانچ (ب) چھ

(ج) سات (د) آٹھ

5. تاؤازم کی دوسری مشہور کتاب ہے:

(الف) تاؤتی چنگ (ب) چوانگ تزو

(ج) لاؤتزی (د) تاشیو

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. کنفیوشس ازم کی ابتدا ______________ نے کی۔
2. کنفیوشس کا تعلق چین کے ایک طبقے ______________ سے تھا۔
3. کنفیوشس ازم کی سب سے زیادہ مشہور کتاب ______________ ہے۔
4. دینا ایک روحانی ______________ ہے۔
5. تاؤتی چنگ کی معنی ______________ ہے۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. تاؤازم کے عقائد میں انسان اور اس کی فلاح پر زور دیا جاتا ہے۔	☐	☐
2. محتاط شخص سے کبھی بڑی غلطی نہیں ہوتی۔	☐	☐
3. قدیم چین میں "شی" ایک مزدور طبقہ تھا۔ جو بہت محنت کرتا تھا۔	☐	☐
4. کنفیوشس ازم میں موت کے متعلق تفصیلی بحث ملتا ہے۔	☐	☐
5. تاؤازم تمام انسانوں کے کامل ہونے پر یقین رکھتا تھا۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات کنفیوشس ازم اور تاؤازم کی مقدس کتابوں کے نام، مختصر تعارف اور ٹائیٹل ورک کے فوٹو جمع کرکے البم بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام	کنفیوشس ازم اور تاؤ ازم کے بانیکاروں، مقدس کتابوں اور ان کی تعلیمات کے متعلق طلبہ وطالبات کو تشریح دی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
صحیفہ	کتاب، لکھے ہوئے صفحے	تالیف	کتابوں سے مضامین چن کر ترتیب دینا
رعیت	عوام	ایثار	قربانی

باب دوم

معاشرتی اور اخلاقی اقدار

تدریسی معیارات

یہ باب پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- معاشرتی اقدار میں سے حب الوطنی وغیرہ کے ذریعے شہری شعور کے فروغ کے متعلق بتا سکیں۔
- خود کو اس بات کا پابند بنا سکیں کہ قانون اور آئین کا احترام لازمی ہے۔
- قانون اور آئین پر عمل کرنے کے دوران پیش آنے والی رنجشوں کو جان سکیں۔
- قانون اور آئین کو لاگو کرنے کے لیے تجاویز پیش کر سکیں۔
- قانون اور آئین پر عمل نہ کرنے کی صورت میں ہونے والے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔

معاشرہ خاندان سے مل کر بنتا ہے، اسی لیے خاندان معاشرے کا بنیادی جُزو ہے۔ خاندان کے ہر فرد کی تعلیم اور تربیت اچھی طرح کی جائے تو ایسا فرد بہترین معاشرے کی تکمیل کے لیے کارآمد بنتا ہے۔ اخلاقی علم کا دائرہ نہ صرف مذاہب کے تعارف یا اس کی تاریخ تک محدود ہے، بلکہ اخلاقی علم، اخلاقی اقدار پر بحث کرتا ہے، کیوں کہ مذاہب کا بنیادی مقصد تبلیغ کے ذریعے لوگوں کو اچھا انسان بنانا ہی ہے۔

اخلاقی اقدار رویوں کو بہتر بنانے، دوسروں کی عزت کرنے اور ان کے ساتھ بہتر تعلقات بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ کیا صحیح ہے اور کیا غلط، یہ جاننا انسانی زندگی کا ایک اہم عنصر ہے، جو شخص کے کردار کی تعمیر کرتا ہے۔ اچھی اخلاقی اقدار انسان کو صحیح فیصلہ کرنے اور دوسروں سے میل جول بہتر بنانے میں مدد دیتی ہیں۔ مثلاً: بچوں کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ بڑوں کی عزت کریں، پڑوسیوں اور بیماروں کا خیال رکھیں۔ جب بچے ان ہدایات پر عمل کرتے ہیں تو دوسرے لوگوں سے ان کے ناتے بہتر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنا کام ایمانداری سے کرے، تو وہ اپنے مقاصد با آسانی حاصل کر سکتا ہے۔

اس باب میں آپ "حب الوطنی"، "قانون کا احترام"، "میل جول کے آداب"، "بیمار کی مزاج پُرسی" اور "بڑوں کا احترام" کے عنوانات سے اسباق پڑھ سکیں گے۔

حُبُ الوطنی

(اپنے قوم اور ملک سے پیار اور وفاداری)

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- حب الوطنی کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- اپنے ملک اور قوم سے محبت اور وفاداری کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- مثالوں سے واضح کر سکیں کہ ملک سے محبت اور وفاداری کا مظاہرہ کن کن طریقوں سے کیا جاسکتا ہے۔

سارہ اور حامد آج بہت خوش تھے، ان کی غیر معمولی خوشی دیکھ کر ماں نے ان سے پوچھا: بچو! آج تم بہت خوش نظر آرہے ہو کیا بات ہے!؟

سارہ: امی! آج سے ہمارے اسکول میں ۱۴ اگست کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں، میں تقریری مقابلے میں حصہ لوں گی۔

حامد: امی! میں اپنے قومی ہیرو قائداعظم محمد علی جناح کا کردار ادا کروں گا۔

ماں: یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ آزادی والا دن ہمارے لیے عید کے دن کی طرح ہے۔ اس دن ہمارا ملک آزاد ہوا اور ہمیں غلامی سے نجات ملی۔

سارہ: جی امی! آج ہمیں استانی صاحبہ نے بھی بتایا کہ اپنے ملک کے لیے دی ہوئی قربانیوں کو یاد رکھنا چاہیے۔ صرف گھر کو پرچموں سے سجانا اور ہر اپرچم لہرانا کافی نہیں، بلکہ ہمیں اپنے محب وطن ہونے کا ثبوت دینا چاہیے۔

حامد: امی! محب وطن ہونے کے لیے جس قومی جذبے اور وفاداری کی ضرورت ہے، وہ ہم میں موجود ہے۔

سارہ: میری تقریر کا عنوان "حُبُّ الوطنی" ہے۔ میں داداجان کی مدد سے اپنی تقریر تیار کروں گی۔

ماں: حامد! آپ قائداعظم محمد علی جناح کا کردار ادا کر رہے ہو، اس لیے آپ کو قائداعظم کی سوانح عمری پڑھنی چاہیے اور اس کے لیے اپنے محلے والی لائبریری میں جاکر اس موضوع کی کتابیں پڑھنی چاہییں۔

حامد: جی امی! میں وہاں ضرور جاؤں گا۔

سارہ شام کا کھانا کھا کر داداجان کے پاس پہنچ گئی۔

سارہ: داداجان! مجھے اسکول میں تقریر کرنی ہے، جس کا موضوع "حُبُّ الوطنی" ہے۔ اس حوالے سے آپ میری رہنمائی کریں۔

دادا: شاباش بیٹی! آپ نے بہت اچھا عنوان چُنا ہے۔ ہم اپنے چھوٹے چھوٹے عملوں کے ذریعے ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے ملک و قوم سے محبت کرتے ہیں اور اس کے وفادار ہیں اور حب الوطنی کا مطلب بھی یہی ہے کہ لوگ اپنے وطن کے لیے ادب، احترام اور عقیدت رکھنے کے ساتھ عملی طور پر بھی ایسے کام کریں جو ظاہر کریں کہ ہم اپنے وطن سے وفادار اور اس کی خیر خواہی کرنے والے ہیں۔

سارہ: وہ کیسے داداجان؟

دادا: وہ اس طریقے سے کہ ہم اپنے ملک کو اپنا گھر سمجھیں۔ جس طرح ہم اپنے گھر کے کونے کونے کی صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ جھگڑے فساد سے بچتے اور والدین کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور گھر کی اصولوں کی پابندی کرتے ہیں۔ ویسے ہی ہم کو اپنے ملک کے لیے بھی سوچنا چاہیے۔ گلیوں کو صاف رکھنا چاہیے۔ اپنے ملک کو ہر قسم کی برائی اور سازشوں سے بچانے کے لیے حکومت سے تعاون کریں اور اس کے قانون پر پوری طرح عمل کرنا چاہیے۔

سارہ: مگر داداجان! یہ سب کچھ ہو گا کیسے؟

دادا: دیکھو بیٹی! یہ صرف اور صرف تب ممکن ہے، جب ہر ایک فرد اپنے ذاتی مفاد کو چھوڑ کر ملکی مفاد کو ترجیح دے۔ لیکن اگر ہم صرف تقاریر میں وہ باتیں دہرائیں گے اور عملی طور پر کچھ نہیں کریں گے تو وہ مقصد حاصل نہیں ہو گا۔ آپ اپنی تقریر میں اسکول کے تمام طلبہ کو یہ پیغام دیں کہ آج سے ہم سب یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی عملی کوشش کی ابتدا آج سے ہی کر رہے ہیں اور سچے، محب وطن اور قوم سے وفادار ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

سارہ: شکریہ داداجان! آپ نے میرے جوش و جذبے کو فروغ دے دیا۔ آج ہی میں اپنے دوستوں کو ان کی طرف مائل کروں گی تاکہ وہ بھی حب الوطنی اور وفاداری کو سمجھیں اور ان پر عمل کریں۔

دادا: شاباش بیٹی، سدا! خوش رہو!

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

سارہ اور حامد نے اسکول کے ۱۴ اگست والے پروگرام کے لیے اپنے رشتے داروں سے مشورہ کیا اور ان سے رہنمائی حاصل کی۔ حامد قومی ہیرو "قائد اعظم محمد علی جناح" کا کردار ادا کرنے کی تیاری کی۔ جب کہ سارہ نے "حب الوطنی" کے عنوان پر تقریر کرنے کے لیے اپنے دادا جان سے رہنمائی لی۔ دادا جان نے اسے بتایا کہ ہمارا ملک ہمارے لیے اپنے گھر کی طرح ہے۔ اس کو صاف رکھنا، سازشوں اور برائیوں سے پاک کرنا اور اس کے قوانین کی پابندی کرنا ہماری ذمے داری ہے۔ یہ تب ممکن ہے، جب ہم اپنے مفاد کو ملک کے لیے قربان کریں اور ملک کے وفادار بنیں۔ سارہ نے وہ باتیں سن کر اپنے دوستوں تک پہنچانے کا وعدہ کیا۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. حب الوطنی کے اظہار کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
2. اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
3. جشن آزادی کیسے مانی چاہیے؟
4. دادا جان نے حامد کو کیا نصیحت کی؟
5. ہمیں اپنے وطن کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. حب الوطنی سے مراد ہے:

(الف) اپنے وطن سے پیار (ب) اپنے ملک سے وفاداری

(ج) اپنی ریاست سے قومی جذبہ (د) یہ سب

2. ہم سب کو اپنے ملک کے قانون پر:

(الف) عمل کرنا چاہیے (ب) تعاون کرنا چاہیے

(ج) سوچنا چاہیے (د) عقیدت کرنی چاہیے

3. اپنے مفاد کو ملک پر:

(الف) خو کو قربان کریں　(ب) پاک رکھیں

(ج) پابند کریں　(د) سنبھال رکھیں

4. عملی کام کی کوشش کی شمع داکھ کرنی چاہیے:

(الف) آج سے ہی　(ب) آہستہ آہستہ

(ج) دیر سے　(د) کل سے

5. ہم اپنے ملک کو اپنا سمجھیں:

(الف) گاؤں　(ب) شہر

(ج) گھر　(د) محلہ

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. ہر فرد کو ذاتی مفاد پر ______________ مفاد کو ترجیح دینی چاہیے۔

2. ملک کو برائیوں اور سازشوں سے بچانے کے لیے ہمیں ______________ کا ساتھ دینا چاہیے۔

3. جشن آزادی ہمارے لیے ______________ کی طرح ہے۔

4. حامد ۱۴ اگست کی تقریب میں ______________ کا کردار ادا کر رہا تھا۔

5. سارہ کی تقریر کا عنوان ______________ تھا۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. ہم حب الوطنی اور وفاداری اپنے عمل کے ذریعے ثابت کرنی چاہیے۔	☐	☐
2. ہمیں ملکی قانون کی پابندی کرنی چاہیے۔	☐	☐
3. ۱۴ اگست پر گھر کو پرچموں سے سجانا ہی اہم ہے۔	☐	☐
4. حامد کی تقریر کا موضوع "حب الوطنی" تھا۔	☐	☐
5. تقریر کے معاملے میں بابا جان نے سارہ کی رہنمائی کی۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ وطالبات کو چاہیے کہ اپنے ملک سے قومی جذبہ اور حب الوطنی کا اظہار اسکول میں منعقد ہونے والے یوم آزادی کے پروگرام میں بھرپور انداز سے ادا کریں۔ مثلاً: تقاریر، ملی نغمے اور ڈارمے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

پاکستان کے قومی دن یا خاص دن پر طلبہ وطالبات کو اپنے حب الوطنی والے جذبے کا کسی نہ کسی روپ میں عملی نمونہ پیش کرنے کے لیے تیار کیا جائے، تاکہ ان میں جذبۂ حب الوطنی مضبوط ہو۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
تعاون	مدد	عہد	پکا وعدہ
مائل	جھکنا	خیر خواہی	بھلا سوچنا یا چاہنا

شہری کے فرائض اور ذمے داریاں

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- "فرض" کا مطلب بیان کر سکیں۔
- "ذمے داری" کا مفہوم بتا سکیں۔
- ایک شہری ہونے کی حیثیت سے اپنے فرائض اور ذمہ دایاں بتا سکیں۔
- ایک شہری کی حیثیت سے ان پر لازم ہونے والے فرائض اور ذمے داریوں کی اہمیت کے متعلق مباحثہ کر سکیں۔
- ایک شہری کے فرائض اور ذمے داریوں کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔

فرض: معاشرتی زندگی میں فرد پر کچھ باتوں کی پابندی کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جس کا حکم مذہب یا ریاست کی طرف سے جاری ہوتا ہے۔ جن میں کچھ باتوں پر عمل کرنا اور کچھ باتوں سے پرہیز لازم ہوتا ہے۔ اس کو "فرض" کہتے ہیں۔ مثلاً: عبادات کی پابندی کرنا، دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا۔

ذمے داری: ذمے داری کا مفہوم عام ہے، جو کام فرد اپنے آپ پر لازم کر لے کہ یہ مجھے سر انجام دینا ہے۔ اس کو ذمے داری کہا جاتا ہے۔

ایک شہری کے فرائض و ذمے داریاں: پاکستان ہمارا ملک ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ ملک کے شہری ہونے کے اعتبار سے آئین نے ہمیں کچھ حق دیے ہیں اور ہم پر ملک، معاشرے اور عوام کی بہتر تشکیل کے لیے کچھ پابندیاں عائد کی ہیں۔ ہمیں اپنے انھی فرائض اور ذمے داریوں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ ملک کے شہری کی کچھ ذمے داریاں درجِ ذیل ہیں:

ا۔ **شہریوں کے حق پورے کرنا:** ہر شہری کے لیے ضروری ہے کہ عام لوگوں کے حقوق کا خیال رکھے جو کہ ریاست نے انھیں دیے ہیں، مثلاً: دوسروں کی رائے اور نظریات کا احترام کرنا اور ان پر لازم ہے کہ خاندان اور اولاد کی پرورش، اچھی تعلیم و تربیت کے لیے کوشش کرنا۔ حلال اور باعزت روزگار کی جدوجہد کرنا، رشتے داروں سے ان کی ضروریات میں مدد گار بننا۔

۲۔ قانون کا احترام کرنا: ہر شہری کو ملکی قانون کا احترام کرنا چاہیے اور قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں سے تعاون کرنا چاہیے۔ کبھی بھی تشدد والا انداز اختیار نہیں کرنا چاہیے اور ہمیشہ قانون کی خلاف ورزی سے بچنا چاہیے۔ ٹریفک کے قوانین کی اچھی طرح پاسداری کرنا چاہیے۔ ڈرائیونگ کے دوران کبھی بھی جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔ ایسا کرنے سے نہ صرف ڈرائیور بلکہ اس کے ساتھ سوار لوگوں کو بھی خطرہ ہوتا ہے، اس کے علاوہ روڈ پر موجود دوسری گاڑیوں اور لوگوں کے لیے بھی خطرناک صورتحال پیدا ہو جاتی ہیں۔

۳۔ ایمانداری اور فرض کی ادائی: ہر شہری کو لین دین اور کاروباری سرگرمیوں میں اپنی ذمے داریاں، پوری توجہ، شوق اور ایمانداری سے ادا کرنی چاہییں۔ کبھی بھی فراڈ یا دھوکے بازی نہیں کرنی چاہیے۔ اسے اپنے اوپر واجبات پورے پورے اور بروقت ادا کرنے چاہییں۔

۴۔ عام بھلائی کے لیے جدوجہد کرنا: ہر شہری کو ایسی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینا چاہیے، جو ریاستی یکجہتی، وقار اور ترقی کو فروغ دیں۔ مثلاً: اسکول، اسپتال اور رفاہِ عام کے کام کرنا جدید دور کے تقاضائوں کے مطابق کاروبار اور زراعت، صنعت اور تجارت کے طریقے اپنانا ۔ عوام کو ان کی آگاہی دے کر انھیں جدید دور سے ہم آہنگی ہونے کی رہنمائی کرنا۔

ہر شہری کی یہ بھی ذمے داری ہے کہ وہ اپنی بھرپور صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے ملک میں جمہوریت کو مضبوط کرنا اور معاشی ترقی کے لیے کوشش کرنا۔ انتخابات کے دوران ایسے نمائندگان کو ووٹ دی کر کامیاب بنانا، جو ایوانوں میں پہنچ کر اپنی صحیح نمائندگی کر سکیں۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

ملک کے شہری ہونے کے ناتے ہم پر کچھ ذمے داریاں لازم ہوتی ہیں۔ ریاست کے لوگوں کے حقوق پورے کرنا، ملک کے قانون کا احترام کرنا، ذمے داریوں میں کوتاہی نہ کرنا، بروقت واجبات ادا کرنا، ریاست کی ترقی کے لیے عملی سرگرمیوں میں حصہ لینا، اپنی صلاحیتیں ملکی ترقی و بقا کے لیے استعمال کرنا اور بہتر نمایندگان کے انتخاب میں اپنا ووٹ استعمال کرنا وغیرہ یہ سب معاملات شہریوں کی ذمے داریاں ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. ذمے داری اور فرض کا مطلب بیان کریں۔
2. آپ کے خیال میں معاشی ترقی کے لیے شہری کیا کردار ادا کر سکتا ہے؟
3. اگر شہری اپنے فرائض اور ذمے داریاں پوری نہیں کریں گے تو ملک کا کیا حال ہو گا؟ تین سطروں میں جواب تحریر کریں۔

4. عام بھلائی کے لیے شہریوں پر کیا ذمے داری عائد ہوتی ہے۔ مختصر لکھیں

5. فرض کی ادائی کا مطلب کیا ہے؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. ملک کے شہری کی حیثیت سے آئین ہم پر حقوق کے ساتھ عائد کرتا ہے:

(الف) پابندیاں (ب) فرائض

(ج) ذمے داریاں (د) یہ سب

2. قانون نافذ کرنے والے اداروں سے کرنا چاہیے:

(الف) نفرت (ب) لڑائی

(ج) تعاون (د) پاسداری

3. فراڈ یا دھوکے بازی نہ کرنا ہے:

(الف) احترام (ب) ایمانداری

(ج) عام بھلائی (د) قومی ترقی

4. ہم سب کو انتخابات (الیکشن) کے دوران ووٹ ایسوں کو دینا چاہیے جو:

(الف) دھوکے بازی کریں (ب) ٹیکس جمع نہ کرائیں

(ج) صحیح نمائندگی کریں (د) ایوانوں میں آرام کریں

5. اپنی رائے کا اظہار کرنا ہے:

(الف) حق (ب) فرض

(ج) ذمے داری (د) یہ سب

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. ہر شہری کے لیے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کی ______________ کا احترام کرے۔

2. ہر شہری کو اپنے فرائض ______________ سے ادا کرنے چاہئیں۔

3. ملک میں جمہوریت کی مضبوطی اور ______________ کو فروغ دلانا چاہیے۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. ہر شہری کو اپنے واجبات بروقت ادا کرنے چاہییں۔		
2. ہر شہری کو ملکی قانون کا احترام کرنا چاہیے۔		
3. ذمے داریوں میں کوتاہی کرنا ملکی ترقی کی ضمانت ہے۔		
4. انتخابات میں اپنی رائے/ووٹ دینے کا حق ہر ایک شہری کو حاصل ہے۔		
5. جدید دور کی ایجادوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔		

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات کلاس میں عملی طور پر فرائض اور ذمے داریوں والے کردار ادا کریں جن میں واجبات کی ادائی، قانون پر عمل کرنا شامل ہو۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

بچوں کو بطور ایک طالب علم ان کی ذمے داریوں کے متعلق سمجھایا جائے اور ہر ایک سے انفرادی طور پر اس کے اوپر عائد ہونے والی ذمے داریوں کی فہرست تیار کرائی جائے اور اس کے بعد ان کی پابندی کرنے کی ہدایت کی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
پرہیز	بچنا، نہ کرنا	قوانین	قانون کی جمع، ضابطے
مباحثہ	دلیل دے کر گفتگو کرنا	تشدد	زبردستی، دھونس
مفہوم	مطلب	آگاہی	معلومات دینا

قانون کا احترام

(بنیادی حقوق کے اعتبار سے قانون اور آئین کی اہمیت)

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ''قانون'' کی وصف بیان کرسکیں۔
- عام قانون اور آئینی قانون کا فرق بیان کرسکیں۔
- ''آئین'' کی تعریف بیان کرسکیں۔
- آئین کی اقسام بیان کرسکیں۔

قانون: معاشرے کو بہتر انداز اور انتظامات سے چلانے کے لیے اصول اور قواعد اور سزائیں مقرر کی جاتی ہیں ان کو ''قانون'' کہا جاتا ہے۔ قانون کا اصل مقصد لوگوں کو انصاف فراہم کرنا ہے۔ اس لیے اس کی معاشرے میں ایسی حیثیت ہے جیسی روح کی جسم میں۔ قانون سے ہی معاشرہ زندہ رہ سکتا ہے۔ قانون دو قسم کا ہے۔ ا۔ اخلاقی قانون۔ ۲۔ آئینی قانون۔

دنیا کے تمام قانون دان، تجزیہ نگار اور فلسفی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اخلاقی قوانین کی طرح آئینی قوانین بھی ہونے چاہیے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اخلاقی قوانین کی خلاف ورزی کو برا تو سمجھا جاتا ہے، مگر ان پر کوئی سزا نہیں دی جاتی۔ مثلاً: آپ اگر کسی بوڑھی آدمی کو بھاری وزن اٹھاتے دیکھیں تو اخلاقی قانون کی تقاضا یہ ہے کہ آپ اس وزن اٹھانے میں اس کی مدد کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ ایک اچھی بات ہے، لیکن اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو اس پر کوئی سزا نہیں ملے گی۔ اب فرض کریں کہ اگر اس بوڑھے شخص کا بار ہلکا کرنے کے بدلے آپ اسے دھکا دے دیتے ہیں یا اس کی جیب کاٹ لیتے ہیں تو کیا ہونا چاہیے؟ کون فیصلہ کرے گا کہ اس جرم کی کیا سزا ہونی چاہیے؟ اگر مجرم کو مناسب سزا نہیں ملے گی تو معاشرے میں افراتفری پھیل جائے گی اور ہر شخص مجرم سے خود بدلہ لینے کی کوشش کرے گا۔ اس لیے ضرورت پڑتی ہے کہ عام قوانین کے ساتھ آئینی قوانین بھی ہوں، جو ان جرموں کی سزائیں مقرر کریں۔ ثابت ہوا کہ معاشرے کا مناسب انتظام چلانے کے لیے قوانین اور ان پر عمل کرانا دونوں لازم ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ قوانین کی بنیاد زبردستی پر بالکل نہیں، بلکہ جو قانون کی خلاف ورزی

کرے گا، اس کے لیے ریاست طاقت کا استعمال کرے گی۔ دنیا کے جتنے بھی ممالک میں آج قانون کی بالا دستی ہے، وہ وہاں کے قانون ساز اداروں اور اچھی انتظامیہ کی وجہ سے ہے۔

آئین: وہ اصول اور قواعد جن کے مطابق حکومت کا انتظام چلایا جائے ان کو "آئین"، "منشور" یا "دستور" کہتے ہیں۔ آئین ساز ادارے اور حکومت کی منتخب کمیٹیاں آئین بناتی ہیں۔ آئین کے مطابق قوانین جاری کرنا حکومت، انتظامیہ، پولیس اور عدالتوں کا کام ہے اور ان پر عمل کرنا عوام کی ذمے داری ہے۔

پاکستان سمیت کئی ممالک کے پاس تحریری آئین ہے، لیکن برطانیہ اور نیوزی لینڈ ایسے ملک ہیں، جس کے پاس آئین غیر تحریری ہے، غیر تحریری کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کہیں بھی لکھا ہوا نہیں، مگر اس سے مراد ہے کہ وہ کتابی صورت میں کسی ایک جگہ جمع نہیں اور اس کا اکثر حصہ قدیم زمانے سے ان کے بزرگوں سے سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا رہتا ہے۔

دنیا کا سب سے پہلا آئین ۱۸۷۷ء میں ایک آثار قدیمہ کے ماہر ارنسٹ دی سارزک کو کھدائی کے دوران ملا۔ وہ آئین سمیری بادشاہ یوروکی گینا سے منسوب ہے، جس کا زمانہ ۲۳۰۰ق۔م بتایا جاتا ہے۔

آئین کی اہمیت: دنیا کی کوئی بھی تنظیم، چاہے وہ چھوٹی صنعتی یونین ہو یا کوئی بڑی ریاست، سب کو اپنا انتظام چلانے کے لیے دستور کی ضرورت ہوتی ہے۔ معاشرہ حکومت کے ماتحت ہوتا ہے۔ حکمران حکومت چلانے کے لیے آئین سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں، اس لیے ان کو آئینی حکمران کہتے ہیں۔

آئین کی اہمیت درج ذیل باتوں کی وجہ سے ہے:

۱۔ کسی بھی ملک کا آئین حکومت کا نظام چلانے کے قواعد، قوانین مہیا کرتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو معاشرہ افراط و تفریط کا شکار ہو جائے۔

۲۔ آئین موجود ہونے کی صورت میں شہری حکومت کا احتساب کر سکتے ہیں یعنی وہ قانون کے مطابق چل رہی ہے یا نہیں۔

۳۔ آئین کے ذریعے لوگوں کو ان کے حقوق کے متعلق معلومات ملتی ہے۔ وہ اپنی حق تلفی کی صورت میں احتجاج کر سکتے ہیں۔

۴۔ آئین قومی ہدف مقرر کرتا ہے۔ وہ کسی بھی ملک کے لیے بے حد ضروری ہے۔ مثلاً: پاکستان کی طرح کئی ممالک کا آئین شہریوں کے لیے یہ ہدف مقرر کرنا ہے کہ وہ جمہوریت کی مضبوطی اور ملکی معیشت کی ترقی میں حصہ لیں۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

آئین ملکی نظام کو چلانے کے لیے قواعد و قوانین کا نام ہے، جب کہ قانون معاشرے کے اندر انتظام درست رکھنے کے اصولوں، ضابطوں اور سزائوں کے مجموعے کا نام ہے۔ پاکستان سمیت تمام ممالک میں تحریری آئین مگر برطانیہ اور نیوزی لینڈ میں غیر تحریری آئین لاگو ہیں۔ کسی بھی ملک کو چلانے کے لیے آئین ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح قانون کا مقصد انصاف پہنچانا ہے۔ معاشرے میں امن امان بحال کرنے کے لیے قانون کا ہونا اور اس پر عمل کرنا دونوں ضروری ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہو گا تو معاشرے میں بے یقینی والی کیفیت پیدا ہو جائے گی اور ملک میں لاقانونیت پھیل جائے گی۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. آئین اور قانون کا وصف کیا ہے اور ان میں کیا فرق ہے؟
2. ایک بہتر دستور کی خصوصیات تحریر کریں۔
3. ملک کے لیے آئین کی کیا اہمیت ہے؟
4. معاشرے کے لیے قانون کیوں ضروری ہے؟
5. آئین کے کون کون سے اقسام ہیں؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. مجرموں کو جرم کی مناسب سزا نہ ملنے کی وجہ سے پھیلتی ہے:

(الف) معاشرے میں خوشی　　(ب) معاشرے میں افراتفری
(ج) معاشرے میں تعلیم　　(د) معاشرے میں برائی

2. اخلاقی قانون کے ساتھ دوسرا قانون ہو:

(الف) کمیونٹی قانون　　(ب) حکومتی قانون
(ج) انتظامی قانون　　(د) یہ سب

3. حکومت کا انتظام چلانے کے لیے ضروری ہے:

(الف) ادارہ　　(ب) آئین
(ج) پولیس　　(د) فوج

4. لوگوں کو اپنے حقوق کے متعلق معلومات ملنے کی دستاویزات یا کتابچے کو کہتے ہیں:

(الف) دستور (ب) ہدف

(ج) احتساب (د) پارلی مینٹ

5. آئین یا دستور بناتے ہیں:

(الف) عدالتی ادارے (ب) آئین ساز ادارے

(ج) علاقائی ادارے (د) یہ سب

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. دنیا کا سب سے پہلا آئین ______________ میں کھدائی کے دوران ملا۔
2. برطانیہ اور نیوزی لینڈ کے دستور ______________ ہیں۔
3. آئین کی وضاحت کرنے ______________ کا کام ہے۔
4. آئین پر عمل کرنا ______________ کی ذمے داری ہے۔
5. قانون کا بنیادی مقصد ______________ پہنچانا ہے۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. دنیا کا پہلا آئین حمورابی قانون ہے۔	☐	☐
2. آئین قومی ہدف مقرر کرتا ہے۔	☐	☐
3. آئین اور قانون میں سے کسی بھی ایک پر عمل کیا جائے تو معاشرہ درست رہے گا۔	☐	☐
4. غیر تحریری آئین پرانے دور کے قصوں اور کہانیوں سے بنایا گیا ہے۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

آئین اور قانون کی وضاحت کرنے کے لیے طلبہ وطالبات وہ انٹرنیٹ کی مدد سے ان میں تفرق کر کے آئیں اور ان کی بناوٹ کے مراحل معلوم کریں پھر کلاس میں استاد کو دکھائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ و طالبات کو آئین کی تیاری، مراحل اور قانون کی مراحل کے متعلق آگاہی دی جائے کہ کوئی قانون کیسے بنتا اور عمل میں آتا ہے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
قانون دان	قانون کو سمجھنے والا	تجزیہ نگار	تبصرہ کرنے والے
خلاف ورزی	خلاف کام کرنا	افراتفری	بے چینی
انتظامیہ	حکومت	بالادستی	کنٹرول

۱۹۷۳ءوالا آئین اور بنیادی انسانی حقوق

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ۱۹۷۳ءوالا آئین جن بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دیتا ہے انھیں گنوا سکیں۔
- سمجھ سکیں کہ قانون اور آئین کی پاسداری اور احترام ایک فرض ہے۔
- واضح کر سکیں کہ قانون کو نہ ماننے کی صورت میں کیا نقصانات ہیں۔
- قانون لاگو کرنے والے مختلف اداروں کے متعلق بتا سکیں۔
- ایسی مثالوں کا عملی مظاہرہ بیان کر سکیں جن کے ذریعے سب کو مساوی حقوق کی ضمانت ملی ہے۔

انسانی زندگی کے لیے بنیادی حقوق ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے سوا کوئی شخص اپنی شخصیت کو نمایاں نہیں کر سکتا۔ اس لیے ہر جمہوری ملک میں بنیادی حقوق کو وہاں کے آئین میں شامل کیا گیا ہے۔ پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے آئین کو بنیادی حقوق کے اعتبار سے پہلے دو دستوروں یعنی ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۲ء کے دستوروں پر فوقیت حاصل ہے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کے دوسرے حصے کے پہلے باب کی شق نمبر ۸ تا ۲۸ میں بنیادی انسانی حقوق کا ذکر ہے۔ جن کو یہاں مختصر بیان کیا جاتا ہے:

۱۔ ریاست ہر شہری کو زندگی کے تحفظ کی ضمانت دیتی ہے۔

۲۔ ہر شہری آزادی سے گھوم پھر سکتا ہے۔

۳۔ ہر شہری کو اجتماع، سوچ اور اظہار کی آزادی حاصل ہے۔ وہ اپنی رائے کا اظہار کرنے کے لیے تقریر، تحریر اور دوسرے مناسب ذریعوں کا استعمال کر سکتا ہے۔

۴۔ ہر شہری کو انجمن اور یونین بنانے کا حق ہے۔

۵۔ زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے جائز پیشہ اختیار کرنا ہر شہری کا حق ہے۔

۶۔ مذہبی آزادی ہر شہری کا حق ہے۔ وہ اپنی مذہبی تعلیم کے مطابق عبادت کر سکتا ہے اور زندگی گزار سکتا ہے۔

۷۔ ہر شہری جائداد کی لین دین کر سکتا ہے۔

۸۔ مذہبی اور نسلی فرق کے بغیر ہر شہری ملازمت کا حق رکھتا ہے۔

۹۔ تمام شہری قانون کی نظر میں یکساں ہیں۔ کسی کو بھی کسی پر برتری نہیں ہے۔

۱۰۔ عوامی اور مذہبی جگہوں کو دیکھنے کا حق بھی ہر شہری کو حاصل ہے۔

یہ وہ بنیادی حقوق ہیں، جن کی پاکستانی آئین، ہر شہری کو اجازت دیتا ہے، خواہ اس کا کوئی بھی مذہب ہو، وہ کوئی بھی زبان بولتا ہو اور اس کا کسی بھی طبقے سے تعلق ہو۔ ان بنیادی حقوق پر عمل بہت ضروری ہے۔ تب ہی ایک سچا پاکستانی اپنی صلاحیتوں کے ذریعے ملک و قوم کی خدمت بہتر انداز سے کر سکتا ہے۔ ہر شہری پر یہ ذمے داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ملکی قانون اور آئین کا وفادار اور فرمانبردار ہو کر رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کو اپنے لیے سایہ سمجھے کیوں کہ اس سے ہی اسے مکمل تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ بصورت دیگر وہ ملکی شہریت کو حاصل ہونے والی تمام سہولیات سے محروم ہو جائے گا۔ اس لیے جب بھی حکومت کا قانون لاگو کرنے والے ادارے مثلاً: عدالتیں، پولیس اور خاص معلومات حاصل کرنے والے ادارے کسی قسم کی مدد لینا چاہیں تو ایک شہری کو ان سے ملک کی خاطر ہر قسم کا تعاون کرنا چاہیے۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے آئین میں بنیادی انسانی حقوق کا ذکر ہے، جن کے مطابق ہر شہری کو زندگی کا تحفظ، گھومنے پھرنے کی آزادی، مذہبی آزادی، مساوات، ملازمت، عوامی اور مذہبی جگہوں پر گھومنے پھرنے کی آزادی حاصل ہے۔ یہ حقوق حاصل ہونے سے ایک سچا پاکستانی اپنی زندگی بہتر طریقے سے گزار سکتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. ۱۹۷۳ء کا آئین شہریوں کے کون کون سے بنیادی حقوق کا ضامن ہے؟
2. بنیادی حقوق ملنے کی صورت میں شہری اپنی صلاحیتیں کس طرح استعمال کر سکتا ہے؟ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔
3. قانون لاگو کرنے والے اداروں کا کیا مطلب ہے؟
4. ایک شہری کو دلی طور پر قانون نہ ماننے کے کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟
5. پاکستان کے آئین کے کون کون سے اقسام ہیں۔

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. ریاست ہر شہری کو ضمانت دیتی ہے:

(الف) نوکری کے تحفظ کی (ب) زندگی کے تحفظ کی

(ج) تعلیم کی (د) یہ سب

2. ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق ہر شہری کو حاصل ہے:

(الف) اظہار کی آزادی (ب) مذہبی آزادی

(ج) گھومنے پھرنے کی آزادی (د) یہ سب

3. ہر شہری پر یہ ذمے داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ملک سے:

(الف) وفادار ہو (ب) فرمانبردار ہو

(ج) ایماندار ہو (د) یہ سب

4. ایک سچا پاکستانی قوم کی بہترین کر سکتا ہے:

(الف) مدد (ب) خدمت

(ج) ملازمت (د) حفاظت

5. پاکستان میں موجودہ حکومت چل رہی ہے:

(الف) ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق (ب) ۱۹۵۶ء کے آئین کے مطابق

(ج) ۱۹۶۲ء کے آئین کے مطابق (د) یہ سب

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. پاکستان کے ____________ کے آئین کو بنیادی حقوق کے اعتبار سے دوسرے دستوروں پر برتری حاصل ہے۔

2. آئین کی دوسرے حصہ کے باب ____________ کی شق ۸ تا ۲۸ میں بنیادی حقوق کا ذکر ہے۔

3. مذہبی آزادی ہر شہری کا ____________ ہے۔

4. ہر شہری ____________ پیشہ اختیار کرنے کا حق رکھتا ہے۔

5. بنیادی حقوق انسانی زندگی میں ____________ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. کسی بھی شہری کو جائداد کی لین دین کا حق نہیں ہے۔	☐	☐
2. پاکستان کے ۱۹۵۶ء کے آئین کو دوسرے دستوروں پر برتری حاصل نہیں ہے۔	☐	☐
3. مذہبی اور نسلی فرق کے بغیر ملازمت ہر شہری کا حق ہے۔	☐	☐
4. آئین کے مطابق اظہار کی آزادی کا ہم کو حق ہے، اس لیے جو ہمارا دل چاہے وہ سوشل میڈیا پر کہہ یا لکھ سکتے ہیں۔	☐	☐
5. آئین میں موجود بنیادی حقوق حاصل کرنے کے لیے پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے۔	☐	☐

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات گروپ بنا کر ۱۹۷۳ء کے آئین کے بنیادی انسانی حقوق کی شقوں کو چارٹ پر تحریر کر کے کلاس میں لگائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

انٹرنیٹ کے ذریعے پاکستان کے ۱۹۵۶ء، ۱۹۶۲ء اور ۱۹۷۳ء کے آئین ڈاؤن لوڈ کر کے بچوں کو واقف کیا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
فوقیت	بالادستی	یکساں	ایک جیسے یا برابر
انجمن	جماعت	برتری	فضیلت
جائداد	زمین، مکان یا دکان	مساوات	برابر

معاشرتی زندگی میں وقت کی پابندی اور اس کی اہمیت

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- کام کاج والی جگہوں پر اپنی ذمے داریوں کو وقت کی پابندی سے ادا کرنے کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔
- معاشرتی زندگی میں وقت اور اس کی پابندی کی اہمیت کے متعلق بحث مباحثہ کر سکیں۔
- ایسے طریقے بتا سکیں جن کے ذریعے ایک شخص اپنی معاشرتی زندگی کے معمولات کا ٹائم ٹیبل بنا سکے۔

ماں: رجنی بیٹی! جلدی تیار ہو جاؤ۔ ہمیں آٹھ بجے مسز خالد کے بیٹے کی منگنی میں شریک ہونا ہے۔

رجنی: لیکن امی! ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں، وہاں تو ہر تقریب مقرر وقت سے دو گھنٹے بعد شروع ہوتی ہے، آپ کو اتنی جلدی کیوں ہے؟

ماں: ہاں بیٹی! لیکن مسز خالد وقت کی بڑی پابند ہیں۔

رجنی: امی! آج کل کون ہے جو وقت کی پابندی کرے۔ میری ایک سہیلی کہہ رہی تھی کہ ہم ہر پروگرام میں دیر سے پہنچتے ہیں، ویسے بھی ہمارے معاشرے میں دیر کرنا رواج بن چکا ہے۔ امی! اس نے مجھے یہ بھی بتایا کہ دیر کرنے میں دو باتیں ہیں:

۱۔ دوسرے شخص کو پتا چلے کہ آپ کتنی مصروف ترین شخصیت ہیں۔

۲۔ دوسرے پر احسان جتانے کا موقعہ ملتا ہے کہ ہم آپ کی محبت میں اپنا قیمتی وقت نکال کر آئے ہیں۔

ماں: رجنی بیٹی! تیری سہیلی کی یہ سوچ صحیح نہیں ہے۔ اس کو وقت کی پابندی کی ضرورت اور اہمیت کسی نے سمجھائی نہیں ہوگی۔ ہمارے معاشرے میں کافی لوگوں کی سوچ تیری سہیلی جیسی ہے، لیکن ایسی سوچ پیدا کرنے والے بھی ہم جیسے انسان ہی ہیں۔

رجنی: امی! وہ کیسے؟

ماں: تمھیں پتا ہے کہ مسز خالد وقت کی کتنی پابند ہے۔ تقریب ہمیشہ مقرر وقت پر شروع اور مقرر وقت پر ختم کرتی ہیں۔ جو لوگ دیر سے پہنچتے ہیں، ان کو نہ صرف شرمندگی پلے پڑتی ہے، بلکہ انھیں وقت کی پابندی کرنے کے فوائد پر لیکچر بھی سننا پڑتا ہے۔ مسز خالد کا کہنا ہے کہ ہماری معاشرتی زندگی میں وقت کی پابندی کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ان معاشرتی پروگراموں کی رونق مہمانوں سے ہے، کچھ مہمانوں کا دیر کرنا، ان لوگوں کے لیے تکلیف کا سبب بنتا ہے، جو وقت کے پابند ہوتے ہیں۔ دوسرا ہر ایک کو دیر کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ ہمارے تمام معاشرتی مسائل وقت کی پابندی نہ کرنے کے سبب ہیں۔ مثلاً: تقریب کا دیر سے شروع ہونا اور دیر سے ختم ہونے سے اگلے دن کا سارا کام کاج متاثر ہو جاتا ہے۔ ہر شخص کی زندگی کے معمولات مختلف ہیں۔ کچھ لوگ آپ کی محبت میں اپنے ضروری کام چھوڑ کر وقت نکالتے ہیں، اس لیے میزبان کا فرض بنتا ہے کہ وہ بھی اپنی تقریب میں اپنے محبت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے قیمتی وقت کی قدر اور درست استعمال کرے۔

ماں: رجنی بیٹی! مسز خالد کی باتوں نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں نے اب سمجھ لیا ہے کہ اگر معاشرے میں وقت کی پابندی والی تبدیلی کی شروعات ہر ایک کو اپنے گھر سے کرے گا تو بہت جلد معاشرے میں وقت پر ہونے والی تقریبات کا عدد بڑ جائے گا۔

رجنی: امی! واقعی آپ نے تو کام کی بات کی ہے۔ آٹھ بجنے میں ابھی پورا گھنٹا پڑا ہے، ہم وقت پر پہنچ سکتے ہیں۔

ماں: ہاں بیٹی! وقت کی قدر وہ چابی ہے، جو معاشرے کے کئی مسائل کا تالا کھول دیتی ہے اور مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

رجنی: جی امی! آج ہی میں اپنے دوستوں کو بتاؤں گی کہ وقت کی پابندی کیوں ضروری ہے، اس کی کیا اہمیت اور اس کے کیا فوائد ہیں۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

مسز خالد کے ہاں منگنی کی تقریب میں جانے کے لیے رجنی کی ماں نے اسے جلدی تیار ہونے کے لیے کہا۔ جواب میں رجنی نے انھیں کہا کہ اس کی سہیلی کہتی ہے کہ پروگرام ہمیشہ دیر سے شروع ہوتے ہیں، اس لیے دیر سے جانا چاہیے۔ رجنی کی ماں نے اسے سمجھایا کہ ”بیٹی! وقت بہت قیمتی ہے، اس لیے مسز خالد وقت کی بڑی پابند ہے۔ جو مہمان وقت پر پہنچتے ہیں، وہ ان کی قدر کرتی ہیں۔ وہ تقریب اپنے وقت پر شروع کرتی ہیں اور وقت پر ہی ختم کرتی ہیں۔“ رجنی کی ماں کی باتوں نے اس پر اثر کیا اور اس نے بھی وقت کی اہمیت اور فوائد کو سمجھ لیا۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. رجنی کی سہیلی نے دیر کرنے کے متعلق کیا کہا؟
2. ہماری معاشرتی زندگی میں وقت کی پابندی کی کتنی اہمیت ہے؟
3. کسی معاشرتی تقریب میں دیر کرنے سے کیا مسائل پیدا ہوں گے؟
4. وقت کی پابندی کرنے سے روزمرہ زندگی میں کیا سہولت ہو جاتی ہے؟
5. وقت کی پابندی نہ کرنے کے کوئی بھی پانچ نقصانات بتائیں۔

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. ہمیں ہر پروگرام میں پہنچنا چاہیے:

(الف) دیر سے　　(ب) جلدی
(ج) وقت کی پابندی سے　　(د) یہ سب

2. مسز خالد وقت کی تھیں:

(الف) پابند　　(ب) غیر پابند
(ج) سنجیدہ　　(د) یہ سب

3. ہمیں قدر کرنی چاہیے:

(الف) وقت کی　　(ب) پیسے کی
(ج) میزبان کی　　(د) مہمان کی

4. رجنی اور رجنی کی ماں گئیں:

(الف) منگنی کی تقریب میں　　(ب) شادی کی تقریب میں
(ج) سالگرہ کی تقریب میں　　(د) یہ سب

5. بہت سارے معاشرتی مسائل بڑھتے ہیں:

(الف) وقت کی پابندی نہ کرنے سے　　(ب) تقریب دیر سے شروع کرنے سے
(ج) تقریب دیر سے ختم کرنے سے　　(د) ضروری کام نہ کرنے سے

(ج) **مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔**

1. ہمارے معاشرے میں تقریب میں دیر سے پہنچنا کچھ لوگوں کے پاس ____________ ہے۔
2. ہمارے معاشرے میں ____________ کی بڑی اہمیت ہے۔
3. وقت کی پابندی والی تبدیلی کی شروعات ہر فرد اپنے ____________ سے کرے۔
4. وقت کی ____________ سے ہمارے معاشرے کے کئی مسائل کا خاتمہ کر سکتا ہے۔
5. معاشرتی پروگراموں کی رونق ____________ سے ہے۔

(د) **مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔**

جملے	درست	غلط
1. ہر پروگرام میں وقت کی پابندی کرنی چاہیے۔	☐	☐
2. میزبان کا فرض ہے کہ وہ مہمان کے وقت کی قدر کرے۔	☐	☐
3. تقریب دیر سے ختم ہوگی تو زندگی کا نظام متاثر نہیں ہوگا۔	☐	☐
4. وقت کی پابندی ہمارے مسائل بڑھاتی ہے۔	☐	☐
5. تقریب میں وقت کی پابندی کی ذمے داری مہمانوں اور میزبان دونوں پر ہوتی ہے۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ وطالبات وقت کی پابندی کے فوائد اور نقصانات الگ الگ تحریر کر کے آئیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

وقت کی پابندی کے متعلق کہانیوں کی کتاب طلبہ وطالبات کو دی جائے۔

باب سوم

معاشرتی آداب

تدریسی معیارات

یہ باب پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- معاشرتی تقریبات اور دیگر مواقع پر اچھے اور قابل قبول طریقے اختیار کر سکیں۔
- ہم نصابی سرگرمیوں میں جوش وجذبے سے حصہ لیں سکیں۔
- تعلیم، ذہانت اور عمر میں خود سے بڑوں کے احترام کا جذبہ دکھا سکیں۔

لفظ ''آداب'' ادب کی جمع ہے، جس کا مطلب ہے بری باتوں سے بچنا اور اچھے لچھن اپنانا۔ علمی ماحول میں ادب کا لفظ نثر و نظم کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ علم و ادب کا مقصد بھی انسانی کردار کو سنوار کر معاشرے کے لیے ایک کار گر فرد مہیا کرنا ہوتا ہے۔ آداب، اخلاقیات کا ایک اہم حصہ ہیں جس میں معاشرتی زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام معاملات کے متعلق کچھ اصول مرتب کیے گئے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے نہ صرف ان کاموں کو آسانی اور سہولت سے پورا کیا جاسکتا ہے بلکہ دیکھنے والا بھی فرد کی کارکردگی اور فن کی تعریف کرنے لگتا ہے۔ ساتھ ساتھ ایسے لوگوں سے مالکِ حقیقی بھی خوش ہوتا ہے جو ہر کام میں اچھائی اور خوبصورتی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کو سہولتیں فراہم کرتے ہیں۔

اس باب میں معاشرتی آداب سے متعلق اسباق ''میل جول کے آداب''، ''بڑوں کا ادب واحترام'' اور ''بیماروں کی مزاج پُرسی'' کے عنوانات سے شامل کیے گئے ہیں۔

میل جول کے آداب

(مبارک باد دینا اور خوشی کا اظہار کرنا)

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- میل جول کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- بچوں پر میل جول کی اہمیت واضح کر سکیں۔

انسان اس معاشرے کا ایک فرد ہے۔ وہ اکیلا نہیں رہ سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انسان قدیم دور سے قبائل اور خاندانوں کی صورت میں رہتا چلا آرہا ہے۔ قبیلہ اور خاندان مل کر ایک معاشرہ قائم کرتے ہیں۔

معاشرے میں رہتے ہوئے آپ کو مختلف لوگوں سے ملنے جلنے کا موقعہ ملتا ہے۔ مثلاً: کبھی کسی پروگرام میں شرکت کرنے یا کسی عبادت گاہ میں جانے یا روزمرہ کے کام کاج کے لیے جاتے وقت فرد کی کئی لوگوں سے ملاقات ہو جاتی ہے ان سے کیسے ہاتھ ملانا چاہیے، بات کرنی چاہیے اور حال احوال دریافت کرنے میں کن آداب کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ اسے میل جول کے آداب کہا جاتا ہے۔ میل جول رکھنا بڑوں کے ساتھ بچوں کے لیے بھی بے حد فائدہ مند اور تربیت کا سبب ہے۔ اسی لیے خاص مواقع، اسکول کے پروگرام، ورکشاپ اور معاشرتی تقاریب میں والدین اپنے بچوں کو ہم نصابی سرگرمیوں میں شرکت کا موقع فراہم کریں۔ اس طرح ان کا ذہن کھلے گا، معلومات میں اضافہ ہوگا، نیز رشتے داروں، دوستوں اور بڑوں سے میل جول رکھنے کا سلیقہ سیکھ لیں گے۔

ہر انسان کو زندگی میں بہت سے ایسے مواقع ملتے ہیں، جن میں وہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اس وقت کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شخص اپنے رویّے اور خیال کے مطابق دوسرے لوگوں کے متعلق ایک غلط تاثر ذہن میں بٹھا لیتا ہے۔ کبھی کبھی تو یہ غلط تاثر پہلی ملاقات سے ہی ذہن پر نمودار ہو جاتا ہے اور ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ لوگوں میں اس کے متعلق کوئی غلط تاثر قائم ہو جائے۔ اس لیے ملاقات کرنے سے قبل کچھ باتوں کو ذہن نشین کر لینا چاہیے:

۱۔ جب آپ کہیں جائیں تو ذہنی سکون و اطمینان سے روانہ ہوں۔

۲۔ ہمیشہ مسکراتے چہرے سے محفل میں داخل ہوں۔

۳۔ تقریب کی مناسبت سے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لے جایا کریں۔ ضروری نہیں کہ وہ مہنگی چیز ہو، لیکن اپنی جیب اور میزبان کے مزاج کو دیکھتے ہوئے کوئی عمدہ چیز لے جائیں۔

۴۔ تقریب میں موجود ہر شخص سے مسکراتے چہرے سے ملیں۔

۵۔ جب دوستوں اور رشتے داروں سے گپ شپ میں بیٹھیں تو زیادہ نہ بولیں۔ دوسروں کو بھی بولنے کا موقع دیں، یاد رکھیں! مالکِ حقیقی نے آپ کو سننے کے لیے دو کان اور بولنے کے لیے ایک زبان دی ہے۔ اس لیے سنیں زیادہ اور بولیں کم۔

۶۔ جب زیادہ لوگوں کی گپ شپ ہو تو ایک دوسرے کے کانوں میں کھسر پھسر نہ کریں، یہ خراب بات ہے۔

۷۔ اگر کوئی بات آپ کے مزاج اور طبیعت کے خلاف ہو تو اس وقت درگزر سے کام لیں۔

۸۔ درمیانہ لہجے میں بولیں۔ نہ اتنا آہستہ بولیں کہ کوئی سن نہ سکے اور نہ ہی ایسے انداز میں بولیں کہ چلا رہے ہوں۔

۹۔ اپنے کردار اور باتوں سے میزبان کو احساس دلائیں کہ آپ اس کے سکھ دکھ میں شریک ہیں۔

۱۰۔ تقریب سے واپس ہونے سے قبل میزبان کو شکریہ کہہ کر الوداع کہیں۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

انسان کو معاشرے میں مختلف لوگوں سے میل جول کرنی پڑتی ہے۔ کسی پروگرام، کام کاج والی جگہ پر یا عبادت گاہ میں ایک دوسرے لوگوں کی ملاقات ہو جاتی ہے۔ اگر پہلی ملاقات میں اچھا تاثر قائم رہا تو لوگ آپ کو اچھے الفاظ میں یاد کریں گے۔ میل جول کے قوت مسکراتے چہرے سے ملاقات کرنی چاہیے۔ تقریب میں خود زیادہ بولنے کے بجائے دوسروں کو بولنے کا موقع دیں اور کھسر پھسر کرنا سے پرہیز کرنی چاہیے۔ واپس ہونے سے قبل میزبان کو الوداع کہنا چاہیے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. لوگوں پر اچھا تاثر بیٹھانے کے لیے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
2. ”پہلا تاثر ہی آخری تاثر ہوتا ہے“ کی وضاحت کریں۔
3. تقریب میں شرکت کرتے وقت کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟
4. میل جول کا مفہوم بیان کریں۔
5. ہم نصابی سرگرمی کیا ہوتی ہیں؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. ہاتھ ملانے، بولنے اور حال احوال معلوم کرنے کو کہتے ہیں:

(الف) اٹھنے بیٹھنے کے آداب (ب) میل جول کے آداب

(ج) کھانے پینے کے آداب (د) سفر کرنے کے آداب

2. ہمیشہ محفل میں داخل ہوں:

(الف) مایوسی سے (ب) مسکراتے ہوئے

(ج) غصے سے (د) جذباتی انداز سے

3. اگر کوئی بات آپ کے مزاج اور طبیعت کے خلاف ہو تو اس وقت کام لیں:

(الف) درگزر سے (ب) جلد بازی سے

(ج) غصے سے (د) جلدی سے

4. اپنے کردار اور باتوں سے میزبان کو احساس دلائیں کہ آپ شریک ہیں:

(الف) شادی غمی میں (ب) سکھ دکھ میں

(ج) میلے میں (د) کھانے پینے میں

5. تقریب سے واپس ہونے سے قبل میزبان کو:

(الف) فون کریں (ب) پیغام بھیجیں

(ج) شکریہ ادا کریں (د) کچھ بھی نہ کہیں

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. انسان معاشرے کا ایک ____________ ہے۔

2. قبائل اور خاندان ساتھ ____________ بناتے ہیں۔

3. لوگوں میں بیٹھ کر ____________ نہیں کرنی چاہیے۔

4. تقریب سے واپس ہونے سے قبل میزبان کو کوئی ____________ دیں۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. ہمیں ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملنا چاہیے۔		
2. دوستوں سے گپ شپ میں زیادہ بولنا اور کم سننا چاہیے۔		
3. ہر پروگرام میں ذہنی سکون سے شرکت کرنی چاہیے۔		
4. بچوں کو بڑوں کے پروگراموں میں شرکت نہیں کرنی چاہیے۔		
5. تقریب سے واپس ہونے پر میزبان کو سلام نہیں کرنا چاہیے۔		

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات ایسی باتوں کی فہرست بنائے جس پر دوسروں کو مبارک باد دی جاسکتی ہے مثلاً: امتحان میں اچھے نمبر حاصل کرنا، کوئی انعام وغیرہ حاصل کرنا۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

بچوں کو سمجھایا جائے کہ کسی اچھی بات پر خوشی کا اظہار اور مبارک دینے کے لیے کیا کیا الفاظ استعمال کرنا مناسب ہیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
درگزر کرنا	معاف کرنا	تقریب، تقریبات	سماجی پروگرام
نمودار ہونا	ظاہر ہونا	قبائل	قبیلے کا جمع

میل جول کے طریقے

(خوش آمدید کہنا، مبارک باد دینا اور خوشی کا اظہار کرنا)

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- میل جول کے مختلف طریقوں، مثلاً: خوش آمدید کہنا، مبارک باد دینا اور خوشی کا اظہار کرنے سے آگاہ ہو سکیں۔
- مثالوں کے ذریعے واضح کر سکیں کہ اسکول کے دوستوں، مدد گار عملے اور اساتذہ کو کس طرح سلام کیا جائے۔
- مثالوں کے ذریعے عملی مظاہرہ کر سکیں کہ کسی تقریب میں شریک ہونے کے کیا آداب ہیں۔

آٹھویں کلاس کے طلبہ رسیس کی گھنٹی بجتے ہی جلدی جلدی کینٹین گئے اور وہاں سے کھانے پینے کی چیزیں لے کر کلاس میں موجود ارسلان کی کامیابی کی خوشی میں طے کی گئی تقریب میں شریک ہوئے اور ایک دوسرے کو بانٹ کر کھانا شروع کیا پھر ایک ماہانہ رسالے کے مضمون نویسی والے مقابلے میں انعام جیتنے پر اپنے دوست ارسلان کو مبارک باد دینے لگے اور اس کی خوشی میں شریک ہو کر خوشی محسوس کرنے لگے۔ مگر پطرس اس میں شریک نہیں ہوا۔ کچھ دیر بعد جیسے ہی رسیس بند ہونے کی گھنٹی بجی اور استاد کلاس میں داخل ہوئے تو سب طلبہ ادب سے کھڑے ہوئے اور سلام کیا۔ لیکن پطرس اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔ یہ اس کی روزانہ کا معمول تھا۔ بچوں نے استاد کو بتایا کہ ارسلان نے ایک رسالے کے مضمون نویسی والے مقابلے میں انعام جیتا ہے۔ ہم نے اس کی کامیابی کی خوشی میں تقریب رکھی تھی مگر پطرس نہ اس میں شریک ہوا اور نہ ہی ارسلان کو کوئی مبارک باد دی ہے۔ استاد صاحب نے اپنا پیریڈ پورا کر کے پطرس کو اسٹاف روم میں بلایا۔

استاد: پطرس کیا بات ہے بیٹا؟ آپ کیوں پریشان ہیں؟

پطرس: جی نہیں، سر! میں پریشان نہیں ہو۔

استاد: پھر میرے کلاس میں آتے وقت آپ کھڑے نہیں ہوئے اور اپنے ساتھی کی خوشی میں آپ نے اسے مبارک باد بھی نہیں دی۔ کیا آپ اس سے ناراض ہو؟

پطرس: سر! وہ مجھے کھڑا ہونا اور پھر بیٹھنا اور دوسروں کے کاموں میں مداخلت کرنا غیر ضروری لگتا ہے۔ اس لیے میں ایسا کرنے سے بچتا ہوں۔

استاد: بیٹا! استاد کے ادب میں کھڑا ہونا اور اس کو خوش آمدید کرنا اور اپنے ساتھی کی خوشی میں شریک ہونا ایک اچھی بات ہے اور یہ با اخلاق ہونے کی نشانی ہے۔

پطرس: با اخلاق ہونے کا کیا فائدہ؟

استاد: بیٹا! دیکھو! اس معاشرے میں رہنے کے لیے فرد کو اخلاقی طور پر اچھی عادات اور اچھے طور طریقے والا بننا پڑے گا۔ جن میں سلام دعا، خوش آمدید کہنا، مبارک باد دینا اور خوشی کا اظہار کرنے کے آداب بھی ہیں۔ اگر آپ ان آداب سے ناواقف ہوں گے تو لوگ نہ صرف آپ پر تنقید کریں گے بلکہ آپ کے والدین کے لیے بھی سوچیں گے کہ انھوں نے آپ کی تربیت نہیں کی۔

پطرس نے شرم سے اپنی گردن نیچے کی اور سوچنے لگا کہ میں گھر میں بھی کسی کو سلام نہیں کرتا اور بار بار کہنے کے باوجود نہ کسی کی تعریف کرتا ہوں نہ دوسروں کی خوشی میں خوش ہوتا ہوں اور جان بوجھ کر سلام بھی نہیں کرتا۔ استاد صاحب نے دیکھا کہ پطرس کو اس کی غلطی کا احساس ہو گیا ہے تو اس کو مزید کہنے لگے:

"دیکھو بیٹا! اس دنیا میں ہر ایک کو ہر وقت خوشیاں میسر نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ خوشیوں کے مواقع کبھی کبھی آتے ہیں، اسی لیے ایسے موقعوں سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔ خوشی کا اظہار کرنا آدمی کی طبیعت پر مثبت اثر کرتی ہے۔ دور سے چل کر آنے والے کو خوش آمدید کہنا، سلام کرنا، کسی کامیابی پر مبارک باد دینا اور دوسروں کی خوشیوں میں شریک ہونا آدمی کے با اخلاق ہونے کی علامت ہے۔ آپ اگر کسی بڑے کو سلام کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے آپ اس کے لیے سلامتی چاہتے ہو۔ بدلے میں وہ آپ کو مسکراتے ہوئے بہت سی دعائیں دیتا ہے۔ اس لیے سلام کرنا فضول نہیں گیا بلکہ اس کے بدلے آپ کو بہت سی دعائیں ملیں۔"

ان باتوں کا یہ فائدہ ہو گا کہ تمام ساتھیوں میں آپ کے اچھے ہونے کا تاثر قائم ہو گا۔ آپ کو ایک با ادب، ہنس مکھ کردار کا مالک اور دوسروں کے لیے جینے والا شخص مانا جائے گا اور اس سے دوسروں کو خوشی ملے گی۔

پطرس: سر! آپ کی بڑی مہربانی، میں جس بات کو غیر ضروری سمجھتا تھا، آپ نے اس کے سارے پوشیدہ فائدے مجھ ے بتا دیے، اب میں کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

پطرس کے استاد جب کلاس میں داخل ہوئے تو وہ اپنے استاد کے ادب میں کھڑا نہیں ہوا۔ استاد نے اسے اسٹاف روم میں بلایا کر اس کی وجہ پوچھی اور اس کو سمجھایا کہ ہمیں سلام دعا کے آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔ ایسا نہ کرنے سے ہمارے والدین پر انگلی اٹھے گی کہ انھوں اپنے بچوں کو اچھی تربیت نہیں دی۔ سلام دعا کرنے سے بزرگوں کی بہت ساری دعائیں ملے گی اور لوگ آپ کو اچھے الفاظ سے یاد کریں گے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. سلام کرنے کے کیا کیا فوائد ہیں؟
2. استاد نے پطرس کو سلام نہ کرنے پر کیا سمجھایا؟
3. بزرگوں کو سلام کیا جائے تو وہ کیا محسوس کرتے ہیں؟
4. ارسلان کو ساتھی مبارک باد کیوں دے رہے تھے؟
5. انسان کو با اخلاق ہونے کی کیا علامات ہیں؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. رسیس کی گھنٹی بجتے ہی طلبہ جلدی جلدی گئے:

(الف) گھر　　(ب) کینٹین

(ج) اسپتال　　(د) کھیل کے میدان

2. استاد کلاس میں داخل ہوئے تو سب طلبہ ادب سے:

(الف) کھڑے ہوئے　　(ب) بیٹھ گئے

(ج) خاموش رہے　　(د) پڑھتے رہے

3. دوسروں کے کام میں مداخلت کرنا لگتا ہے:

(الف) غیر مناسب　　(ب) غیر ضروری

(ج) غیر رسمی　　(د) غیر فطری

4. خوشی کا اظہار کرنا آدمی کی طبیعت پر اثر چھوڑتا ہے:

(الف) خراب (ب) ناکاری

(ج) مثبت (د) جذباتی

5. سلام کرنے سے بزرگوں کی ملتی ہیں:

(الف) بددعائیں (ب) نیک خواہشات

(ج) دعائیں (د) تحائف

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. اخلاقی طور پر اچھی عادات اور طور طریقے سے ________ کے آداب بھی ہیں۔

2. بزرگوں کو سلام کرنے سے ________ ملتی ہیں۔

3. سلام دعا نہ کرنے سے آدمی کے ________ کی تربیت پر انگلی اٹھتی ہے۔

4. چل کر آنے والے کا ________ کرنا انسان کے بااخلاق ہونے کی علامت ہے۔

5. استاد صاحب نے پطرس کو ________ میں سمجھا دیا۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. سلام دعا کرنے سے باادب ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔	☐	☐
2. بزرگوں کو سلام کرنے سے آپ کو معاشرے میں شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔	☐	☐
3. بزرگوں کی دعائیں خوشی کا احساس دلاتی ہیں۔	☐	☐
4. مہمان کو خوش آمدید کہنا ہماری ثقافت ہے۔	☐	☐
5. کسی کی خوشی میں خوش ہونا فضول عادت ہے۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ وطالبات کلاس میں ایک پیر ڈ عملی طور پر کردار نبھانے کے لیے مقرر کریں جہاں سلام دعا کرنا، مبارک باد دینا اور خوشی کے اظہار کی مشق کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام	طلبہ و طالبات کو مختلف مذاہب، زبانوں اور ثقافتوں کے اعتبار سے سلام دعا کرنا (Greetings) کے مختلف طریقوں سے واقف کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مداخلت	دخل دینا	انگلی اٹھنا	بُرا سمجھنا
علامت	نشانی	مثبت	فعل کا ہونا

بڑوں کا احترام

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- بڑوں کے احترام میں کھڑا ہونا سیکھ سکیں۔
- خود سے بڑوں کے لیے اپنی سیٹ پیش کرنے کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔
- بوڑھوں / بچوں کو روڈ پار کرنے میں مدد کر سکیں۔
- بڑوں کی نصیحتوں اور مشوروں پر عمل کر سکیں۔
- بزرگوں کے لیے ایک باادب اور فرمانبردار بچہ ہونے کی کوشش کر سکیں۔

گاؤں کی صاف آب وہوا، سرسبز نظاروں اور تازہ غذا کی وجہ سے وہاں کے لوگ صحتمند ہوتے ہیں۔ گاؤں کے ماحول میں اگرچہ بنیادی سہولتوں کی کمی ہوتی ہے اس کے باوجود ان کا اخلاقی کردار بہتر ہوتا ہے اور وہ جلدی اپنے رویے پر رد عمل ظاہر کرتے ہیں۔ اس کی مثال ایک کسان کا بیٹا ہے۔

ایک کسان کے چار بیٹے تھے، جن میں سے بڑے تینوں محنتی اور فرمانبردار تھے، جب کہ سب سے چھوٹا زیادہ لاڈ کی وجہ سے ضدی اور نافرمان ہو گیا تھا۔ اس کو چھوٹے بڑے کی کوئی پہچان نہیں تھی۔ گاؤں کے بزرگوں کو تو چھوڑو، وہ اپنے ماں باپ کی بھی عزت نہیں کرتا تھا۔ سب ہی بھائی اس سے ڈرتے تھے اور اس کے والدین اس کے خلاف روز روز کی شکایات سے تنگ آچکے تھے۔

ایک دن وہ اسکول جارہا تھا۔ راستے میں جب وہ ببول درختوں کے جُھنڈ کے قریب سے گزرا تو اچانک ایک کانٹا اس کے پاؤں میں چُبھ گیا۔ اس کی چیخ نکل گئی، چیختے چیختے وہ تکلیف کی وجہ سے نیچے بیٹھ گیا اور کانٹا نکالنے کی کوشش کرنے لگا۔ کافی کوشش کرنے کے باوجود کانٹا نہیں نکلا بلکہ ٹوٹ گیا اور اس کے پاؤں سے خون بہنے لگا، لیکن تکلیف کم ہونے کا نام ہی نہیں تھا۔ وہ ہر آنے جانے والے شخص کو مدد کے لیے پکارتا رہا، لیکن کسی نے بھی اس کی مدد نہیں کی اور نہ ہی کسی نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی۔ کیوں کہ وہ گاؤں کا ناپسندیدہ بچہ تھا، آخر بے بس ہو کر روتا رہا۔

اتفاق سے وہاں سے ایک بزرگ گزرے۔ اس بچے کو روتے دیکھ کر قریب آکر پوچھا: "بیٹا! کیا بات ہے۔ تم یہاں کیوں رو رہے ہو!؟ اسکول نہیں گئے ہو کیا؟" لڑکے نے کہا "دادا! مجھے پاؤں میں کانٹا لگا ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہے۔ لیکن کوئی بھی میری مدد نہیں کر رہا۔"

وہ بزرگ اس کے قریب بیٹھ گئے اور اس کے پاؤں سے کانٹا نکال دیا پھر اسے کہنے لگے "بیٹا! کوئی بھی تمھاری مدد اس لیے نہیں کرتا کہ سب تم سے ناراض ہیں، تم بڑوں کا کہا نہیں مانتے اور یہ رویہ ان کو ایسے تکلیف دیتا ہے جیسے تم کو اس کانٹے نے تکلیف دی ہے۔"

بچے نے شرم سے گردن نیچے کرلی۔ پھر بزرگ نے اس سے مزید کہا "دیکھو بیٹا! زندگی میں بڑوں کا ادب بے حد ضروری ہے۔ اولاد پر سب سے زیادہ ماں باپ کا حق ہے۔ استاد بھی ماں باپ کی طرح ہوتا ہے، اس لیے بڑوں کا ہمیشہ احترام باوقار انداز سے کرنا چاہیے، ان کے لیے کھڑا ہونا، سفر کے دوران اپنی سیٹ انھیں پیش کرنا اور راستہ پار کروانے میں ان کو سہارا دینا ہماری ذمے داری میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی معاملے کو شروع کرنے کے قبل بڑوں سے صلاح مشورہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ کیوں کہ ان کی زندگی کا تجربہ زیادہ ہے اس لیے وہ اچھا مشورہ دیں گے اور بڑوں کا ساتھ، ان کی دعائیں، ہمدردیاں، پیار اور چھاؤں ہمارے لیے ہر مصیبت اور تکلیف میں ڈھال کا کام کرتی ہیں۔ جس کے پاس یہ ڈال نہیں ہوتی، وہ آپ کی طرح اکیلا اور پریشان ہوگا۔ اب تم جلدی گھر جا کر اس زخم پر پٹی رکھو۔" یہ کہہ کر بزرگ چلے گئے۔

لڑکے نے گھر پہنچ کر گاؤں کے ہر چھوٹے بڑے سے جا کر معافی مانگی۔ اس کو احساس ہو گیا کہ اس کے رویے سے دوسروں کو کتنی تکلیف پہنچی ہوگی، اس دن سے اس کی بری عادات ختم ہوگئیں۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

کسان کا چھوٹا بیٹا نافرمان بن چکا تھا۔ ہر کوئی اس سے بیزار تھا۔ ایک دن راستے سے جاتے پاؤں میں کانٹا چُبھ گیا اور اسے سخت تکلیف پہنچی۔ اس نے ہر آنے جانے والے کو مدد کے لیے کہا، مگر کسی نے بھی اس مدد نہیں کی۔ آخر مشکل گھڑی میں ایک بزرگ نے اس کا کانٹا نکالا اور اسے سمجھایا کہ بڑوں کے ادب کی بڑی اہمیت ہے۔ ان کی ہمدردیاں اور دعائیں مصیبتوں کے خلاف ڈھال کا کام کرتی ہیں۔ بزرگ کی باتوں نے لڑکے پر اثر کیا اور اس دن سے وہ باادب ہو گیا۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. بڑوں کا ادب کیوں ضروری ہے؟
2. بڑوں کا ادب کرنے میں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

3. کسان کے لاڈلے بیٹے کو اس کی بے ادبی کا کیا نقصان ہوا؟

4. گاؤں کی زندگی کی کیا خوبیاں ہیں؟

5. لڑکے کے مشکل وقت میں کس نے مدد کی؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. گاؤں کی صاف آب و ہوا، سرسبز نظاروں اور تازہ غذا کی وجہ سے وہاں کے لوگ ہوتے ہیں:

(الف) سست — (ب) بیمار

(ج) معذور — (د) صحت مند

2. بچے نے شرم کے مارے گردن کی:

(الف) اوپر — (ب) بغل میں

(ج) نیچے — (د) کچھ بھی نہیں کیا

3. لڑکے نے گھر پہنچ کر گاؤں کے ہر چھوٹے بڑے سے جا کر مانگی:

(الف) خرچی — (ب) معافی

(ج) سلامی — (د) دعا

4. مشکل گھڑی میں بزرگ نے اس کی مدد کی:

(الف) فوٹو نکال کر — (ب) کانٹا نکال کر

(ج) اسکولی کارڈ نکال کر — (د) پرس نکال کر

5. بزرگ کی بات نے لڑکے پر اثر کیا اور اس دن سے وہ ہو گیا:

(الف) بے ادب — (ب) باادب

(ج) شرارتی — (د) مغرور

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. بڑوں کی دعائیں اور پیار ہمارے لیے مصیبتوں میں ____________ کا کام کرتی ہیں۔

2. کسان کا چھوٹا بیٹا لاڈ کی وجہ سے ____________ اور ____________ ہو گیا تھا۔

3. کسان کے تینوں بڑے بیٹے ____________ تھے۔

4. بہتر زندگی کے لیے ____________ تمام ضروری ہے۔

5. نافرمان بچے کا رویّہ ہر ایک کے دل میں ____________ کی طرح چبھتا ہے۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. کسان کا چھوٹا بیٹا نڈر اور نافرمان تھا۔	☐	☐
2. بزرگ نے لڑکے سے کہا کہ بڑوں کا ادب نہیں کرنا چاہیے۔	☐	☐
3. بڑوں کی دعائیں ہمارے لیے ڈھال کا کام کرتی ہیں۔	☐	☐
4. بزرگ کے سمجھانے پر لڑکا بدمزاج اور غصیلہ ہو گیا۔	☐	☐
5. لڑکے نے گھر آ کر ہر چھوٹے بڑے کو طعنے دیے۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

انٹرنیٹ کی مدد سے مختلف مذاہب کے مقدس کتابوں سے "بڑوں کے ادب" کے متعلق اہم ہدایات اپنی کاپی پر نوٹ کر کے استاد کو دکھائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

بڑوں یعنی اساتذہ، بزرگان، والدین اور رشتہ داروں کے احترام کی اہمیت کے متعلق طلبہ وطالبات کو وضاحت کی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
نافرمان	بڑوں کا کہنا نہ ماننے والا	لاڈ	حد سے زیادہ پیار
جھنڈ	ایک جگہ بہت درخت ہونا	ببول	ایک کانٹے دار درخت

بیمار کی مزاج پُرسی

حاصلاتِ تعلّم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- احساس کرسکیں کہ بیماروں کی دوا کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور نفسیاتی مدد کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

راجیش جیسے ہی اسکول سے واپس آیا تو زور زور سے ماں کو بلانے لگا: ”امی! اے امی۔۔۔! آپ کہاں ہیں؟“

ماں نے باورچی خانے سے جواب دیا: ”کیا بات ہے راجیش بیٹا! کیوں اتنا چلا رہے ہو!!؟“

راجیش: امی! آج میرے دوست محمد علی کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی تھی!

ماں: کیوں؟ کیا ہوا تھا اسے؟

راجیش: امی! اسے پیٹ میں بہت درد تھا، وہ اپنی ٹانگیں بھی سیدھی نہیں کر سکتا تھا۔ استاد صاحب نے اس کو پیٹ کے درد کی دوا بھی دی، مگر اس نے کوئی بھی اثر نہیں کیا، پھر ہیڈ ماسٹر نے محمد علی کے والدین کو بلوا کے اسے اسپتال بھجوا دیا۔

ماں: پھر کیا ہوا

راجیش: امی پھر ہم اپنی پڑھائی میں مصروف ہوگئے۔

ماں: بیٹا! شام کو اپنے دوست کی مزاج پُرسی کرنے لیے تم ضرور اس کے گھر جانا۔

راجیش: مگر امی! شام کو تو میرے کھیلنے کا وقت ہے۔

ماں: راجیش بیٹا! تمھیں پتا نہیں کہ مریض کی مزاج پُرسی کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اس لیے اپنے کھیل کی قربانی دے کر دوست کی طبیعت پوچھنے جانا۔

راجیش: بھلا بتائیں، بیمار سے پوچھنے کا کتنا ثواب ملے گا؟

ماں: مریض کی مزاج پُرسی کرنا عبادت ہے۔ اس معاشرے میں ہم سب ایک زنجیر کی طرح ایک دوسرے سے جُڑے ہیں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنا، دکھ سکھ میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا اور بیماری میں مزاج پُرسی کرنے سے ہم آپس میں مضبوط ہوتے ہیں۔

راجیش: امی! لیکن مریض کو ہماری مزاج پُرسی سے کیا فائدہ ملے گا، وہ ٹھیک تو ڈاکٹر کی دوا سے ہو گا؟

ماں: بیٹا! آپ کے دوست، رشتے دار اور پڑوسی آپ کے دکھ سکھ کے ساتھی ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں ہم ایک دوسرے سے ہمدردی کی امید رکھتے ہیں۔ جب آپ کسی مریض کی طبیعت پوچھنے کے لیے چل کر جاتے ہیں تو نفسیاتی طور پر وہ خوشی کے احساس میں خود کو بہتر محسوس کرتا ہے۔ یاد رکھو کہ مزاج پُرسی کرنے سے ہم مریض کو ایک جذباتی سہارا دیتے ہیں۔ اس سہارے کی وجہ سے وہ اپنی بیماری سے لڑنے کی خود میں قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔ اس لیے مریض کو دوا سے زیادہ ایسے سلوک کی ضرورت ہوتی ہے۔

راجیش: ٹھیک ہے امی! میں آج شام ضرور اپنے دوست کی طبیعت پوچھنے جاؤں گا۔

ماں: شاباش بیٹا! مگر وہاں کچھ باتوں کا خیال ضرور رکھنا۔

راجیش: جی ہاں امی، وہ کیا باتیں ہیں؟

ماں: مزاج پُرسی کرتے وقت ان باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے:

۱۔ مریض سے اونچی آواز میں بولنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۲۔ مزاج پُرسی کرنے والے کو مریض کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور اس کو تسلی دی جائے کہ اس کی بیماری کچھ بھی نہیں۔ وہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔

۳۔ اگر پتا ہو کہ اس کو کوئی بڑی بیماری ہے تو اس کے سامنے اس بیماری کا ذکر نہیں کرنا چاہیے۔

۴۔ مریض کے پاس زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہیے، ہو سکتا ہے کہ اس کے آرام میں خلل پڑے۔

۵۔ مزاج پُرسی کے لیے جاتے وقت کچھ پھل یا پھول ساتھ لے جانے چاہییں۔ لیکن اگر وہ مل نہ سکیں تو بھی مزاج پُرسی کرنے سے اِترانہ نہیں چاہیے۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

راجیش نے اسکول سے واپس آکر اپنی ماں کو بتایا کہ اس کے دوست کی اسکول میں طبیعت خراب ہو گئی تھی، اس لیے اسے اسپتال داخل کروایا گیا۔ راجیش کو اس کی ماں نے کہا کہ تمھیں کو اپنے دوست کی مزاج پُرسی کے لیے اس کو پاس ضرور جانا چاہیے، کیوں کہ اس سے بیمار کو تسلی اور آپ کو ثواب ملتا ہے۔ یاد رکھیں کہ عیادت کرتے وقت مریض کے آرام کا خیال رکھیں اور اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کرنی چاہیے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. راجیش کے دوست کو کیا ہوا تھا؟
2. راجیش کی ماں نے اسے دوست کی مزاج پُرسی کے لیے کیوں بھیجا؟
3. مریض کی مزاج پُرسی کرنا کیوں ضروری ہے؟
4. مزاج پُرسی کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
5. بیمار کی خاص طور پر کیا مدد کی ضرورت ہوتی ہے؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. بیمار کو دوا کے ساتھ ساتھ ضرورت ہوتی ہے:

(الف) اخلاقی مدد کی　　(ب) مالی مدد کی

(ج) روحانی مدد کی　　(د) یہ سب

2. راجیش اپنا کھیل چھوڑ کر پوچھنے گیا:

(الف) دوست کی طبیعت　　(ب) ہیڈ ماسٹر کی طبیعت

(ج) باپ کی طبیعت　　(د) ماں کی طبیعت

3. مریض کی مزاج پُرسی کرنا ہے:

(الف) عبادت　　(ب) ثواب

(ج) دوا　　(د) الف اور ب

4. دکھ سکھ کے ساتھی ہیں:

(الف) آپ کے دوست　　(ب) آپ کے رشتے دار

(ج) آپ کے پڑوسی　　(د) یہ سب

5. ایک مریض کو دوا سے زیادہ ضرورت ہے:

(الف) اچھے سلوک کی　　(ب) خود میں قوت کی

(ج) نفسیاتی سلوک کی　　(د) یہ سب

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. بیماری میں مزاج پُرسی کرنا ______________ کو مضبوط کرنا ہے۔
2. مزاج پُرسی کرتے وقت ہم مریض کا ایک ______________ سہارہ دیتے ہیں۔
3. مزاج پُرسی کرنے والے کو مریض کا ______________ بڑھانا چاہیے۔
4. مریض کے پاس کسی قسم کا ______________ نہیں کرنا چاہیے۔
5. ہم سب ایک ______________ کی طرح ایک دوسرے سے جُڑے ہیں۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. ہم سب معاشرے میں ایک زنجیر کی طرح جُڑے ہیں۔	☐	☐
2. مریضوں کو ایک جذباتی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔	☐	☐
3. مریض کے قریب بیٹھ کر اس کی کمزوری پر گفتگو کرنی چاہیے۔	☐	☐
4. مریض کے قریب مزاج پُرسی کرنے والوں کا بڑا ہجوم ہونا چاہیے۔	☐	☐
5. مریض سے اونچی آواز میں نہیں بولنا چاہیے۔	☐	☐

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات ایسے کاموں کی فہرست تیار کریں جن سے ایک بیمار شخص کی مدد کی جا سکتی ہے۔ مثلاً: اس کے کھانے کا خیال رکھنا، کپڑوں کو صاف رکھنا، دوا مہیا کرنا۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام	طلبہ و طالبات کو کسی سرکاری اسپتال لے جا کر وہاں کے عملے کے لوگوں سے مل کر مریضوں کی تیمارداری کریں اور انھیں سمجھائیں انھیں کیا کیا سہولتیں دی گئیں ہیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مزاج پُرسی	مریض کا حال احوال معلوم کرنا	کترانا	بچنا، بہانہ بنانا

شخصیات

تدریسی معیارات

یہ باب پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- ایک معاشرے اور قوم کی ترقی میں اہم شخصیات کے کردار کے متعلق بتا سکیں۔
- ان شخصیات کی تعلیمات کو اختیار کرنے کر سکیں۔
- ان شخصیات کی "مسائل کو حل کرنے" اور "فیصلہ کرنے" کی صلاحیتوں کو بیان کر سکیں۔
- ان شخصیات کی زندگی سے ملنے والی معلومات کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں اختیار کر سکیں۔

اخلاقیات کے استاد موہن لال نے کچھ عرصے سے کلاس کے طلبہ کو دنیا کی مشہور شخصیات کی زندگی کے متعلق معلومات دینے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ جو مذہب، ادب، سائنس، فلسفہ اور اخلاقیات جیسے علوم میں بڑے ماہر اور تجربہ رکھتے تھے۔ طلبہ ضرور ان کی زندگی اور تجربات سے اچھی باتیں سیکھیں گے اور اپنے مستقبل کو سنوارنے کی کوشش کریں گے۔ آٹھویں کلاس کے بچے استاد موہن لال کا بڑی بے چینی سے انتظار کر رہے تھے۔ وہ جیسے ہی کلاس میں داخل ہوئے تو سب بچے کھڑے ہوئے اور خوشی میں اس کو بلند آواز میں سلام کیا۔ موہن لال صاحب بچوں کا مطلب اور خوشی سمجھ گئے تھے، اس لیے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے:

"بچو! میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ اس ہفتے آپ کو دنیا کی کچھ عظیم ہستیوں کے بارے میں بتاؤں گا۔"

"جی سر۔۔۔!" سب بچوں نے ایک آواز میں جواب دیا۔

موہن لال صاحب: "تو ٹھیک ہے بچو! میں آپ کو جن چار شخصیات کے بارے میں بتانا چاہتا تھا وہ ہیں:

۱۔ میرا ں بائی ۲۔ مقدس اگسٹین ۳۔ ابن مسکویہ ۴۔ ابراہام لنکن

میراں بائی

(حالات زندگی اور خدمات)

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- میراں بائی کی زندگی کا مختصر خاکہ بیان کر سکیں۔
- تسلیم کر سکیں کہ بچپن میں ان کی "ماں کے کہے الفاظ" ان کی زندگی کا دستور بن گئے۔
- وہ شری کرشن بھگوان کے ان بڑے پیار کے متعلق بتا سکیں۔
- مالکِ حقیقی کے راستے میں انھیں جن مشکلات سے گزرنا پڑا، ان کے متعلق بحث مباحثہ کر سکیں۔
- یہ مان سکیں گے کہ پختہ عزم، خودداری اور روحانی گرو کی دعا نے انھیں ان کے مقصد میں کامیابی فراہم کی۔
- معاشرتی ہم آہنگی اور خودداری کی راہ میں ان کی خدمات کی وضاحت کر سکیں۔

حالاتِ زندگی: میراں بائی سولھویں صدی عیسوی میں ہندومت کی ایک مشہور شاعرہ اور بھگتی تحریک کی سرگرم رکن تھیں۔ آپ جودھپور کے راجا رتن سنگھ کی بیٹی تھیں۔ ان کی پیدائش ۱۵۰۳ء میں راجستان کے ضلع کڑکی کے چوکڑی گاؤں میں ہوئی ۔ وہ والدین کی اکلوتی اولاد تھیں۔ بچپن میں ہی ان کی والدہ انھیں جدائی کا غم دے گئی تھیں۔ ان کی شادی ان کی مرضی کے خلاف اُدھے پور کے راج کمار بھوج راج سے ہوئی۔ بھوج راج ایک جنگ میں زخمی ہو گیا اور زخم اس کے لیے مہلک ثابت ہوئے، جس کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔

پندرھویں صدی عیسوی میں ہندوستان کے صوفی شاعروں نے ایک تحریک شروع کی تھی، جسے "بھگتی تحریک" کہا جاتا ہے۔ اس تنظیم کا مقصد ہندوستان کی عوام کو روحانیت کی طرف مائل کرنا اور یہ سمجھانا تھا کہ بھگوان انسانوں سے فاصلہ رکھتا ہے، مگر ان سے محبت کرتا ہے اور ان کی زندگی کا حصہ بن جاتا ہے۔ اس تحریک نے روایات و رسومات کے بدلے عقیدت اور مالکِ حقیقی کے عشق پر زیادہ زور دیا۔

میرا بائی ابھی چار برس کی تھیں تو ایک شادی کے جلوس کو دیکھ کر اپنی ماں سے پوچھنے لگیں "پیاری امی! میرا دولھا کون ہو گا؟" ان کی ماں نے مسکراتے ہوئے بھگوان شری کرشن کی مورتی رفوٹو کی طرف اشارہ کیا اور کہا: "بھگوان شری کرشن تمھارا دولھا ہو گا۔" پیاری ماں کے وہ الفاظ میرا کے سینے کی تختی پر نقش ہو گئے۔ اسی پل سے بھگوان شری کرشن کو پتی کے روپ میں پانا ان کے جیون کا واحد مقصد بن گیا۔

میرا بائی بھگوان کرشن کی بھگتنی تھیں، اس لیے ہر وقت ان کی پوجا میں مصروف رہتی تھیں۔ مندر میں جا کر بھگوان کرشن کی مورتی کے سامنے تمام زائرین کے سامنے گاتی ناچتی تھیں۔ شاہی خاندان نے اپنی بے عزتی سمجھ کر انھیں ایسا کرنے سے روکنے کی کوشش کی۔ ایک روایت کے مطابق انھیں زہر بھی دیا گیا، مگر ان پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔ آخر وہ محل چھوڑ کر دوارکا اور برندابن کے مندروں میں گھومتی اور بھجن گاتی رہیں۔ بھگوان کرشن سے انھیں لازوال اور بے مثال محبت تھی۔ بچپن سے ہی گڈا گڈی جیسے بچکانہ کھیلوں اور دوسرے تفریحی کاموں کو چھوڑ کر ہمیشہ بھگوان کی پوجا میں مصروف رہتی تھیں۔ بچپن سے ہی اس محبت کی وجہ سے انھیں بہت دکھ سہنے پڑے۔ ان کے والدین فوت ہو گئے، چھوٹی عمر میں شادی ہو گئی، سسرال سے تکلیفیں ملیں، پھر شوہر کے مر جانے کی وجہ سے چھوٹی عمر میں بیوہ بن گئیں۔ مگر ان کی بھگوان کرشن سے محبت کبھی بھی کم نہیں ہوئی۔

اس دوران آپ سنت شرومنی رامانند کے شاگرد بھگت روی داس صاحب چمار کی مریدنی بن گئیں اور تلسی داس سے بھی خط کتابت جاری رکھی۔ آپ کی وفات کا سال ۱۵۸۳ء بتایا جاتا ہے۔ روایت کے مطابق میرا بائی بھگوان کرشن کی جس مورتی کی پرستار تھیں، اس کو "رنچھوڑ" کہتے ہیں۔ ایک دن آپ نہایت عاجزی سے پوجا میں مصروف تھیں کہ مورتی پھٹ گئی اور وہ اس کے اندر سما گئیں۔

خدمات: میرا بائی بھگتی تحریک کی ترقی کا عملی نمونہ تھیں۔ انھیں شاعری اور موسیقی کے فن میں نہایت اونچا درجہ حاصل ہے۔ نیز ادب میں چار کتابیں ان کی انمول خدمت ہے۔

میرا بائی کے بھجن مٹھاس اور سادگی میں مشہور ہیں۔ ان میں جذبات نگاری اور کامل عشق کا ذکر صوفیانہ شاعری کے اثر سے ہے۔ ان کی شاعری جذبات بھری شاعری ہے۔ ان کے ایک ہندی شعر کا ترجمہ درجِ ذیل ہے:

نندلال یعنی بھگوان کرشن! میری آنکھوں میں آ کے بس۔
صورت تیرے سوہنی من موہنی اور آنکھیں کتنی بڑی ہیں!
سر پر مور سا تاج، ہیروں کی بالی اور پیشانی پہ لال تِلک ہے۔
میرا بھگوان اچھے لوگوں کی حفاظت اور اپنے بھگتوں سے پیار کرتا ہے۔

میرا بائی کے بھجن میں بڑی تاثیر تھی، جو دل کی تاروں کو جا کر چھوتی تھی۔ ان کے الفاظ میں درد اور جادو بھرا تھا۔ اس لیے لوگ انھیں دیویوں کی طرح پوجتے تھے۔

ان کی چار کتابیں مشہور ہیں: ۱۔ نرسینا کی کامائرا۔ ۲۔ گیت گووندٹیکا۔ ۳۔ راگ گوون۔ اور ۴۔ راگ سورٹھ

سکھ مذہب کے گرو گوبند سنگھ کی ۱۶۹۳ء میں صوفیانہ شاعری کی کتاب "پریم امبودھ پوتھی" مرتب کی گئی تھی۔ میرا بائی کو وہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کا کلام اس کتاب میں موجود ہے۔ اسی لیے انھیں ہندو مت کے ساتھ سکھ مت میں بھی بڑی عزت و احترام سے دیکھا جاتا ہے۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

میرا بائی راجا رتن سنگھ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ بچپن میں ماں انتقال کر گئیں۔ ان کی شادی اُدھے پور کے راج کمار بھوج راج سے ہوئی۔ آپ کرشن بھگوان کی بھگتنی تھیں اور ان کی مورتی کے سامنے لوگوں کے سامنے ناچتی تھیں، جس کی وجہ سے آپ کے خاندان والوں نے اپنی بے عزتی سمجھ کر، آپ پر بڑے ظلم کیے۔

آخر وہ محل چھوڑ کر مندروں میں جا کر رہنے لگیں اور سنت شرومنی رامانند جی کی شاگرد بھگت روی داس صاحب چمار کی مریدی اختیار کی۔ میرا بائی کے بھجن سادگی اور مٹھاس سے بھرپور ہیں اور ان میں صوفی اثر کی جھلک ہے۔ گرو گوبند سنگھ کی کتاب "پریم امبودھ پوتھی" میں بھی ان کا کلام شامل ہے۔ اس لیے سکھ مذہب میں ان کی بڑی شہرت ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. میرا بائی کے حالاتِ زندگی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ مختصر بیان کریں۔
2. میرا بائی کے بھجن میں کیا خصوصیات ہیں؟ مختصر بیان کریں۔
3. میرا بائی کی تصنیف کردہ کتابوں کے نام بتائیں۔
4. میرا بائی بھگت روی داس کی مریدنی کیسے بنیں؟
5. میرا بائی کی وفات کے متعلق کیا روایت ہے؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. میرا بائی ایک تھیں:

(الف) شاعرہ (ب) بھگتی تحریک کی رکن

(ج) روحانی گرو (د) یہ سب

2. میرا بائی کی شادی ہوئی:

(الف) مرضی سے (ب) مرضی کے خلاف

(ج) رشتے داروں کی مرضی سے (د) والدہ کی مرضی سے

3. ہندستان کے صوفی شاعروں کی تحریک کو کہا جاتا ہے:

(الف) ہندستانی تحریک (ب) بھگتی تحریک

(ج) سیاسی تحریک (د) تنظیمی تحریک

4. میرا بائی بھگتنی تھیں:

(الف) شری کرشن بھگوان کی (ب) شری رام چندر کی

(ج) گرونانک صاحب کی (د) کسی کی بھی نہیں

5. میرا بائی بچپن میں مصروف رہتی تھیں:

(الف) گڈا گڈی کے کھیل میں (ب) تفریحی کاموں میں

(ج) پوجا میں (د) یہ سب

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. میرا بائی ____________ کی بھگتنی تھیں۔

2. آپ رامانند کے شاگرد ____________ کی مریدنی تھیں۔

3. آپ نے جو کامل عشق کا انداز اپنایا وہ ____________ کی اثر کی وجہ سے تھا۔

4. آپ کے کلام کا نمونہ گرو گوبند سنگھ جی کے کتاب ____________ میں بھی ہے۔

5. آپ بھگوان کرشن کی جس مورتی کو پوجتی تھیں وہ ____________ کے نام سے مشہور ہے۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. میرا بائی راج کمار بھوج راج کی بیٹی تھی۔	☐	☐
2. میرا بائی تلسی داس کی مریدنی تھیں۔	☐	☐
3. بھگتی تحریک نے رسومات کے بدلے عقیدت اور مالکِ حقیقی کے عشق پر زور دیا۔	☐	☐
4. میرا بائی کی مشہور تصانیف دس ہیں۔	☐	☐
5. میرا بائی محل چھوڑ کر دوارکا اور برندابن کے مندروں کی طرف چلی گئیں۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

انٹرنیٹ کی مدد سے میرا بائی کی تصویر اور ان کی کچھ شاعری نکال کر کلاس میں پیش کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ وطالبات کو اہم مذہبی عورتوں کی زندگی سے متعلق کچھ مشترکہ اسباق بنائے جائیں مثلاً: مسیحیت کی مقدسہ مریم علیہا السلام، ہندو دھرم کی میرا بائی اور اسلام کی حضرت رابعہ بصری۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اکلوتی	واحد	مائل کرنا	آمادہ کرنا
مہلک	ہلاک کرنے والے	موسیقی	راگ

مقدس اگسٹین

(حالاتِ زندگی و کردار)

حاصلاتِ تعلّم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- لفظ "مقدس" کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- مقدس اگسٹین کے حالاتِ زندگی کو مختصر بیان کر سکیں۔
- ان کے عقیدہ چھوڑنے اور پھر واپس مسیحیت میں آنے کے اسباب بتا سکیں۔
- اپنے نظریے کے پھیلاؤ کے لیے ان کی خدمات کو بیان کر سکیں۔
- اخلاقی اقدار اور اخلاقیات کے فروغ کے لیے ان کے کردار کو بیان کر سکیں۔
- انسانیت کے لیے ان کی اہم خدمات بیان کر سکیں۔

مسیحیت میں مقدسین وہ ہستیاں ہیں، جن کی عبادت گزاری اور پاکیزہ زندگی عام لوگوں سے بہت اونچی ہوتی ہے۔ وہ مالکِ حقیقی کے مقرب اور مقدس بندے ہوتے ہیں۔ "مقدسین" لفظ "مقدس" کی جمع ہے، جو "قُدس" سے ماخوذ ہے، جس کی معنی ہیں "پاک"۔ اس لیے وہ پاک ہستیوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

یہی وہ مقدس اگسٹین ہیں، جن کے متعلق مشہور ہے کہ وہ دنیا کے ذہین ترین لوگوں میں سے تھے۔ مقدس اگسٹین موجودہ الجیریا کے قریب ایک جگہ تاگاستی (Tagaste) میں ۱۳ نومبر ۳۵۴ء میں پیدا ہوئے۔ ان کی ماں اپنے زمانے کی بڑی بزرگ خاتون تھیں۔

مقدس اگسٹین کی ماں نے ان کی تعلیم اور تربیت مسیحی تعلیم کے مطابق کی تھی۔ مگر ان کے ذہن میں مذہب کے متعلق کچھ ایسے سوالات پیدا ہوئے، جن کی وجہ سے وہ کچھ وقت مسیحی دین سے دور رہے۔ ان کا وہ وقت اٹلی کے شہر میلان میں گزرا۔ ماں سارا وقت ان کے لیے رو کر دعائیں کرتی رہیں کہ مالکِ حقیقی ان کو دوبارہ سیدھی راہ پر لائے۔ اپنے اس دور میں وہ اکثر مقدس امبروز کے خطبات سنتے تھے۔ تاکہ وہ فیصلہ کر سکیں کہ انھیں مسیحیت میں رہنا ہے یا نہیں۔ اٹلی میں

رہائش کے دوارن مقدس امبروز کے خطبات نے ان کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا۔ انھوں نے مسیحیت کو چھوڑ دیا، کیوں کہ ان کے خیال کے مطابق وہ پاکیزہ زندگی نہیں گزار سکتے تھے، مگر وہ مان رہے تھے کہ مسیحیت سچا مذہب ہے۔

ایک دن انھوں نے سنا کہ دو شخص مقدس انتھونی کے حالات زندگی پڑھ کر مسیحیت میں داخل ہو گئے ہیں، جو کوئی عالم نہیں، بلکہ عام لوگ تھے۔ مقدس اگسٹین نے ان کی بات سن کر اپنے دوست الیپویس سے کہا:

"ہم کیا کر رہے ہیں؟ ان پڑھ لوگ زبردستی جنت کے ورثا ہو رہے ہیں اور خود کو دیکھو کہ علم ہوتے بھی اتنے کمزور، جو گناہوں والی زندگی نہیں چھوڑ سکتے۔ افسوس! ہے ہمارے حال پر"

پھر غمگین دل ہو کر خود تنہائی میں چلے گئے اور مالکِ حقیقی کو نہایت عاجزی سے پکارتے اور بلاتے رہے۔ بالآخر ان کی دعا قبول ہوئی اور اس وقت غیب سے ایک بچے کی آواز آئی:

"یہ لو! اس کو پڑھو"

یہ سمجھ گئے کہ وہ مالکِ حقیقی کی طرف سے آواز تھی اور مالکِ حقیقی کا حکم ہے کہ بائبل کھول کر وہ پڑھو جو مالکِ حقیقی چاہتا ہے۔ انھوں نے جب بائبل کو کھولا تو رومیوں کی طرف لکھا مقدس پولوس رسول کو خط ان کے سامنے تھا، مالکِ حقیقی کا کلام تھا کہ:

"جس طرح دن کو دستور ہے کہ آپ شائستگی سے چلیں، نہ کہ رقص و سرود اور نشے بازی سے، نہ زناکاری اور شہوت پرستی سے اور نہ جھگڑے اور حسد سے، بلکہ خداوند یسوع مسیح کو پہن لو اور جسمانی خواہشات کے لیے تدابیر نہ کریں۔" (رومیو، باب ۱۳، آیات ۱۳ تا ۱۴)

اگسٹین کے اندر سچائی کی تلاش تو پہلے ہی سے موجود تھی، اس لیے ان آیات نے انھیں جھنجھوڑ دیا۔ وہ ایک مسیحی مصنف بھی تھے۔ کیتھولک چرچ میں اگسٹین جماعت ان کے نام سے منسوب ہے۔ ان کی وفات کے بعد ان کی مثالی زندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے چرچ نے انھیں "مقدس" کا لقب عطا کیا، ان کے کمرے کی دیوار پر بڑے حرفوں میں یہ عبارت لکھی تھی:

"یہاں کسی کی برائی نہیں کی جاتی"

مقدس اگسٹین کی تعلیم وخدمات:

۱۔ ان دیکھی چیز پر بھروسا کرنے کا نام ایمان ہے اور اس کا اجر یہ ہے کہ جس چیز پر بھروسا رکھتے ہو وہ آپ کے حق میں ہو گا۔

۲۔ اگر بڑے کام کرنا چاہتے ہو تو شروعات چھوٹے کاموں سے کریں۔

۳۔ جتنی آپ کے اندر محبت بڑھے گی اتنی خوبصورتی بڑھے گی، کیوں کہ محبت روح کی خوبصورتی ہے۔

۴۔ دنیا ایک کتاب کی طرح ہے، اس لیے جو لوگ سفر نہیں کرتے ہیں انھوں نے اس کتاب کا صرف ایک ورق پڑھا ہے۔

۵۔ کچھ سوچیں، کہ مالکِ حقیقی نے آپ کو کیا نہیں دیا ہے؟ اس میں سے اپنی ضروریات پوری کر کے، باقی دوسرے ضرورتمندوں کے حوالے کریں۔

مقدس اگسٹین نے لوگوں کے عقائد سدھارنے پر زور دیا۔ خود نہایت سادہ زندگی گزاری، ساتھ ساتھ غریبوں کی بہت مدد کی اور مسیحیت کا پیغام دور دور تک پھیلایا۔ اپنے آخری لمحات تک افسوس سے کہتے تھے: "اے مالکِ حقیقی! افسوس کہ میں نے اپنا کتنا وقت تم سے جدا گزارہ۔" اس کے ازالے کے لیے اپنی بقیہ پوری زندگی مالکِ حقیقی کی محبت اور لوگوں کو اس کی تلقین کرنے میں گزاری، تاکہ وہ بھی مالکِ حقیقی کی قریب ہوں۔

۲۸ اگست ۴۳۰ء کو الجیریا میں "ہپو" نامی جگہ پر وہ ہمیشہ کے لیے مقدسین کے ساتھ جا ملے۔ مسیحیت میں ہر سال ۲۸ اگست کے دن "مقدس اگسٹین کا دن" منایا جاتا ہے۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

مقدس اگسٹین موجودہ الجیریا کے قریب ایک جگہ "تاگاستی" میں پیدا ہوئے۔ ان کی ماں نے ان کی تربیت مسیحیت کے مطابق کی تھی، مگر کچھ سوالات کے جوابات نہ ملنے کی وجہ سے وہ مسیحیت سے مطمئن نہیں ہوئے اور مسیحیت چھوڑ دی۔ ایک دن انھیں خبر ملی کہ دو ان پڑھ لوگ "مقدس انتھونی" کی زندگی کے حالات پڑھ کر مسیحیت قبول کر چکے ہیں۔ اس پر وہ بہت پریشان ہوئے اور کہنے لگے کہ ان پڑھ لوگ بھی مالکِ حقیقی کی بادشاہی میں پہنچ گئے اور علم ہوتے بھی ہم ان سے باہر ہیں۔ خود پشیمان ہوئے دعا مانگی۔ اتنے میں مالکِ حقیقی کی طرف سے انھیں بائبل مقدس سے رومیو باب ۱۳ کی آیات نمبر ۱۳ تا ۱۴ پڑھنے کی خوشخبری ملی۔ ان آیات نے ان کی زندگی بدل دی اور وہ بپتسما لینے کے بعد اپنے آپ کو چرچ کی خدمت کے لیے وقت کر دیا، جہاں سے انھیں "مقدس" کا لقب ملا۔ ۲۸ اگست ۴۳۰ء کو الجیریا میں "ہپو" نامی جگہ پر ان کی وفات ہوئی۔ اسی لیے کچھ لوگ انھیں "سینٹ اگسٹین ہپو" بھی کہتے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. مقدس اگسٹین نے اپنی ابتدائی زندگی کیسے گزاری؟
2. مسیحی تعلیم و تربیت کے باوجود مقدس اگسٹین مسیحیت سے کیوں دور رہے؟
3. مقدس اگسٹین کی مذہبی زندگی میں تبدیلی کب اور کیسے آئی؟

4. مقدس اگسٹین کی کوئی بھی پانچ اہم نصیحتیں تحریر کریں۔

5. مقدس اگسٹین کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. "مقدس" لفظ ماخوذ ہے:

(الف)	قدس سے	(ب)	مقدسین سے
(ج)	پاک سے	(د)	عقیدہ سے

2. مقدس اگسٹین اکثر خطبات سنتے تھے:

(الف)	مقدس امبروز کے	(ب)	عیسائی تعلیم کے
(ج)	اٹلی کی مشہور شخصیات کے	(د)	پاک ہستیوں کے

3. مقدس اگسٹین کو ایک مرتبہ غیب سے ایک بچے کی آواز آئی:

(الف)	ہم کیا کر رہے ہیں	(ب)	یہ لو! اس کو پڑھو
(ج)	زندگی نہیں چھوڑ سکتے	(د)	یہ سب

4. اگسٹین کو "مقدس" کا لقب ملا:

(الف)	زندگی میں	(ب)	وفات کے بعد
(ج)	چرچ میں بندگی کے دوران	(د)	پیدائش سے قبل

5. اَن دیکھی چیز پر بھروسا کرنے کو کہتے ہیں:

(الف)	محبت	(ب)	ایمان
(ج)	عقیدہ	(د)	روحانی سکون

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. مقدس اگسٹین الجیریا کے قریب ______________ جگہ پر پیدا ہوئے۔
2. دو ان پڑھ لوگ مقدس ______________ کی حالاتِ زندگی سن کر عیسائی ہوئے۔
3. مقدس اگسٹین کے دوست کا نام ______________ تھا۔
4. رومیو کو لکھے ______________ کے خط نے ان کی مذہبی زندگی میں تبدیلی لائے۔
5. چرچ مقدس اگسٹین کو کارکردگی کے بدلے میں انھیں ______________ کا لقب عطا کیا۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. مسیحیت میں ہر سال ۲۸ اگست کو مقدس اگسٹین کو دن منایا جاتا ہے۔	☐	☐
2. مقدس اگسٹین مشہور مسیحی مصنف تھے۔	☐	☐
3. مقدس اگسٹین کی ماں نے ان کی تربیت مسیحی تعلیم کے مطابق نہیں کی تھی۔	☐	☐
4. مذہبی دوری کی وجہ سے اگسٹین مقدس انتھونی کے خطبات سننے لگا تھا۔	☐	☐
5. کیتھولک چرچ میں ایک جماعت اگسٹین کے نام سے موجود ہے۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

- مقدس اگسٹین کی چند دعائیں جمع کر کے اپنی کاپی میں لکھیں۔
- مقدس اگسٹین کے متعلق ایک خوبصورت ویڈیو" Catholic Heroes "نامی چینل پر دیا گیا ہے۔ بچوں کے لیے اس کی لنک درج ذیل دی جاتی ہے تاکہ وہ ویڈیو دیکھ کر کلاس میں اس پر بحث مباحثہ کریں۔

www.youtube.com/watch?v=F5ID_X3QwlQ&list=PLyyhQB0CPoRNJEbh_kvUym9UFcuOVi8PV

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ وطالبات کو مسیحیت کے روحانی درجات اور مقدسین کے خدمات سے متعلق بتایا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
ماخوذ	لیا گیا، لی گئی	قدس	پاک
بالآخر	آخر کار		

ابن مسکویہ

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ابن مسکویہ کی حالاتِ زندگی کا مختصر خاکہ بیان کر سکیں۔
- اخلاقی صحت کے متعلق ان کے خیالات کی وضاحت کر سکیں۔
- اخلاقی اقدار اور اخلاقی اصول پر مبنی معاشرے کی تعمیر کے لیے ان کی خدمات کی تعریف کر سکیں۔
- ان کی کتاب "تہذیب الاخلاق" کے حوالے سے ان کی اہم باتیں پڑھ کر ان پر عمل کر سکیں۔

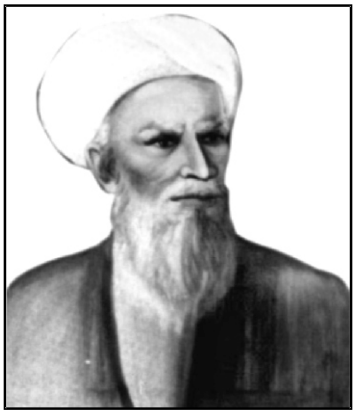

ابن مسکویہ کا پورا نام "ابو علی احمد بن محمد بن یعقوب مسکویہ" ہے۔ آپ ۹۳۲ء میں ایران کے شہر "رے" میں پیدا ہوئے۔ آپ ابن سینا اور البیرونی کے ہم عصر تھے۔ ابن مسکویہ کی حالات زندگی کے متعلق بہت مختصر معلومات ملتی ہے۔ آپ مشہور ادیب، مورخ، فلسفی اور شاعر تھے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ مشہور مفسر اور تاریخ دان ابن جریر طبری کا شاگرد تھے۔

ابن مسکویہ نے تاریخ پر ایک شاندار کتاب "تجارب الاُمَم" لکھا، جس کو طوفانِ نوح سے شروع کر کے ۹۳۱ء پر ختم کیا۔ ان کی ایک دوسری کتاب "آداب العَرَبِ و الفُرُس" نامی بھی ہے، جس میں انھوں نے ایران، عربی، ہندی، رومی اور مسلمان مصنفین کی کتابوں سے منتخب اقوال جمع کیے ہیں۔ آپ فلسفے، شاعری، تاریخ نگاری، علم کیمیا اور علم نباتات سمیت کئی علوم پر مہارت رکھتے تھے۔ انھوں نے مختلف موضوعات پر تقریباً بیس کتابیں لکھی ہیں۔

ابن مسکویہ کی زندگی کا کافی حصہ کتابوں اور کتب خانوں سے نبھاتے گزرا۔ جوانی کے زمانے میں آپ بنی بویہ کی حکومت میں ایک وزیر کے کتب خانے کے انچارج بنے اور مسلسل سات سال اس منصب پر قائم رہے۔ رومیوں کے حملے کے دوران وہ "رے" شہر میں موجود علمی کتب خانوں کو برباد ہونے سے بچا لیا۔ ابن مسکویہ کی وفات ۱۰۳۰ء میں اصفہان میں ہوئی۔

کتاب تہذیب الاخلاق: ابن مسکویہ کی کئی کتابیں لکھی ہوئی ہیں، مگر ان کی مشہور کتاب "تہذیب الاخلاق" ہے، جس کا پورا نام "تہذیب الاخلاق و تطہیر الاعراق" ہے۔ یہ کتاب اخلاقیات کے متعلق ہے، جس میں سات باب ہیں۔

کتاب کے پہلے باب میں روح و حکمت پر بحث کی گئی ہے، باقی بابوں میں خُلق اور اس کی دو قسمیں خیر اور سعادت اور ان کی فضیلتوں پر بحث ہے۔ یہ کتاب اتنی مشہور ہوئی کہ ہندستان، استنبول، قاہرہ اور بیروت سے کئی بار شایع ہوا ہے۔ ''تہذیب الاخلاق'' کے علاوہ انھوں نے اخلاقیات پر ''الفوز الاکبر'' اور ''کتاب السّیر'' نامی کتابیں بھی لکھی ہیں۔

اخلاقیات میں ابن مسک ویہ کی تصنیفات کو دیکھ کر ماننا پڑے گا کہ اس موضوع میں ان کا مرتبہ ابن سینا سے بھی اونچا ہے۔ اس لیے یہ دلیل ہی کافی ہے کہ نصیر الدین طوسی جیسے عالم نے ''اخلاق ناصری'' میں ''تہذیب الاخلاق'' کو مقدم رکھا ہے۔ فلسفے میں ابن مسک ویہ اگرچہ ارسطو سے متاثر اور الکندی کے حامی رہے ہیں، اس کے باوجود ان کی حیثیت ایسے مفکر کی نہیں جو فن میں ماہر ان کی رائے کو بھی جیسے تیسے بیان کرے۔ آپ تاریخ کا مطالعہ ایک فلسفی اور سائنس دان کی نظر سے کرتے ہیں، اس لیے واقعوں میں اور دلچسپی لینے کے بجائے ان کے اسباب پر توجہ دیتے ہیں۔ مثلاً: کوئی واقعہ کیوں پیش آتا ہے؟ کیا اس جیسا پھر سے پیش آسکتا ہے؟ اس سے ہمیں کیا سبق سیکھنا چاہیے؟

اخلاقیات میں ابن مسک ویہ کے نظریۂ سعادت کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انسانیت کی معراج یہی ہے کہ لوگ خود جیسے انسانوں میں رہتے ہوئے انسانیت کا مکمل نمونہ بن جائیں۔ انسان اپنی مدد آپ کے تحت ایسا معاشرہ بنائیں جہاں وہ خوش خوش زندگی گزار سکیں۔

نثر اور نظم میں ابن مسک ویہ اپنے فن کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی شگفتہ تحریر سے فلسفے کی زبان کو وسعت اور عظمت ملی۔ نثر و نظم میں ان کی تحریریں اگرچہ زیادہ تعداد میں دستیاب نہیں، مگر بغیر کسی جھجھک کے کہا جاسکتا ہے کہ ان کے بیانات کا انداز فارابی اور ابن سینا سے بہت واضح، آسان اور زیادہ میٹھا ہے۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

ابن مسک ویہ ۹۳۲ء میں ایران کے شہر ''رے'' میں پیدا ہوئے۔ آپ مشہور ادیب، مؤرخ اور فلسفی تھے۔ تاریخ کے متعلق ان کی کتابیں ''تجارب الامم'' اور اقوال میں ''آداب العرب والفرس'' مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ آپ بیس کتابوں کے مصنف تھے۔ ان کی سب سے زیادہ مشہور کتاب ''تہذیب الاخلاق'' ہے، جو استنبول، قاہرہ اور بیروت سے کئی مرتبہ شایع ہوئی۔ اخلاقیات کے متعلق ان کی دوسرے دو کتابیں ''الفوز الاکبر'' اور ''کتاب السیر'' بھی ہیں۔ فلسفے میں آپ ارسطو اور الکندی سے متاثر تھے۔ تاریخ کا مطالعہ ایک فلسفی اور سائنس دان کی طرح کرتے تھے۔ نظم و نثر میں بھی وسیع مہارت تھی۔ ان کی اچھی تحریر کے ذریعے فلسفے کی زبان کو وسعت و عظمت ملی۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. ابن مسکویہ کی زندگی کے متعلق پانچ جملے تحریر کریں۔
2. ابن مسکویہ کی کچھ کتابوں کے نام بتائیں۔
3. ابن مسکویہ کو کن کن علوم میں مہارت حاصل تھی؟
4. کتاب "تہذیب الاخلاق" کا تعارف تحریر کریں۔
5. ابن مسکویہ کی کب اور کہاں وفات ہوئی؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. ابن مسکویہ مشہور تھے:

(الف) ادیب (ب) مؤرخ
(ج) فلسفی (د) یہ سب

2. ابن مسکویہ فلسفے میں متاثر تھے:

(الف) ارسطو سے (ب) الکندی سے
(ج) نصیر الدین طوسی سے (د) الف اور ب سے

3. ابن مسکویہ کو مہارت تھی:

(الف) نثر میں (ب) نظم میں
(ج) اخلاق میں (د) الف اور ب میں

4. تہذیب الاخلاق شایع ہوئی:

(الف) استنبول میں (ب) قاہرہ میں
(ج) بیروت میں (د) یہ سب

5. ابن مسکویہ ہم عصر تھے:

(الف) ابن سینا کے (ب) البیرونی کے
(ج) الکندی کے (د) الف اور ب کے

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. ابن مسکویہ مشہور ____________ اور ____________ ابن جریر طبری کے شاگرد تھے۔
2. کتاب "تجارب الامم" میں ____________ سے ____________ تک کے دور کا ذکر ہے۔

3. آپ نے مختلف موضوعات پر تقریباً ______ کتابیں تحریر کیں۔

4. کتاب "تہذیب الاخلاق" کا پورا نام ______ ہے۔

5. اخلاقیات میں ان کی کتابوں کا جائزہ لیا جائے تو ان کا مرتبہ ______ سے بھی اونچا محسوس ہوتا ہے۔

(د) **مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔**

جملے	درست	غلط
1. مسلمان فلسفیوں میں ابن مسکویہ کو منطق کا امام شمار کیا جاتا ہے۔	☐	☐
2. ابن مسکویہ کی کتاب "آداب العرب والفرس" اخلاقیات کے متعلق ہے۔	☐	☐
3. نثر و نظم میں ابن مسکویہ کی کئی کتابیں ملتی ہیں۔	☐	☐
4. "الفوز الاکبر" نصیر الدین طوسی کی سب سے زیادہ مشہور کتاب ہے۔	☐	☐
5. "کتاب السیر" خیر، سعادت اور ان کی فضائل کے بارے میں ہے۔	☐	☐

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

ابن مسکویہ کی شخصیت اور کتابوں پر انٹرنیٹ کی مدد سے معلومات جمع کر کے نوٹس تیار کریں اور استاد کو دکھائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

انٹرنیٹ کی مدد سے ابن مسکویہ کی اخلاقی نظریے کے متعلق طلبہ و طالبات معلومات دی جائیں اور ان سے ابن مسکویہ کے نظریۂ اخلاق کی اہم اخلاقی باتیں نوٹ کروائی جائیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
منصب	عہدہ	مسکویہ	مشک کی خوشبو والا
مصنف	کتاب لکھنے والا	خُلق	برتاؤ

ابراہام لنکن

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- ابراہام لنکن کی ابتدائی زندگی کے متعلق بتاسکیں۔
- کاروبار، مقصد اور عوامی زندگی کی ہر موڑ پر ایمانداری کی صفت کا جائزہ لے سکیں۔
- ان کی ازدواجی زندگی کے متعلق بتاسکیں۔
- صدارتی منصب تک افسانوی طریقے سے پہنچ کو بیان کرسکیں۔
- جمہوریت، قانون کی حکمرانی، عوام اور غلاموں کے حقوق کے لیے ان کی خدمات کو واضح کرسکیں اور اس نظام کی تعریف کرسکیں۔
- اس عظیم مقصد کی تعریف کرسکیں جس کے لیے ابراہام لنکن نے اپنی جان قربان کی۔

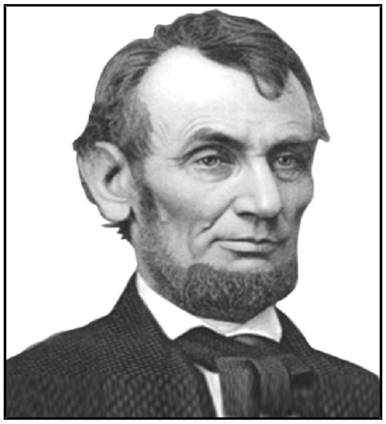

ابتدائی زندگی: پیارے بچو! امریکا کی تاریخ میں ایسا دور بھی گزرا ہے، جب وہاں کے رہائشی دوسرے ممالک سے خاص طور پر افریقا کے لوگوں کو زبردستی اغوا کر کے لاتے تھے پھر انھیں اپنا غلام بنا کر رکھتے تھے۔ انھیں مارتے پیٹتے تھے اور ان سے سخت مشکل کام مفت میں کرواتے تھے۔ اس اندھیرے اور جہالت والے زمانے میں امریکا جیسی ٹیکنیکی ریاست میں ایک نہایت غریب شخص تھامس لنکن اور ان کی بیوی نینسی لنکن رہتے تھے۔ ۱۲ فروری ۱۸۰۹ء کو ان کے ہاں ایک بیٹا ہوا، جس نے نہ صرف اس غلامی کا خاتمہ کیا بلکہ وہ آگے چل کر امریکا کے سولھویں صدر بھی منتخب ہوئے۔ اس بچے کا نام ابراہام تھا۔ ان کے والدین غریب کسان تھے۔ ابراہام ابھی چھوٹا ہی تھا کہ اس کے والد کو کاروبار میں بڑا نقصان پہنچا اور وہ دیوالیہ ہوگئے، اس نے بال بچوں کے ساتھ لے کر ٹیکنیکی ریاست چھوڑ کر، انڈیانا ریاست جا کر بسائی۔ وہاں پہنچ کر انھوں نے اپنا کھویا ہوا مرتبہ حاصل کرنے کے لیے بڑی کوششیں کی۔

ابراہام جب نو سال کا ہوا تو ماں کے سائے سے محروم ہوگیا، اس وقت اس کی بڑی بہن سارہ نے اس کی ماں کی طرح اس کی پرورش کی۔ وہ بچپن سے ہی باادب اور صاف رہنا پسند کرتے تھے۔ اپنے کاروبار، مقصد اور عوامی زندگی کے تمام معاملات میں ایمانداری کا مظاہرہ کرنا اس کی پہچان تھی۔ اس لیے وہ "دیانتدار" مشہور ہوگیا۔

ابراہام نے رسمی سی تعلیم حاصل کی، مگر اسے کتابوں سے عشق تھا اور وہ سیکھنے کے شوقین تھا۔ اس نے جو کچھ سیکھا، سو اپنی مدد آپ کے تحت اور ان کتابوں سے حاصل کیا، جو مختلف لائبریریوں سے لاتا تھا۔

کچھ وقت کے بعد ابراہام کا خاندان انڈیانا چھوڑ ''الی نوائس'' منتقل ہو گیا۔ وہ اس کا بچپن کا دور تھا مگر اس دور میں بھی اس نے چھوٹی چھوٹی ملازمتیں کیں، کچھ وقت کے لیے تو کلھاڑی سے لکڑیاں کاٹ کر گزر سفر کرتا تھا۔ جلد ہی اس نے سیاست میں حصہ لیا اور ریپبلک پارٹی کے ٹکٹ پر الی نوائس ریاست کی قانون ساز اسیمبلی میں منتخب ہو گیا۔ اس وقت اس کی عمر ۲۵ سال تھی۔

شادی اور اولاد: ابراہام لنکن نے ۳۳ برس کی عمر میں ''میری ٹوڈ'' نامی عورت سے شادی کی جو ایک باہمت، نہایت عقل مند اور تعلیم یافتہ عورت تھی۔ جس کا تعلق مشہور کینٹکی خاندان سے تھا۔ ابراہام لنکن اور میری ٹوڈ کی شادی ۴ اپریل ۱۸۴۲ء کو ہوئی۔ میری ٹوڈ کے ابراہام لنکن سے چار بیٹے ہوئے۔ وہ ۱۸۶۱ء سے ۱۸۶۵ء تک امریکا کی خاتون اول رہیں۔ ان کی وفات ۱۸۸۲ء کو اسپرنگ فیلڈ میں ہوئی۔

ابراہام لنکن کی کامیابی کا یہ سلسلہ جاری رہا اور اسی ٹکٹ پر وہ کئی مرتبہ کامیاب ہوئے۔ اس دوران انھوں نے قانون کا امتحان پاس کر لیا۔ ۱۸۴۵ء میں انھوں نے قومی قانون سازی اسیمبلی کے انتخابات لڑے، جس کو امریکا میں کانگریس کہا جاتا ہے۔ اس میں کامیابی کے بعد کچھ عرصے وہیں خدمات سرانجام دیں پھر دوبارہ وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ اس کے بعد وہ امریکی سینیٹ کے انتخابات لڑے، جس میں کامیاب نہیں ہو سکے، مگر انتخابات کی مہم کے دوران غلامی کی مخالفت میں بھرپور تقاریر کی۔

غلامی کے متعلق جب انھوں نے باہمت اور جارحانہ مؤقف لوگوں تک پہنچایا تو ان کی شہرت ملک کی کونے کونے میں پھیل گئی۔ ابراہام لنکن نے ۱۸۶۰ء میں ریپبلکن پارٹی کی طرف سے صدارتی انتخابات میں کامیابی حاصل کی اور مارچ ۱۸۶۱ء میں ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھنے والا یہ بچہ اپنی محنت اور کوشش سے امریکا کا صدر بن گیا۔

ان کی قابل قدر خدمات: انھیں صدارتی عہدہ سنبھالے ہوئے ابھی ایک ماہ ہی گزرا تھا کہ ۱۲ اپریل ۱۸۶۱ء کو جنوبی کیرولینا کے ایک جگہ فورٹ سمٹر میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ وہ خانہ جنگی چار سال مسلسل جاری رہی۔ جس کا نقصان امریکی قوم کو چھے لاکھ لوگوں کی جانی نقصان سے ہوا۔ اس وقت ابراہام لنکن کو سخت مخالفت سے سامنا کرنا پڑا۔ مگر انھوں نے اپنی حکمت عملی اور دوراندیشی سے جمہوری روایات کا بھرپور تحفظ کیا۔ وفاق کو متحد رکھا اور اس کو ٹوٹنے نہیں دیا۔ یکم جنوری ۱۸۶۳ء کو انھوں نے آزادی کا ایک پروانہ جاری کیا۔ اس فرمان کی وجہ سے وفاق سے جڑی ساری ریاستوں کے غلاموں کو آزادی ملی۔ اگرچہ اس وقت

سب ہی غلام آزاد نہیں ہوئے، مگر اس سے آئین کی تیرہویں ترمیم کے لیے راہ ہموار ہو گئی، جس سے پوری امریکا میں غلامی پر پابندی عائد ہوئی۔ ابراہام لنکن کو بلاشبہ جدید امریکا کا ایک بڑا مصلح قرار دیا جا سکتا ہے۔ ۱۵ اپریل ۱۸۶۵ء کو واشنگٹن ڈی سی میں ایک شخص نے ان کو قاتلانہ حملے میں ابدی نیند سلا دیا۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

امریکا کی کینٹکی ریاست میں ایک نہایت غریب شخص تھامس لنکن اور اس کی اہلیہ نینسی لنکن رہتے تھے۔ ۱۲ فروری ۱۸۰۹ء کو ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا، جس نے نہ صرف غلامی کا خاتمہ کیا، بلکہ آگے چل کر امریکا کے سولھویں صدر بھی منتخب ہوا۔ اس بچے کا نام ابراہام تھا۔ ابراہام نے رسمی سی تعلیم حاصل کی، مگر اسے کتابوں سے عشق تھا اور وہ سیکھنے کے شوقین تھا۔ ابراہام لنکن نے ۳۳ برس کی عمر میں "میری ٹوڈ" نامی عورت سے شادی کی جو ایک باہمت، نہایت عقل مند اور تعلیم یافتہ عورت تھی۔ میری ٹوڈ کے ابراہام لنکن سے چار بیٹے ہوئے۔ ابراہام لنکن نے ۱۸۶۰ء میں ریپبلکن پارٹی کی طرف سے صدارتی انتخابات میں کامیابی حاصل کی اور یکم جنوری ۱۸۶۳ء کو انھوں نے آزادی کا ایک پروانہ جاری کیا جس سے غلاموں کو آزادی ملی۔ ۱۵ اپریل ۱۸۶۵ء کو واشنگٹن ڈی سی میں ایک شخص نے انھیں قاتلانہ حملے میں ابدی نیند سلا دیا۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. ابراہام لنکن کا بچپن کیسے گزرا؟
2. ابراہام لنکن نے خود کو سیاست میں کیسے مشہور کیا؟
3. آپ کے خیال میں ابراہام لنکن کی مقبولیت کا بنیادی سبب کیا تھا؟
4. صدر بننے کے بعد ابراہام لنکن غلامی کا خاتمہ کیسے لائے؟
5. ابراہام لنکن کی اہلیہ کا مختصر تعارف پیش کریں۔

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. ابراہام لنکن پیدا ہوئے:

(الف) ۱۹۰۹ء میں　　(ب) ۱۸۸۰ء میں

(ج) ۱۸۰۹ء میں　　(د) ۱۸۰۸ء میں

2. سیاست میں آتے وقت ابراہام لنکن کی عمر تھی:

(الف) ۳۰ سال　　(ب) ۲۵ سال

(ج) ۲۹ سال　　(د) ۲۸ سال

3. سیاست کے علاوہ ابراہام لنکن:

(الف) ڈاکٹر تھے (ب) انجینئر تھے

(ج) وکیل تھے (د) استاد تھے

4. ابراہام لنکن کی بیوی کا نام تھا:

(الف) لیڈی ڈایانا (ب) لیڈی گاگا

(ج) میری ماریا (د) میری ٹوڈ

5. ابراہام لنکن امریکا کے صدر بنے:

(الف) ۱۸۶۵ء میں (ب) ۱۸۴۲ء میں

(ج) ۱۸۶۱ء میں (د) ۱۸۶۰ء میں

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. ابراہام کی والدہ کی وفات کے بعد ان کی پرورش ان کی ____________ نے کی۔
2. ابراہام لنکن اپنی شہریت ____________ کی وجہ سے مشہور ہو گیا۔
3. ابراہام لنکن کا خاندان انڈیانا سے ____________ ریاست منتقل ہو گیا۔
4. سال ____________ والے صدارتی انتخابات میں ابراہام لنکن کو کامیابی ملی۔
5. ان کی صدارت کے دوران ____________ میں خانہ جنگی شروع ہوئی۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. ابراہام لنکن ایک وکیل کے گھر میں پیدا ہوئے۔	☐	☐
2. ابراہام لنکن قومی قانون سازی اسیمبلی میں کامیاب ہوئے۔	☐	☐
3. ابراہام لنکن ہمیشہ آزادی کے خلاف تقاریر کرتے تھے۔	☐	☐
4. صدارت کے دوران ابراہام لنکن نے "آزادی کا پروانہ" جاری کیا۔	☐	☐
5. ابراہام لنکن کے صدر بننے کے ایک ماہ بعد خانہ جنگی شروع ہوئی۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

- طلبہ ابراہام لنکن کی کچھ تصاویر جمع کر کے کاپی میں لگائیں۔
- ابراہام لنکن کی زندگی پر ایک مختصر کتاب کی لنک دی جاتی ہے، وہ کتاب کوئی ایک طالب ڈاؤن لوڈ کر کے آئے اور سب ساتھ اس کو پڑھیں۔

http://www.libgen.io/ads.php?mcl5=7BA583DECFECBA54694CS28FA152AVE32

ہدایات برائے اساتذہ کرام

درجِ ذیل ایک خط دیا جاتا ہے، جو ابراہام لنکن نے اپنے بیٹے کے استاد کو لکھا تھا۔ وہ خط پڑھ کر طلبہ وطالبات کو ان کی تربیت کی باتیں سمجھائی جائیں۔

"قابل احترام استاد صاحب! مجھے یقین ہے کہ میرا بیٹا یہ سیکھ جائے گا کہ تمام انسان انصاف پرست نہیں ہوتے اور تمام انسان سچے بھی نہیں ہوتے ہیں، مگر آپ اسے سکھایئے کہ ہر بدمعاش کے مقابلے کے لیے ایک شریف اور بہادر شخص بھی ضرور پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر لالچی سیاست دان کے مقابلے میں کوئی ہمدرد اور بے غرض رہنما بھی ضرور پیدا ہوتا ہے۔ آپ اسے سکھایئے کہ ہر دشمن کے مقابلے میں ایک دوست بھی ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ سمجھنے میں اسے وقت لگے گا۔ اسے یہ بھی ضرور ر بتایئے کہ اپنی محنت سے کمایا ایک ڈالر اس پانچ ڈالر سے زیادہ انمول ہے جو مفت میں ملیں۔ اسے شکست برداشت کرنا اور کامیابی منانا بھی سکھایئے۔ اسے حسد سے بچنے اور خاموش مسکراہٹ کا راز بھی بتایئے۔ اسے سکھایئے کہ ظالموں کو ہرانا بہت آسان ہے۔ اسے کتابوں کی قدر و قیمت سے آگاہ کیجیے۔ اسے سمجھایئے کہ وہ خاموشی سے آسمان میں اڑتے پنچھی، سورج سے لطف اندوز ہونے والی مکھیوں اور ہرے بھرے پہاڑوں پر کھل کھلاتے پھولوں کے راز پر بھی غور کرے۔ اسکول میں اسے سمجھایئے کہ نقل کر کے پاس ہونے سے، ناپاس ہونا عزت کا کام ہے۔ اسے یہ یاد کروایئے کہ انسان کو اپنے خیالات پر بھروسا ہونا چاہیے، بجائے اس بات کے کہ دوسرا کوئی اسے کہے کہ یہ غلط ہے۔ اسے بتایئے کہ نرم مزاج اور سنجیدہ لوگوں سے نرمی اور سنجیدگی

سے چلے اور سخت لوگوں سے سختی سے پیش آئے۔ میرے بیٹے کو وہ قوت دیجیے کہ وہ ہجوم کے پیچھے نہ چلے۔ اسے یہ کہیے کہ وہ ہر ایک کو سنے، مگر اس کو آزمانے کے بعد عمل اس بات پر کرے، جو سچائی پر پوری اترے۔ اسے سکھائیے کہ دکھ کے وقت کیسے ہنسا جاتا ہے اور اسے بتائیے کہ آنسوں بہانے میں کوئی شرم نہیں۔ اسے اعتراض کرنے والے کو نظر انداز کرنے اور خوشامدیوں سے خبر دار کیجیے۔ اسے کہہ دیجیے کہ اپنی طاقت اور دماغ کسی بڑی بولی لگانے والے کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر اپنے دل اور روح کی بولی کسی کو بھی نہ لگانے دے۔ اس کو سکھائیے کہ شور مچانے والے ہجوم کی طرف کان ضرور دھرے لیکن اگر وہ سمجھتا ہے کہ وہ خود حق پر ہے تو اس (ہجوم) کا مقابلہ کرے۔ استاد محترم! اس کے ساتھ نرمی سے ضرور پیش آیئے، مگر اس کے نخرے نہ اٹھایئے گا، کیوں کہ لوہا بھٹی سے نکلنے کے بعد ہی فولاد بنتا ہے۔"

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
پروانہ	صدارتی حکم نامہ	پنچھی	پرندے
فرمان	صدارتی حکم	لطف اندوز ہونا	لطف اٹھانا

مذہبی تیوہار

حاصلاتِ تعلم

یہ باب پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- سمجھ سکیں کہ اہم مذاہب کے مذہبی تیوہار سال کی کس کس تاریخ پر منائے جاتے ہیں۔
- ان تیوہاروں کو منانے کے پیچھے سماجی اور مذہبی پس منظر بیان کر سکیں۔
- ان تیوہاروں کو منانے کی مختلف طریقوں کے ذریعے پیدا ہونے والے اتحاد واحترام کا احساس کر سکیں۔
- ان تیوہاروں کے ذریعے باہمی نیک نیتی، مذہبی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کی صورت میں جو سوچ پیدا ہوتی ہے اس کی تعریف کر سکیں۔

ہمارا پیارا وطن مختلف مذاہب کی آماج گاہ ہے، جہاں مختلف مذاہب کے لوگ صدیوں سے ساتھ رہتے ہیں۔ ہر مذہب کے اپنی خوشی کے تیوہار ہوتے ہیں۔ جن میں کچھ مذہبی اور کچھ ثقافتی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ تب بھی عوام انھیں مذہبی جوش و جذبے سے مناتی ہے۔ ہر ایک مذہبی تیوہار سال کی مقررہ تاریخ اور دن پر منعقد کیے جاتے ہیں۔ وہ دن اگرچہ اپنا ہو یا پرایا، شہری ہو یا دیہاتی اور امیر ہو چاہیے غریب سب کے لیے ایک جیسی کشش رکھتا ہے۔ سب اس میں سماجی، معاشی، مذہبی اور میل جول کا خوب فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ دن عوام میں خوشیاں پھیلانے، ان میں اتحاد و اتفاق والا جذبہ پیدا کرنے اور باہمی نیک نیتی اور مذہبی ہم آہنگی پیدا کرنے میں بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔ آپ پچھلی کلاسوں میں ہولی، ایسٹر اور نوروز کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ اس باب میں آپ مزید تین تیوہاروں کے متعلق پڑھیں گے۔ جو یہ ہیں:

۱۔ دیوالی ۲۔ جنم اشٹمی ۳۔ بیساکی

دیوالی

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- دیوالی کی وضاحت کر سکیں۔
- بتا سکیں کہ سال کی کس تاریخ پر دیوالی منائی جاتی ہے۔
- اس بات کی تعریف کر سکیں کہ "سچی لکشمی" اخلاقی اقدار پر عمل کرنے میں چھپی ہے۔
- "روشنیوں کا تیوہار" خاص طور پر دیوالی کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- پٹاخے پھوڑنا، آتش بازی اور پھلجھڑی جلاتے وقت حفاظتی تدابیر کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔

دیوالی سناتن دھرم کا ایک مقدس دھرمی تیوہار ہے۔ دیوالی کا اصل لفظ "دیپاولی" ہے۔ یہ لفظ اصل میں سنسکرت کے لفظ "دیپ والی" سے ماخوذ ہے۔ "دیپ" معنی "شمع"، "چراغ" یا "روشنی" اور "والی" معنی "قطار" ہے۔ دیوالی کی لفظی معنی ہیں "چراغوں کی قطار" یہ تیوہار ہندی کیلینڈر کے آٹھویں "کارتیک" ماہ کی پہلی "پندرہویں" کے آخری دو دن میں منائی جاتی ہے۔ کچھ لوگ تین دن تک دیوالی مناتے ہیں۔ جو "کارتیک" کی تیرہویں تاریخ "دھن تیرس، دسہرا" سے اس دن کی شروعات کرتے ہیں، اس کے بعد چودھویں تاریخ کو "نرک چتردشی" منایا جاتا ہے اور پندرہویں تاریخ کو دیوالی کی تقریب اختتام کو پہنچتی ہے۔

دیوالی کے تاریخی پس منظر کے حوالے سے پُرانوں میں بیان ہے کہ:

پرماتما وشنو کے ساتویں اوتار شری رام چندر جی جب اپنی بیوی سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن جی کے ساتھ ۱۴ سال بنواس جلاوطنی کاٹ کر، دیوتاؤں کو تکلیف دینے والے اور سیتا جی کو دھوکے سے اغوا کرنے والے راون کو مار کر، اپنی سلطنت کے صدر مقام ایودھیا واپس آئے، تب ایودھیا کی عوام اپنے راجا کی واپسی اور راون سے چھٹکارا ملنے کی خوشی میں پورے راج کو چراغوں / دیوں سے روشن کر دیا۔ زمین پر چتردشی چراغ ہی چراغ نظر آرہے تھے۔ جب کہ آسمان پٹاخوں اور آتش بازی سے روشن ہو گیا۔

روشنیوں کا تیوہار: دیوالی والے دن مٹی سے بنے چراغ جلائے جاتے ہیں، جن کو سنسکرت میں "دیپ" کہا جاتا ہے۔ چراغوں میں تیل جلتا ہے۔ کچھ لوگ تیل کے بجائے دیسی گھی بھی جلاتے ہیں۔ جن کے پاس دیسی گھی نہیں ہوتا، وہ سرسوں کا تیل ڈالتے ہیں۔ وہ چراغ ساری رات جلتے رہتے ہیں۔ اصل میں تاریکی پر روشنی، فتح کی علامت ہے۔ دیوالی کے موقعے پر گھروں کو صاف ستھرا رکھا جاتا ہے، تاکہ لکشمی دیوی کو خوش آمدید کیا جائے۔ جب کہ اس موقعے پر خوشیاں منانے اور بدروحوں کو دور بھگانے کے مقصد سے پٹاخے پھوڑے جاتے ہیں۔ دیوالی پر ہر ایک صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہے اور اس موقعے پر دوستوں اور رشتے داروں میں مٹھائیاں اور حلووں کی لین دین بھی ہوتی ہے۔

اس دن لوگ نہا دھو کے، نئے کپڑے پہنتے ہیں اور ایک دوسرے کو دیوالی کی بدھائیاں دیتے ہیں۔ ہندو دھرم میں برہم مہورت کے وقت بیدار ہونے کو بہت اچھا مانا جاتا ہے۔ یہ نہ صرف صحت کے لیے مفید ہے، بلکہ اس سے اخلاقی برتری، کام میں چستی اور دوسرے کئی روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ دیوالی والے دن بھی صبح سویرے اٹھنے کو بے حد شُبھ مانا جاتا ہے۔

لکشمی دیوی کی پوجا: برصغیر پاک وہند کے اکثر علاقوں میں دیوالی فصل والے موسم کے ختم ہونے کا اعلان کرتی ہے۔ کسان پورے سال میں ملنے والی آمدن کا شکرانہ اور آنے والے سال میں اچھی فصل ہونے کی دعائیں مانگتے ہیں۔ ایسا کہا جاسکتا ہے کہ وہ مالی سال کا انت ہوتا ہے۔ لکشمی دیوی کو دھن دولت اور خوشحالی کی دیوی مانا جاتا ہے۔ اس لیے اس موقعے پر ان کی پوجا کی جاتی ہے تاکہ آنے والے سال میں بھی ان کا آشرواد حاصل رہے اور اچھے خیالات اور اخلاقی اقدار سے سجے رہیں کیوں کہ یہی سچی اور سدا رہنے والی لکشمی ہے۔ پُرانوں میں اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ اس دن "لکشمی پنچ مکھی" آسمانوں سے اتر کر ہماری دنیا میں داخل ہوتی ہے۔ وشنو، اِندر، کُبیر، گجندر اور لکشمی ان پنچ مکھ کے پانچ عناصر ہیں۔

کچھ ہندو تاجروں کا یہ دستور ہے کہ وہ نئے کھاتے کھولنے کی شروعات دیوالی والے دن سے کرتے ہیں اور اسی دن گوورد ھن کی پوجا کی جاتی ہے اور بڑے پیمانے پر غریبوں میں لنگر بانٹا جاتا ہے۔

اس دن اڑوس پڑوس کے تمام لوگ آکر ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ کوئی بھی کسی کے لیے غیر نہیں ہوتا۔ لوگ اپنی اپنی دشمنی بھلا کے، ایک دوسرے کو گلے لگا کر ملتے ہیں۔ خوشی کا یہ موقعہ لوگوں کو آپس میں جوڑنے کا بڑا ذریعہ ہے۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

دیوالی کا تیوہار ہندی کیلینڈر کے مطابق کارتیک ماہ میں منایا جاتا ہے۔ روایت کے مطابق شری رام کے راون کو ختم کرنے کی خوشی اور بدروحوں کو بھگانے کی غرض سے ہر طرف پٹاخے پھوڑے جاتے ہیں، آتش بازی کی جاتی ہے اور چراغ

جلائے جاتے ہیں۔ لکشمی جی دھن دولت اور خوشحالی کی دیوی ہے، اس لیے لوگ اس دن مٹی کے چراغ جلاتے ہیں۔ دوسری صبح سویرے نہا دھو کے، نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ کسان فصل کاٹنے اور آنے والے سال اچھی فصل ہونے کی دعائیں مانگتے ہیں۔ تمام لوگ اپنے اپنے اختلافات بھلا کر، ایک ہو جاتے ہیں۔ گوردھن کی پوجا کے بعد غریبوں میں لنگر بانٹا جاتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. دیوالی کب اور کیوں منائی جاتی ہے؟
2. دیوالی کی رسومات مختصر طور بیان کریں۔
3. دیوالی میں لکشمی دیوی جی کی پوجا کس مقصد سے کی جاتی ہے؟
4. شری رام جی نے راون کو کیسے مات دی؟
5. دیوالی میں کون سے تیل سے چراغ جلائے جاتے ہیں؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. دیوالی کے موقعے پر گھر کو صاف ستھرا رکھ کر خوش آمدید کیا جاتا ہے:

(الف) شری رام چندر کو　　(ب) سیتا جی کو
(ج) لکشمن جی کو　　(د) لکشمی جی کو

2. شری رام چندر جی، سیتا جی اور لکشمن جی نے بنواس کاٹا:

(الف) ۱۰ سال　　(ب) ۱۲ سال
(ج) ۱۳ سال　　(د) ۱۴ سال

3. شری رام چندر وشنو کا اوتار ہے:

(الف) پانچواں　　(ب) چھٹا
(ج) ساتواں　　(د) آٹھواں

4. سیتا جی کو دھوکے سے اغوا کرنے والا تھا:

(الف) راون　　(ب) ہرناکشپ
(ج) دریودھن　　(د) بالی

5. دیوالی کے چراغوں کی روشنی علامت ہے:

(الف) برائی کی (ب) نیکی کی

(ج) ہار کی (د) جیت کی

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. دیوالی کا تیوہار ____________ ماہ میں منایا جاتا ہے۔
2. روایات کے مطابق دیوالی، ____________ اور بھگوان وشنو کی شادی کا دن ہے۔
3. لکشمی جی ____________ کی دیوی ہے۔
4. "لکشمی پنچ مکھی" میں وشنو، اِندر، ____________، گجندر اور ____________ شامل ہیں۔
5. دیوالی کے دن ہندو تاجر نئے ____________ کھولتے ہیں۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. "دیوالی" نیپالی زبان کا لفظ ہے۔	☐	☐
2. دیوالی میں ساری رات چراغ جلائے جاتے ہیں۔	☐	☐
3. دیوالی فصل کاٹنے والی موسم کی شروعات کا اعلان ہے۔	☐	☐
4. دیوالی پر گووردھن کی پوجا کی جاتی ہے۔	☐	☐
5. لکشمی، سورج کی دیوی ہے۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

دیوالی کے دن گھر میں جو روایات و رسومات کی جاتی ہیں ان کو با ترتیب لکھ کر استاد کو دکھائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام	دیوالی منانے کے ذریعے لوگوں کو ملنے والے روحانی، معاشرتی اور معاشی فوائد کے متعلق سمجھایا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
بدھائیاں	مبارک بادیاں	عناصر	عنصر کی جمع یعنی رکن
شکرانہ	شکر ادا کرنا	شُبھ	مبارک وقت
آشرواد	حمایت، مدد	ہم آہنگی	ایک جیسی سوچ

جنم اشٹمی

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- جنم اشٹمی کی وضاحت کر سکیں۔
- بتا سکیں کہ اس دن شری کرشن بھگوان نے جنم لیا یا ان کا ظہور ہوا۔
- شری کرشن بھگوان کی ماں اور باپ کے نام بتا سکیں۔
- شری کرشن بھگوان کی زندگی کے متعلق بتا سکیں۔
- دھرم کو نئے سر جیون دینے والی خدمات کی یاد میں منائے جانے والے اس تیوہار پر بحث کر سکیں۔
- بتا سکیں کہ بھگوان کی طرف سے "شریمد بھگوت گیتا" انسانوں کے لیے ایک عجیب تحفہ ہے۔

جنم اشٹمی بھگوان شری کرشن کا جنم دن ہونے کی وجہ سے ہندو مت کا ایک مقدس تیوہار ہے۔ جنم اشٹمی ہندی کیلینڈر کے چھٹے ماہ "بھادوں" کی "تاریک پاکھ" والے آٹھویں دن منایا جاتا ہے۔ انگریزی کیلینڈر کے حساب سے یہ دن اگست یا ستمبر میں آتا ہے، اس دن کو "ست اٹھم" ، "شری کرشن کی اشٹمی" اور "گوکلا اشٹمی" بھی کہتے ہیں شری کرشن جی کا ایک لقب "گوپال" یعنی گائے پالنے والا بھی ہے۔

شری کرشن جی کے والد کا نام واسدیو اور والدہ کا نام دیوکی تھا۔ آپ نے بھگوان کی ایک تصویر ضرور دیکھی ہوگی، جو گائے کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھ میں بانسری ہوتی ہے، یہی بھگوان شری کرشن ہے۔

ہندو عقیدہ کے مطابق مالکِ حقیقی (پرماتما) ادویت، نرگن اور نراکار ہیں۔ وہ اپنی اِچھا سے یوگ مایا کو وش میں کرکے، برہما، وشنو اور شِو جی کے دس اہم اوتاروں میں بھگوان شری کرشن جی آٹھواں اور سب سے زیادہ مشہور اوتار ہے۔ یہ بھی مانا جاتا ہے کہ وشنو جی سب سے کامل اوتار ہے۔ بھگوان شری کرشن جی "بھادوں" ماہ کی آٹھ تاریخ کو متھرا میں پر پیدا ہوئے۔ اس لیے وہ دن ان کا جنم دن ہونے کے اعتبار سے بہت زیادہ مقدس سمجھا جاتا ہے۔ پُرانوں میں ذکر ملتا ہے کہ ان کی ولادت تین ہزار سال ق۔م میں ہوئی اور وہ عربی سمندر کے کنارے آباد "دوارکا" ریاست کے راجا تھے۔ شری کرشن جی کی شہرت کی وجہ

یہ ہے کہ جب کوروؤں اور پانڈوؤں کے بیچ جنگ ہوئی تو شری کرشن بھگوان نے پانڈوؤں کی طرف سے جنگ لڑی اور انھیں فتح دلائی۔

جنم اشٹمی کی تیاریاں کئی دن پہلے شروع ہو جاتی ہیں۔ عورتیں اپنے گھروں کو صاف ستھرا کر کے سجاتی ہیں، تاکہ بھگوان شری کرشن کو خوش آمدید کیا جاسکے۔ وہ اس موقعے پر طرح طرح کی مٹھائیاں تیار کر کے بھگوان کے آگے پیش کرتی ہیں، مکھن بھگوان شری کرشن کی پسندیدہ غذا تھی اس لیے مکھن بھی نذر کیا جاتا ہے۔ پانی میں کچھ آٹا ملا کر گھر کے باہر والے دروازے سے پوجا والے کمرے تک راستے پر اس پانی سے چھوٹے بچے کے پاؤں کے نشان بنائے جاتے ہیں، جس کا مطلب ہوتا ہے کہ چھوٹے بھگوان شری کرشن جی گھر آئے ہیں۔ اس موقعے پر شریمد بھگوت گیتا پڑھی جاتی ہے، کیرتن گائے جاتے ہیں اور ہر طرف دعائیں ہوتی رہتی ہیں۔ بھگوان شری کرشن کی بچپن کی مورتیاں بنا کر ان کو جھولوں میں رکھا جاتا ہے۔ کوشش ہوتی ہے کہ اس دن وِرت رکھا جائے۔ اگر وہ ممکن نہیں ہوتا تو ہلکی پھلکی غذا کھائی جاتی ہے۔

جنم اشٹمی کی تقریبات صبح صادق سے پہلے شروع ہوتی ہیں اور پورا دن بلکہ رات تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس موقعے پر کچھ لوگ طرح طرح کے پکوان تیار کر کے لنگر لگاتے ہیں۔ کچھ لوگ بھگوان شری کرشن جی کی مورتی سجاتے ہیں اور کچھ لوگ مندر کو پھولوں کی مالاؤں سے سجاتے ہیں اور خوشبو جلاتے ہیں۔ بھگوان کی مورتیوں کو مختلف مائع والی چیزوں سے نہلایا جاتا ہے۔ اس تقریب کو "ابھیشکا" کہا جاتا ہے۔ کبھی تو وہ رسم گھنٹوں تک جاری رہتی ہے اور آخر میں پنڈت پردہ ہٹا کر بھگوان کی مورتی کا دیدار کرواتا ہے، جس کو عمدہ پوشاک پہنا کر جھولے میں سلایا جاتا ہے۔ جیسے ہی پردہ ہٹ جاتا ہے، تو لوگوں کا جوش وجذبہ بڑھ جاتا ہے اور وہ مالکِ حقیقی کی تعریف کے گیت اور کیرتن گانا شروع کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جنم اشٹمی کا دن درج ذیل طریقے سے منایا جاتا ہے:

۱۔ جنم اشٹمی سے آٹھ دن پہلے ایک جاپ "ॐ (اوم) نمو بھگوتی واسودیہ" پڑھنا شروع کیا جاتا ہے۔

۲۔ جن لوگوں کو توفیق ملتی ہے، وہ شریمد بھگوت گیتا پڑھتے ہیں۔ جو کسی وجہ سے نہیں پڑھ سکتے تو ان کے لیے لازم ہے کہ کم از کم اس کو ضرور سنیں۔

۳۔ ہر ایک کی اس دن کوشش ہوتی ہے کہ وِرت رکھے۔

۴۔ تمام لوگ ایک دوسرے کو بدھائی دینے کے لیے "ॐ (اوم) نمو بھگوتی واسودیہ" کہتے ہیں۔

۵۔ اس موقعے پر آگ کا ایک بڑا الاؤ جلایا جاتا ہے، جس کو "جنم اشٹمی ہون" کہا جاتا ہے۔

۶۔ اس دن سنیاسی، یوگی اور گیانی لوگ بھگوان کی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہیں۔

۷۔ سورج ڈھلتے وقت لوگ مندر میں جمع ہو کر بھگوان کے نام کی مالا جپتے ہیں۔

۸۔ رات کو ایک لمبی پوجا ہوتی ہے، جس میں بھگوان کی مورتی کو دودھ سے نہلایا جاتا ہے اور ''شریمد بھگوت مہاپُران'' کے مختلف حصوں خاص طور پر ''گوپی کا گیتم'' پڑھے جاتے ہیں۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

جنم اشٹمی بھگوان شری کرشن کا جنم دن ہے۔ بھگوان شری کرشن جی وشنو کا آٹھواں اور مشہور اوتار ہے۔ وہ بھادوں ماہ کی آٹھ تاریخ کو متھرا میں پیدا ہوئے۔ انھیں گوپال بھی کہا جاتا ہے۔ جنم اشٹمی کے موقعے پر گھروں کو صاف ستھرا رکھا جاتا ہے۔ مکھن نذر کیا جاتا ہے، کیوں کہ مکھن شری کرشن بھگوان کا پسندیدہ غذا ہے۔ اس دن گھروں اور مندروں کو پھولوں سے سجایا جاتا ہے۔ بہترین پکوان تیار ہوتے ہیں اور مٹھائیاں بانٹی جاتی ہیں۔ بھگوان کی پوجا کے لیے گیت گائے جاتے ہیں اور شریمد بھگوت گیتا پڑھی جاتی ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. جنم اشٹمی کا تیوہار کیوں اور کب منایا جاتا ہے؟
2. جنم اشٹمی والے دن کیا کام کیے جاتے ہیں؟
3. جنم اشٹمی تیوہار کی تیاریوں کے متعلق مختصر نوٹ تحریر کریں۔
4. جنم اشٹمی ہوَن کا مطلب کیا ہے؟
5. بھگوان شری کرشن کا استقبال کیسے کیا جاتا ہے؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر ''✓'' کا نشان لگائیں۔

1. شری کرشن جی کی ماں کا نام تھا:

(الف) میراں بائی (ب) رادھا

(ج) لتا (د) دیوکی

2. ہندو عقیدہ کے مطابق ''وشنو'':

(الف) پالتا ہے (ب) پیدا کرتا ہے

(ج) مارتا ہے (د) پھر زندہ کرتا ہے

3. بھگوان شری کرشن کی مورتیوں کو مائع سے نہلانے کو کہا جاتا ہے:

(الف) پوجا (ب) سادھنا

(ج) آرتی (د) ابھیشکا

4. جنم اشٹمی کے دن سنیاسی، یوگی اور گیانی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہیں:

(الف) سائنس کی (ب) فلکیات کی

(ج) بھگوان کی (د) یہ سب

5. جنم اشٹمی سے پہلے جاپ پڑھا جاتا ہے:

(الف) ۲ دن (ب) ۴ دن

(ج) ۶ دن (د) ۸ دن

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. ہندوؤں کی مقدس کتاب ______________ ہے۔
2. جنم اشٹمی ______________ کا جنم دن ہے۔
3. یہ تیوہار ______________ ماہ میں منایا جاتا ہے۔
4. شری کرشن بھگوان جی کی من پسند غذا ______________ ہے۔
5. شری کرشن بھگوان جی نے ______________ کی طرف سے جنگ لڑ کر انھیں کامیابی دلائی۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. جنم اشٹمی کے دن وِرت رکھا جاتا ہے۔	☐	☐
2. شری کرشن بھگوان کا لقب رام ہے۔	☐	☐
3. بھگوان شری کرشن وشنو کا تیسرا نمبر اوتار ہے۔	☐	☐
4. شری کرشن بھگوان متھرا میں پیدا ہوئے۔	☐	☐
5. جنم اشٹمی کی تقریبات کی شروعات دن گزرنے کے بعد ہوتی ہے۔	☐	☐

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ وطالبات درجِ ذیل اصطلاحات کا مطلب مختصر طور پر لکھیں:

۱۔ گوپال ۲۔ ابھیشکا ۳۔ جنم اشٹمی ہَوَن

ہدایات برائے اساتذہ کرام

جنم اشٹمی کے موقعے پر پڑھی جانے والی جاپ ''ॐ نمو بگھوتی واسودیہ'' مکمل طور پر طلبہ وطالبات کو بتا کر انھیں اس کا مطلب سمجھایا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اٹھم	آٹھواں دن	شری	مقدس، جناب
اشٹمی	آٹھویں دن کی خوشی	پُران	قدیم مذہبی کتاب
وِرت	روزہ	بدھائی	مبارک باد

بیساکھی

(ایک مذہبی تیوہار)

حاصلاتِ تعلم

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات اس قابل ہوں گے کہ وہ:

- بیساکھی کا مفہوم بیان کر سکیں۔
- بتا سکیں کہ سال کی کس تاریخ کو بیساکھی کا مذہبی تیوہار جوش وجذبے سے منایا جاتا ہے۔
- بتا سکیں کہ اس دن سے سکھوں کا نیا سال شروع ہوتا ہے۔
- اس بات کی تعریف کر سکیں کہ یہ ایک ایسا موقعہ ہے جس میں سب لوگ شریک ہوتے ہیں۔
- اس دن گانے، ناچنے اور خوشی منانے والے جذبے کے پس منظر پر مباحثہ کر سکیں۔

"بیساکھ" کو "ویساکھ" بھی کہتے ہیں، بیساکھی ہندستانی اور پاکستانی پنجاب میں بہار کے موسم کا میلا ہے، جو ہندی کیلینڈر کے دوسرے ماہ "بیساکھ" کی پہلی تاریخ پر منایا جاتا ہے۔ اس مناسبت سے لوگ اس کو بیساکھی پڑھتے اور لکھتے ہیں۔ انگریزی کیلینڈر کے حساب سے "بیساکھی دن" ۱۴ سے ۱۶ اپریل کے بیچ میں کسی دن آتا ہے۔ کسان فصل کاٹنے کی خوشی میں یہ دن مناتے ہیں جس کی وجہ سے اس کو "فصل کی کٹائی والا دن" بھی کہتے ہیں اور پنجاب والوں کے پاس یہ صرف موسمی تیوہار ہے، لیکن سکھوں کے لیے یہ دن مذہبی اہمیت رکھتا ہے۔ اس لیے وہ لوگ یہ تیوہار بڑی عقیدت اور احترام سے مناتے ہیں۔

یہ بتانا مشکل ہے کہ بیساکھی کی شروعات کب ہوئی اور اس کی شروعات ایک ثقافتی تیوہار کی حیثیت سے ہوئی یا یہ دن شروع سے ہی مذہبی تیوہار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ مگر یہ بات طے ہے کہ ہندوستان کے بٹوارے کے بعد بھی پاکستانی پنجاب کے کسان بیساکھی جوش وجذبے سے مناتے آرہے ہیں۔ ان کے پاس یہ ایک ثقافتی دن ہے۔ ہم آپ کو بیساکھی کی مذہبی حیثیت کے متعلق معلومات دیں گے۔

سکھ مت میں بیساکھی کی کہانی ان کی تعلیم کے مطابق گرو تیغ بہادر جی کی شہادت سے شروع ہوتی ہے۔ وہ سکھ مت کے نویں گرو تھے، مغل بادشاہ اورنگزیب کے حکم سے ان کا سر قلم کیا گیا تھا۔ تیغ بہادر جی ہندوؤں اور سکھوں کے حقوق کے لیے اٹھے تھے۔ سو اورنگزیب ان کو اپنے لیے خطرہ سمجھ رہے تھے۔ تیغ بہادر جی کی شہادت کے بعد ان کے بیٹے گرو گوبند سنگھ جی سکھوں کے دسویں گرو مقرر ہوئے۔ گرو گوبند سنگھ کی اپنے لوگوں میں قربانی دینے کی ہمت و حوصلہ بڑھانا چاہ رہے تھے، اس خواب کو عملی جامہ پہنانے کے لیے انھوں نے ۳۰ مارچ ۱۶۹۹ کو بیساکھی والے دن ایک تاریخی جلسہ منعقد کرایا۔

جب ہزاروں لوگوں کا مجمع ہو گیا تو گرو گوبند سنگھ جی ایک ننگی تلوار ہاتھ میں لے کر، ہجوم کے سامنے کھڑے ہوئے اور جوشیلے انداز میں تقریر کرنے کے بعد لوگوں سے پوچھنے لگے کہ کون ہے جو قربانی دینے کے لیے تیار ہے؟ ہجوم سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ اوپر کیا۔ گرو اس کو اپنے ساتھ اپنے خیمے کے اندر لے گئے، جب واپس آئے تو ان کی تلوار خون سے رنگی تھی۔ گرو نے پھر سے آکر کہا: قربانی کے لیے دوسرا کون تیار ہے؟ ایک رضاکار پھر تیار ہوا۔ وہ سلسلہ پانچ مرتبہ دہرایا گیا، ہر بار جب بھی گرو خیمے سے واپس آیا تو ان کی تلوار سے خون ٹپک رہا تھا۔ لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ گرو خیمے کے اندر ان لوگوں کا قتل کر رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ پانچ لوگ خیمے سے باہر نکلے تو ان کے کپڑوں پر خون نہیں، لال رنگ لگا تھا اور وہ سب صحیح سلامت تھے۔ سکھ مذہب کے وہ پانچوں بہادر بعد میں "پانچ پیارے" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ان کے نام اس طرح تھے: بھائی دیا سنگھ، بھائی دھرم سنگھ، بھائی مکھم سنگھ، بھائی ہمت سنگھ اور بھائی صاحب سنگھ۔

اس تقریب میں گرو نے ان پانچوں لوگوں کو امرت پلانے کے بعد خود نے بھی پیا اور پھر سب لوگوں کو امرت پلایا۔ اس تقریب میں جو لوگ موجود تھے، ان کو "خالص پنتھ" یعنی "پاک لوگوں کا طبقہ" کہا جاتا ہے۔ اس پروگرام میں ہر قوم کے لوگ آکر جمع ہوئے تھے۔ مگر گرو گوبند سنگھ جی نے انھیں سمجھایا کہ اپنی ذات پات کو بھول کر ایک ہو جاؤ۔ انھوں نے ہر ایک کو "سنگھ" یعنی "شیر" کا لقب دیا۔ ان کی اسی تعلیم کی وجہ سے ایک انقلاب برپا ہو گیا، کیوں کہ اس زمانے میں معاشرہ، ذات پات، امیر غریب جیسے مسائل میں بٹا ہوا تھا۔ لیکن وہ لوگ سب باتیں بھول کر متحد ہو گئے۔ اس طرح ۱۶۹۹ء میں بیساکھی نے ایک مذہبی اہمیت حاصل کر لی۔ اب تک پوری دنیا میں سکھ بیساکھی انتہائی عقیدت و احترام سے مناتے ہیں۔

بیساکھی کی تقریبات: بیساکھی والے دن "نگر کیرتن" کے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ "نگر" معنی "گاؤں" اور "کیرتن" حمدیہ گیتوں کو کہا جاتا ہے۔ لوگ جلوس کی صورت میں وہ گیت گاتے چلتے ہیں۔ وہ تعریفی گیت سکھ مذہب کے مقدس کتاب گرو گرنتھ صاحب سے ماخوذ ہیں۔ جلوس کی صدارت "پانچ پیاروں" کا حلیہ رکھنے والے لوگ کرتے ہیں اور جلوس کے ساتھ گرو گرنتھ صاحب کو بھی اوپر اور اونچے مقام پر رکھ کر ساتھ لے کر چلتے ہیں۔

بیساکھی رنگا رنگی تیوہار ہے، اس دن خاص چمک دار پکے رنگ کے کپڑے پہنے "بھنگڑے" اور "گدا" ناچ کیے جاتے ہیں۔ سرسو کا ساگ، مکئی کی روٹی، تہری اور دوسرے انیک مزیدار پکوان تیار کیے جاتے ہیں۔ اس دن گردواروں میں آنے والے تمام لوگوں کو "کڑاپرساد" دیا جاتا ہے، جو آٹے، چینی اور گھی سے بنا پکوان ہے، اس کو "گروکا پرساد" بھی کہا جاتا ہے، کیوں کہ بیساکھی والے دن گرو گوبند سنگھ جی "خالص پنتھ" نے جنم لیا تھا۔ جیسا کہ یہ ایک مقدس پرساد ہے، اس لیے یہ پرساد لینے والا گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ہاتھوں میں بری عقیدت سے یہ پرساد حاصل کرتا ہے۔

بیساکھی آج بھی بڑے جوش و جذبے سے منائی جاتی ہے۔ لوگ بیساکھی کے میلے لگاتے ہیں، جن میں ہر قسم کی دکانیں ہوتی ہیں، گاؤں والوں کو بیساکھی کے میلے کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

اس سبق سے معلوم ہوا کہ

پنجاب والوں کے لیے بیساکھی ایک موسمی تیوہار ہے، جب کہ سکھوں کے لیے یہ ایک مذہبی دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ بیساکھی ہندی کیلینڈر کے مطابق بیساکھ ماہ کی پہلی تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ گرو گوبند سنگھ جی نے ۳۰ مارچ ۱۶۹۹ء کو بیساکھی کا ایک مذہبی اجتماع منعقد کیا تھا، جس میں انھوں نے درس دیا کہ سب لوگ اپنی ذات پات بھول کر ایک ہو جاؤ۔ اس دن "خالص پنتھ" نے جنم لیا اور اسی طرح بیساکھی کو ایک مذہبی حیثیت حاصل ہوئی۔ بیساکھی والے دن شوخ رنگ کے نئے کپڑے پہن کر، جلوس نکالے جاتے ہیں۔ گدا اور بھنگڑا ناچ کیا جاتا ہے۔ کیرتن گائے جاتے ہیں۔ سرسو کا ساگ، مکے کی روٹی اور تہری سمیت طرح طرح کے پکوان تیار کیے جاتے ہیں۔ جب کہ گردواروں میں کڑاپرساد بانٹا جاتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. بیساکھی کی مذہبی حیثیت سے ابتدا کب اور کیسے ہوئی؟
2. بیساکھی تیوہار کیوں منایا جاتا ہے؟
3. بیساکھی کی تقریبات کس طرح منائی جاتی ہیں؟
4. پانچ پیارے، کون ہیں، ان پر یہ لقب کیسے پڑا؟
5. بیساکھی کا لباس کیا ہے؟

(ب) مندرجہ ذیل درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. انگریزی کیلینڈر کے حساب سے بیساکھی منائی جاتی ہے:

(الف) مارچ میں (ب) اپریل میں

(ج) جون میں (د) اگست میں

2. لفظ "سنگھ" کے معنی ہے:

(الف) ہاتھی (ب) بہادر

(ج) بادشاہ (د) شیر

3. بیساکھی کسان خوشی میں مناتے ہیں:

(الف) پھول لگانے کی (ب) سبزیاں لگانے کی

(ج) فصل کاٹنے کی (د) شادی کی

4. "نگر" کے معنی ہے:

(الف) گھر (ب) محلہ

(ج) گاؤں (د) شہر

5. بیساکھی نے مذہبی حیثیت حاصل کی تھی:

(الف) ۱۶۶۶ء میں (ب) ۱۶۹۹ء میں

(ج) ۱۷۹۹ء میں (د) ۱۹۹۹ء میں

(ج) مناسب الفاظ سے مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

1. بیساکھی کا میلا ______________ کے موسم میں لگایا جاتا ہے۔
2. سکھ مذہب کا نواں نمبر گرو ______________ ہے۔
3. گرو گوبند سنگھ جی ______________ تاریخ پر بیساکھی کا تاریخی اجتماع منعقد کرایا تھا۔
4. اجتماع میں موجود تمام لوگوں کا ______________ نام پڑ گیا۔
5. کیرتن ______________ کو کہا جاتا ہے۔

(د) مندرجہ ذیل درست بیان پر "✓" اور غلط بیان پر "✗" کا نشان لگائیں۔

جملے	درست	غلط
1. بیسن سے بنے لڈو کو "کڑا پرساد" کہا جاتا ہے۔		
2. سکھ مذہب کی مقدس کتاب گرو گرنتھ صاحب ہے۔		
3. "خالص پنتھ" کے معنی ہیں دلیر لوگوں کا طبقہ۔		
4. بیساکھی کا تیوہار اگست ماہ میں منایا جاتا ہے۔		
5. گرو گوبند سنگھ جی سکھوں کے دسویں گرو مقرر ہوئے۔		

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی

طلبہ و طالبات بیساکھی کی رسومات، پکوان اور راگ روپ پر مختصر نوٹ تحریر کر کے استاد کو دکھائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

انٹرنیٹ کی مدد سے طلبہ و طالبات کو سکھ مذہب کی طرف سے خدمتِ خلق کے لیے تیار کردہ لنگر کے متعلق معلومات دی جائے اور اس کے فوائد سے آگاہ کیا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
حلیہ	لباس	ماخوذ	لیا گیا، چُنا گیا
کیرتن	حمدیہ گیت	تہری	میٹھے چاولوں کا کھانا
انیک	بے شمار	پرساد	برکت والا کھانا